صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 07 جون 2021ء بمطابق 26 شوال 1443 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ۔

الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ Oاِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَـنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِؕO اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ Oذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡكَبِيۡرُؕO اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌOاِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ۔

(ترجمہ): جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے۔اور وہ خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم و ستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے۔یقیناًاُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلائے جانے کی سزا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔یقیناًاُن کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔ درحقیقت تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔وآخِرُالدَّعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ، کوئسچنز آور۔

Mr. Speaker: Questions` Hour, Questions` Hour, Questions` Hour.

(حزب اختلاف کے کئی اراکین کھڑے ہو کر نکتہ اعتراض پر بحث کی اجازت مانگ رہے ہیں)

Mr. Speaker: After Questions` Hour. Questions` Hour: Question No. 11341, after Questions` Hour, Fazal e Elahi Sahib, after Questions` Hour, After Questions` Hour.

یار، ایک منٹ بھی نہیں۔

After Questions` Hour Question No. 11341, Ms. Humaira Khatoon.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 11341 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں پن بجلی کے چھوٹے بڑے منصوبے کی ضلع وار پیداوار اور ہر منصوبے کی پیداواری استعداد کیا ہے؛

(ب) صوبے میں پیدا ہونے والی بجلی مقامی گھریلو اور صنعتی صارفین کو رعایتی نرخوں پر دینے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) صوبے بھر میں قائم اور زیر تعمیر پن بجلی کے منصوبوں میں مقامی افراد کو روزگار کی فراہمی میں ترجیح دینے پر عمل درآمد ہو رہا ہے، اگر ہاں تو کس حد تک اور اگر نہیں تو کیوں، اس کی وضاحت کی جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات): (الف) اس وقت صوبے بھر میں کل 314 چھوٹے اور 6 بڑے پن بجلی گھروں کے منصوبے قائم ہیں جن کی ضلع وار تفصیل بمعہ پیداواری استعداد لف ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جہاں تک صنعتی صارفین کو رعایتی نرخوں پر بجلی فراہم کرنے کا تعلق ہے، اس بابت PEDO کے ذریعے پیہور بجلی گھر سے رعایتی نرخوں پر صنعتی صارفین کی بجلی کی ترسیل بذریعہ کھلی Wheeling نیلامی شروع کی ہوئی ہے۔ اس طریقہ کار کو مزید دوسرے بجلی گھروں تک توسیع کا کام جاری ہے جو کہ مستقبل قریب میں مکمل ہو جائے گا۔ مزید یہ کہ PEDO کے بجلی گھروں سے پیدا ہونے والی بجلی کو نیشنل

گرڈ کو ترسیل کی جاتی ہے جہاں گھریلو صارفین کو ترسیل پیسکو کے ذریعے کی جاتی ہے جس میں رعایتی نرخ کا اطلاق نہیں کیا جاتا گھریلو صارفین کو بجلی کی رعایتی نرخوں پر فراہم کرنے کی زیر غور تجویز کے بارے میں محکمہ پیسکو سے تفصیل لی جاسکتی ہے۔

(ج) صوبے بھر میں قائم اور زیر تعمیر پن بجلی کے منصوبوں میں مقامی لوگوں کو روزگار کی فراہمی میں ترجیح دی جائے گی۔ آسامیوں کے بارے میں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ گریڈ 5-1 تک مقامی لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا اور گریڈ 6 سے اوپر کی آسامیوں پر مقامی لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔

Detail of PEDO Public Sector Completed Projects (Larger Capacity)

		Annex-1	
S.No	Name of Project	Capacity(MW)	Location/District(s)
1.	Malakand 11HPP	81	Dargai/Malakand
2.	Pehur HPC	18	Swat
3.	Machai	2.6	Mardan
4.	Daral Khwar HPP	36.6	Swat
5.	Ranolia	17	Kohistan
6.	Shishi	1.8	Chitral
	Total (MW)	157.08	

Detail of PEDO Public Sector Completed Project (Mini Micro HPPs.

S/No.	District	Total capacity(MW)	No of Project Completed
1	Chitral	5.2	53
2	Kohistan	2.2	32
3	Shangla	2.09	25
4	Swat	3.6	44
5	Abbottabad	0.67	15
6	Battagram	4.77	58
7	Lower Dir	0.11	4
8	Upper Dir	1.64	37
9	Buner	1.26	17
10	Mansehra	3.83	16
11	Torghar	0.43	8
12	Charsadda	0.004	3
13	Mardan	0.004	2

Total		26	314

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو سوال پوچھا تھا،اس میں یہ اس چھوٹے بڑے منصوبوں کے بارے میں، پن بجلی کے چھوٹے بڑے منصوبوں کے بارے میں ضلع وار پیداوار کی استعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا، جس کے جواب میں کہااس کے جز نمبر (الف) میں کہ اس وقت صوبہ بھر میں کل314 چھوٹےاور6 بڑے پن بجلی گھروں کے منصوبے قائم ہیں جن کی تفصیل بھی انہوں نے ساتھ میں دی ہے اور اس میں چھ بڑے منصوبوں کی کل پیداواری استعداد جو ہے وہ157.8 میگاواٹ بتائی گئی ہے لیکن اس میں لوئر دیر میں KOTO Hydro power projectکا بالکل ہی ذکر نہیں ہےاور یہ لگ بھگ چالیس میگاواٹ بجلی جو ہےاس وقت اسی استعداد کا منصوبہ ہے، تومیرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا یہ محکمے کےUnder KOTO Hydro power project جو ہے وہ اس محکمہ برقیات کے اندر ہے کہ نہیں، کیا وجہ ہے؟منسٹر صاحب اس کے بارے میں بتائیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی،پہلے یہ کرلیں پھر آپ کرلیں۔خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، جو ہمیں دیا گیااس کا جواب،اس میں کوئی شک نہیں کہ جو الیکٹریسٹی واپڈا کے تحت مطلب ہے تیار ہو رہی ہے یا مطلب وہ بنا رہی ہے، جس طرح بڑے بڑے ڈیم، تربیلہ ڈیم ہو گیا ورسک ڈیم ہو گیا لیکن جو PEDO بجلی بناتا ہے یا تیار کرتا ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ آئین کے کس آرٹیکل، کس قانون کے تحت آپ اس کو نیشنل گرڈ سٹیشن کو دیتے ہیں؟ یہ مجھے بتادیں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، سپلیمنٹری، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر سر،جو سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ چھ منصوبے جو ہیں ایک دیر اپر میں ہے اور ایک دیر لوئر میں، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے1.64 میگاواٹ کا جو وہ بتا رہے ہیں، وہ بتائیں کہ یہ بجلی گھر ہے کہاں پہ، یہ ہائیڈل پاور ہے، کہاں پہ ہے؟ اگر تھل والے کی بات کر رہے ہیں، وہ تقریباً 2010 سے ابھی تک غیر فعال ہے، یہ

خود Visit کرلیں، Lower Der میں جو وہ کہہ رہے ہیں اس کی جگہ ہمیں بتائیں کہ یہ لوئر دیر میں کہاں پہ ہے؟

Mr. Speaker: Ji, Minister Sahib, respond please.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات): شکریہ جناب سپیکر، میڈم نے بہت اہم سوال لایا تھا جس کا اس کو کچھ تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، جو میڈم کا سوال ہے KOTO Project کے بارے میں، میڈم نے جو Already ہمارے Completed projects ہیں، اس کے بارے میں پوچھا تھا، جو چھوٹے ہیں، ان کے بارے میں تفصیل سے ان کو جواب دیا گیا ہے اور جو بڑے منصوبے ہیں ان کے بارے میں تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، Koto کا جو ہمارا پراجیکٹ ہے وہ Under construction ہے، چونکہ میڈم نے Complete، جو Complete ہے ہمارا، اس کے بارے میں پوچھا تھا، تو KOTO میں ہمارا کام جاری ہے اور ان شاءاللہ ہماری کوشش ہوگی کہ اس سال وہ دسمبر تک کمپلیٹ ہو جائے اور میں ان شاءاللہ خود بھی وہاں پہ Visit کرونگا، وہاں کے جو ہمارے لوکل ایم پی ایز ہیں ان کو Inform کرکے جو اس کا اسٹیٹس ہے، ہم دیکھیں گے ان شاءاللہ۔ دوسرا جی، جو ہمارے ثناءاللہ صاحب نے کوسچن کیا ہے جناب سپیکر، یہ Mini hydro projects ہیں مختلف ضلعوں میں مختلف تعداد میں ہیں، ان کی کل تعداد کو ملا کے یہ بتایا گیا ہے کہ اپر دیر میں کہ اتنی Capacity ہے اور لوئر دیر میں اس کی اتنی Capacity ہے، یہ کوئی ایک پراجیکٹ نہیں ہے، جناب سپیکر، یہ ہماری پچھلی گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا منصوبہ تھا Mini / Micro hydro project جو چھوٹے چھوٹے منصوبے ہیں مختلف ضلعوں میں، وہ بنے ہیں اور تقریباً یہ ٹوٹل 328 منصوبے تھے جن میں 319 کمپلیٹ ہیں، تو وہ یہ ایک پراجیکٹ کا نہیں ہے، مختلف جو چھوٹے چھوٹے پراجیکٹس ہیں، یہ اس کی تفصیل ہے اور جو ہمارے خوشدل خان صاحب نے سوال کیا ہے تو میری ان سے گزارش ہوگی، مجھے تو اس وقت نہیں پتہ کہ یہ اگر فریش سوال لے آئیں تو پھر میں جواب دے سکوں گا۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اس حوالے سے اس کا ہر قسم کو آپریشن میں کرونگا اور اس کا مطلب ہے کیونکہ ہمارے ساتھ یہ رہ چکا بھی ہے اور ان کے والد صاحب ہمارے لیے محترم ہیں لیکن, Article 157 is very clear, it says, clause 1,

"The Federal Government may in any Province construct or cause to be constructed hydro-electric or thermal power installations or grid stations for the generation of electricity and lay or cause to be laid inter-Provincial transmission lines."

اب یہاں پر اس کا مطلب، یہ آئین میں یہ کہتے ہیں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ بنا دے، اب جب ہمارے یہاں PEDO یہاں Mini ہیں یا بڑے بناتے ہیں تو اس میں Provision فیڈرل گورنمنٹ، اگر فیڈرل گورنمنٹ کسی صوبے میں ڈیم بناتی ہے بجلی کے لئے یا Irrigation purpose کے لیے تو اس کا ہو سکتا ہے لیکن یہاں تو PEDO ہے Which is autonomous body of the Province of the Khyber Pakhtunkhwa تو اس میں یہاں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے، تو یہ میں اب پوچھ رہا ہوں کہ بھائی آپ ڈپارٹمنٹ سے یا سیکرٹری سے پوچھ لیں کہ آپ کے PEDO کی جو بجلی ہے جس پر میری حکومت کے پیسے خرچ ہوتے ہیں، آپ اس کو کس طرح جنرل نیشنل گرڈ سٹیشن کو آپ دیتے ہیں کیونکہ یہاں پر Federal Government construction لکھا ہے آرٹیکل 157 میں۔

جناب سپیکر: جی، حمیرا خاتون صاحبہ

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ اگر میرے سوال کو دیکھیں تو میں نے اس پہ کہیں پہ مکمل اور غیر مکمل کا کوئی جملہ استعمال نہیں کیا، بلکہ میں نے اس میں سوال جو کیا ہے اس میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے، اس میں ہر منصوبے کی بات ہوئی ہے، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ میرے خیال میں Koto Hydro Power project جو ہے وہ ہر منصوبے کے تحت اس پراجیکٹ کے نیچے آرہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ تو سابقہ حکومت کا جاری کیا ہوا پراجیکٹ ہے اور اس سے Already چالیس میگاواٹ بجلی اس وقت سسٹم میں موجود ہے، اگر آپ اس کو شامل نہیں کر رہے تو آپ کی 157 میگاواٹ بجلی میں جو ہے چالیس میگاواٹ بجلی کی کمی آپ Show کر رہے ہیں، لہذا مجھے یہ ایک اس پہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس سوال کو ٹھیک طریقے سے سٹڈی بھی نہیں کیا اور اس کا جواب بھی اس طرح سے ٹھیک نہیں دیا گیا ہے جو اس

کا دینے کا حق تھا، لہذا میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں، اس میں یہ ایک بہت بڑی، اس میں تو میں نے ہر منصوبے کا پوچھا ہے۔

Mr. Speaker: Ji, Minister Sahib, final words

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: جناب سپیکر، میں نے پہلے جس طرح گزارش کی کہ یہ Under construction ہے اور ان شاءاللہ اس سال یہ Complete ہو گا۔ اس سے جو یہ میڈم کہہ رہی ہیں کہ اس سے بجلی اب نیشنل گرڈ میں جا رہی ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ ابھی Under construction ہے، Completed نہیں ہے۔ دوسری بات جو ہمارے سینیئر ہیں، خوشدل خان صاحب نے کی ہے جناب سپیکر، ہمارے پاس وہ سسٹم نہیں ہے Distribution کا، اس لئے ہم واپڈا کا جو نظام ہے اس کے تحت بجلی لوگوں کو سپلائی کرتے ہیں، اس لئے وہ پہلے نیشنل گرڈ میں جاتی ہے اس کے بعد پھر وہ وہاں سے Distribute ہوتی ہے، ایک جو ہماری موجودہ حکومت نے منصوبہ شروع کیا ہے PEDO Wheeling System کا، اس کے ذریعے ہمارے جو گدون آمازئی کا انڈسٹریل اسٹیٹ ہے وہاں پہ ایک نیلامی کے تحت Industrialists کے ساتھ معاہدہ ہوا اور اس Wheeling System کے ذریعے ہم جو فیڈرل گورنمنٹ کا تار اور کھمبے اس کو استعمال کر کے تو وہ بڑا اس سے فائدہ یہ ہوا کہ پہلے جو ہمارے نیشنل گرڈ میں بجلی جاتی ہے وہ Per unit ہمیں ملتے ہیں 3.71 یعنی چار روپے سے کم فی یونٹ، اس معاہدے سے یہ ہوا کہ ہمیں ان کے ساتھ 7.62 یعنی سات روپے باسٹھ پیسے فی یونٹ تو ہمارا Almost اس سے ڈبل ہو گیا۔ دوسرا، جو Industrialists ہیں ان کا فائدہ یہ ہو گیا کہ وہاں سے ان کو سولہ روپے فی یونٹ ملتی تھی اور یہاں سے ان کے جو Wheeling کے چارجز ملا کے تو وہ 8.92، تو ان کا بھی وہ ہو گیا، تقریباً چھ سات روپے فی یونٹ اس کو کم مل رہا ہے اور ہمارے صوبے کا بھی تقریباً وہ اس سے ڈبل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ خوشدل خان صاحب، جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کے بارے میں جو میں نے عرض کیا، اس کے بارے میں تو اس کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس نے کیا کہا مجھے؟ میں تو آئین کی بات کر رہا ہوں کہ آئین تو مطلب

ہے یہاں کوئی ایسا ذکر نہیں ہے، آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، آپ کا قانون آپ کی پالیسی کیا ہے؟ اس کے بارے میں مجھے بتائیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: جناب سپیکر، میں نے جس طرح پہلے گزارش کی کہ مجھے اس کے بارے میں پوری معلومات نہیں ہیں، ہمارے آنریبل ممبر فریش کوئسچن لے آئیں، ہم اس کو پورا جواب دے دینگے، تفصیل سے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محترم خوشدل خان صاحب نے جو ادھر سپلیمنٹری کوئسچن پوچھا ہے، وہ ذرا Technical nature کا ہے۔ Now my brother, Taj Mohammad Khan is not an engineer تو اسی لئے وہ آپ سے مانگ رہے ہیں کہ آپ ایک فریش لے آئیں یا Give him some time, let him discuss with the department، ان سے ڈسکس کرکے He will give you an answer، آپ کے سیشن ختم ہونے سے پہلے آپ کو اس کا یہ جواب دے دینگے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: یہ قانونی نکتہ ہے خوشدل خان صاحب، اکبر ایوب صاحب ٹھیک کہتے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: یا فریش کوئسچن لے آئیں تو، یا یہ آپ کو ڈسکس کرکے آپ کو جواب دے دیگا۔

جناب سپیکر: ان کو تھوڑا ٹائم دے دیں، وہ آپ کے ساتھ پھر بیٹھ کہ شیئر کر لیتے ہیں، تھینک یو۔

Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, Question No. 11360

* 11360 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع مہمند (سابقہ فاٹا) محکمہ خوارک کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

1۔ مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

2- مذکورہ محکمے کے لئے کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

3- مذکورہ محکمے میں کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (2020-21) میں تمام سات ضم شدہ اضلاع بشمول ضلع مہمند کے لئے مندرجہ ذیل منصوبے شامل کئے گئے ہیں؛

(i) ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے اراضی کے حصول کا منصوبہ؛

(ii) ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے گوداموں کی تعمیر کا منصوبہ؛

(ب) پہلے منصوبے کے لئے مختص شدہ رقم 250 ملین جواب بڑھ کر 469.500 ملین ہو گئے ہیں، جبکہ دوسرے منصوبے کے لئے مختص شدہ رقم 1000 ملین جواب بڑھ کر 2321.850 ملین ہو گئی ہے، دونوں منصوبے منظور ہو چکے ہیں جبکہ حصول اراضی کے لئے متعلقہ ضلعی انتظامیہ/ڈپٹی کمشنران کو خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں جس پر کام جاری ہے اور ابھی تک مذکورہ ضلع کے لئے کوئی فنڈ خرچ نہیں ہوا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، وہی بات ہے کہ رات تک جب میں دیکھ رہی تھی، اسمبلی کا ایجنڈا تو Not available آرہا تھا، ابھی صبح Receive ہوا ہے، تو اس پہ میں بات نہیں کرنا چاہتی، اس کو آپ ڈیفر کریں، یا جو بھی کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں آپ سے یہ بات کرنا چاہونگی، دو تین باتیں ہیں میری، مطلب آرام سے کر رہی ہوں اور سن بھی لیں کہ گھوٹکی میں جو ہے تو بہت بڑا ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے جس کے بارے میں میں نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا تھا کہ وہاں پہ ستر اسی (80/70) لوگ جو ہیں، تو یہ جو ٹرین ٹکرائی ہے، ستر اسی (80/70) لوگ تو On the spot وہ وفات پا چکے ہیں اور اس کے علاوہ سو کے قریب یا سو سے زیادہ زخمی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ایسے Important Points of Order جو ہیں، تو میں نے آپ کو اسی لئے لکھ کر بھی بھجوایا تھا، ایک تو یہ ہو گیا کہ ان کے لئے دعا کروائی جائے، دوسرا جناب سپیکر صاحب، فاٹا کا ہی چونکہ میرا کوسچن ہے تو فاٹا میں، میں صرف یاد دہانی کرانا چاہتی ہوں باقی اس پہ میں زور نہیں دے رہی ہوں کہ یہ کوئی Answer کریں یا نہ کریں لیکن میری بات پہنچ جائے سی ایم تک، کہ سابقہ فاٹا پراجیکٹ ملازمین کا جو کنٹریکٹ ہے، ابھی تک مستقلی کے منتظر ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بار بار ان کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ Permanent

ہو جائیں گے 30 جون 2021 کو سارے سابقہ فاٹا پراجیکٹ ملازمین کے کنٹریکٹ ختم ہو جائیں گے، تو میں یہ بات جو ہے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، یہ تو کوئسچن نہیں ہے آپ کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، کوئسچن نہیں ہے، کوئسچن تو ہے ہی نہیں، کوئسچن تو یہ ہے کہ رات تک Available ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر: ابھی جواب تو آپ کے سامنے ہے نا، اگر آپ Satisfied نہیں ہیں تو آپ اس پہ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں، ایسا ہے کہ جب کوئسچن آتا ہے تو اس میں بندہ دیکھتا ہے کہ اس میں میں نے کیا کرنا ہے؟ یہ آج صبح Receive ہوا ہے، یہ آج صبح Receive ہوا ہے، آپ کے سٹاف کو پتہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، دوسرا جناب سپیکر صاحب، ایک بہت ظلم ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا کوئسچن ڈیفر کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی، ایک چھوٹی سی بات کرتی ہوں پھر میں Windup کرتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، پی ڈی ایم اے جو آرڈیننس جاری ہوا ہے، میری پارٹی اس کی مذمت کرتی ہے اور Journalism is not crime اور اس کے بدلے میں اگر زبان بندی کسی جرنلسٹ کی جاتی ہے تو جناب سپیکر صاحب، یہ بہت بڑا ظلم ہوگا، تو اسی پہ میں Windup کرتی ہوں اور میں نے یہ لکھا بھی ہوا ہے (بینرز اٹھا کر) کہ یہ جو ہے تو یہ Crime ہے اور Crime کو جو ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: لطف الرحمان صاحب، گھوٹکی حادثے میں جو لوگ جاں بحق ہوئے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرا دیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، یہ جو فوڈ والا جو کوئسچن ہے، اس کا ٹھیک ٹھاک جو کوئسچن پوچھا گیا اس کا جواب دیا گیا ہے تو وہ Defer کیوں کیا جارہا ہے؟ مجھے نہیں سمجھ آئی۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہتی ہیں کہ اس کو پہلے No آتا رہا ہے، Not received، میں نے پوچھا اپنے لوگوں سے تو یہ کہہ رہے ہیں جی کہ پہلے اس کا جواب ٹھیک نہیں تھا، ہم نے واپس بھیجا Correction کے لئے تو وہ لیٹ آیا Official hours کے بعد تو پھر دوبارہ وہ Late upload ہوا ہے، جو وہ نہیں دیکھ سکتیں۔۔۔

وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی و پارلیمانی امور: دیکھیئے جناب سپیکر، اس میں کوئی Technicality ہے نہیں۔

جناب سپیکر: ہے تو نہیں۔

وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی و پارلیمانی امور: وہ سیدھا سیدھا فگرز دے دیئے ہیں انہوں نے کہ جی۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، اس کو لے لیں تاکہ اتنا بڑا پلندہ ہے اس کے ساتھ، یہ دیکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، تو میں یہ پلندہ کیسے پڑھونگی، آپ مجھے بتائیں ناکہ صبح Receive اگر ہوتا ہے تو دیکھیں میرے پاس تو ایک کاغذ آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ایک ہی ہے ناں، وہ خوشدل خان صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل میرے پاس تو کوئی تفصیل بھی نہیں ہے، ایک پیپر بھی نہیں ہے، وہ اس پہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا پلندہ ہے ہی نہیں، وہ خوشدل خان صاحب کا وہ تو سٹڈی کر کے آئے ہوئے ہیں، اس کو لے لیں، آپ نے کہا ہے ناں کہ خوراک کے شعبے کے لئے کتنا فنڈ تھا، انہوں نے فنڈ بتادیا آپ کو، اتنا فنڈ ہے، منسٹر صاحب کا جواب لے لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں سر، اگر آپ بات ہی کرنا چاہتے ہیں کہ میں اس پہ بات کروں، ٹھیک ہے سر، میں آپ کی کرسی کی چونکہ عزت کرتی ہوں تواس لئے میں یہ سوال لے لیتی ہوں، حالانکہ یہ سوال آج صبح آیا ہے، اس میں غلطیاں تھیں، واپس گیا اور ابھی صبح آیا تو چونکہ یہ محکمہ بھی ایک ایسے شخص کے پاس ہے کہ میں اس کی بہت زیادہ عزت کرتی ہوں تواس وجہ سے میں اس پہ اتنا زور بھی نہیں دونگی، میں نے ضمنی کوئسچن اس کا جو کیا ہے تو اس وقت چونکہ منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں لیکن بات یہ ہے کہ 2021 میں تمام، انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم نے فنڈ مختص کر دیا ہے، مہمند کا یہ سوال ہے اور مہمند کے لوگ جو ہیں تو وہ یہاں نیچے بیٹھے ہوئے ہیں تو ضم شدہ اضلاع میں میرا جو انہوں نے جواب دیا ہے، ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے اراضی کا حصول کا منصوبہ ہے اور ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے گوداموں کی تعمیر کا منصوبہ ہے، پھر یہ کہتے ہیں، میں نے پھر پوچھا کہ کتنا یہ کیا ہے مختص کیا ہے؟ تو انہوں کہا ہے 250 ملین جواب بڑھ کر 470 ملین ہو گئے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ایک ہزار ارب ملین سے بڑھ کر 2322 ملین ہو گئے ہیں، دونوں منصوبے منظور ہو چکے ہیں جبکہ حصول اراضی کے لئے ابھی تک کوئی فنڈ خرچ نہیں ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ ہمیشہ یہی Ex-FATA اور جو Merged areas ہیں، میں ان کی محتاجی کا ان کے ساتھ جو مظالم روا ہو رہے ہیں، ان کے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، یہ کوئسچن ہی میرے فاٹا کے آتے ہیں لیکن میرے فاٹا کے جو لوگ ہیں ان کو جناب سپیکر صاحب، یہ تمام مختص ہو چکے ہیں، سب کچھ ہو چکا ہے لیکن اس پہ عمل درآمد کیوں نہیں ہو رہا؟ میں اتنے پلندوں پہ بھی نہیں جاؤنگی اور میں جناب سپیکر صاحب، آخر حصول اراضی میں کیا مسئلہ ہے؟ وہاں تو لوگ کھانے پینے کے لئے ترس رہے ہیں، وہاں پہ تو لوگ جو ہیں تو ان کی سڑکیں نہیں بن رہی ہیں، وہاں پہ تو ہاسپٹلز نہیں ہیں، وہاں پہ تو پینے کا پانی ہی نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، پلیز مجھے Complete کرنے دیں کیونکہ یہ Merged areas کا یہ۔۔۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر، میں۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کو بات کرنے دیں، آپ بات جاری رکھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، دیکھیں اگر آپ کے لوگ اسی طرح، دیکھیں، نہیں ان کو تمیز ذرا تھوڑی سی سکھادیں کہ جب کوئی سوال کر رہا ہو، اور یہ اس وقت کیوں نہیں آئے تھے جب میں نے ان کا سوال کیا تھا، چونکہ اس میں گھپلے شپلے تھے تو اس وقت ایک شریف آدمی کو، لاء منسٹر کو کھڑا کر دیا تھا اور اب یہ آوازیں کستے ہیں، کس رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس کریں Carry on۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ آپ کی گورنمنٹ کے لوگ ہیں، آپ ہی ان کو سمجھائیں۔

Mr. Speaker: Ishtiaq Urmar Sahib, be careful, please. Ji.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتی ہوں کہ ان کے لئے باقاعدہ اور آپ نے ایک رولنگ دی تھی، اگر آپ کو یاد ہو آپ نے ایک رولنگ اپنے سیکرٹری صاحب کو دی تھی کہ ہر منسٹر کو اپنے آفس میں بلا کے اور ان لوگوں کی ملاقات ہر ڈیپارٹمنٹ میں، جب میں بڑے کوئسچنز لے کر آئی تھی اور یہ آپ کو یاد ہونا چاہیئے کہ آپ نے رولنگ دی تھی اور آج پانچ مہینے ہو گئے ہیں کہ آپ کا سیکرٹری جب آپ کی رولنگ کو نہیں مانتا تو جناب سپیکر صاحب، گیلریوں میں جو بیٹھے ہوئے ہیں، سیکرٹری ہیں، ان پہ ہم کیوں ایسی بات کریں کہ وہ آپ کی رولنگ کو نہیں مانتے ہیں اور وہ نہیں وہ کرتے ہیں، وہ تو بیچارے پھر بھی آجاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کونسی رولنگ کی آپ بات کر رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ رولنگ یہ تھی کہ آپ نے کہا تھا، آپ نے اپنے سیکرٹری صاحب سے جو اسمبلی کے سیکرٹری ہیں، ان سے کہا تھا کہ ایک منسٹر کو ان تمام جو بھی فاٹا سے Related جو بھی سوالات آئیں، ان کو اپنے کمرے میں بٹھا کے، اور ایک منسٹر کی دو تین دن کے بعد ملاقات کروائی جائے اور ان کو Satisfied کیا جائے، جو کہ پانچ مہینے ہو گئے، میں نے بات نہیں کی ہے لیکن آج میں آپ سے بات کر رہی ہوں کہ آپ کی رولنگ جو ہے تو وہ سیکرٹری صاحب نے نہیں مانی تو اس کو آپ مہربانی کریں اور میں دو تین دفعہ ان کے آفس بھی گئی ہوں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تو کوئی ایسی رولنگ نہیں ہے۔ جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب، مختصر سا Technical question ہے، یہ Current financial year کے بارے میں ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے منصوبے کے لئے مختص شدہ رقم 250 ملین جواب بڑھ کر 469.5 hundred million ہو گئی، میرا سوال یہ ہے کہ یہ کس طرح بڑھ گئی؟ کیونکہ Cost estimate ایک ہوتا ہے اور Allocation جب 2020 اور 21 کے لئے Allocation پھر کتنی ہے؟ یہ مجھے بتادیں، اگر Allocation ان کے لئے 250 ملین ہے، آپ نے رکھی ہے تو یہ کس طرح بڑھ گئی؟ کیونکہ ہم نے جو یہاں منظوری دی ہے ہاؤس سے Allocation کے لئے تو وہ ہم نے 250 ملین کی دی ہے، ہم نے 469.5 نہیں لکھا۔ اسی طرح انہوں نے ایک ہزار ملین جو اب بڑھ کر 2321 ملین ہو گئے تو یہ کس طرح بڑھ گئے؟ آپ نے اس پر نہ کچھ خریدا ہے، نہ زمین خریدی ہے، ایسے کس طرح یہ بڑھ گئی مطلب ہے یہ قیمت کس وجہ سے؟ یہ تو اس وقت بڑھنی چاہیئے کہ آپ کوئی چیز Purchase کر رہے ہیں اور اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے، ایک چیز مہنگی ہو جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے مذکورہ محکمے کا کتنا فنڈ ریلیز کیا ہے، تو اس میں کتنا فنڈ ریلیز کیونکہ خرچ نہیں ہوا ہے لیکن آپ نے ریلیز کتنا کیا ہے؟ اگر آپ نے ریلیز نہیں کیا ہے تو خرچ کہاں ہوگا؟ جب آپ ریلیز نہیں کرتے فنانس ڈیپارٹمنٹ والے تو خرچ کہاں ہوگا؟ ان کے لئے Technical مجھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل خلیق الرحمان صاحب، خلیق صاحب جواب دیں گے نا، اوکے خلیق صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ یہ کوئسچن پہلے بھی آچکا ہے میرے خیال میں۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا مائیک نزدیک کر لیں۔

مشیر برائے آبکاری و محاصل: کوئی مہینہ ڈیڑھ پہلے یہ کوئسچن آچکا ہے میڈم نے یہ سوال کیا تھا اور اس کا ہم نے جواب بھی دیا تھا، مجھے نہیں پتہ کہ یہ دوبارہ کیسے یہ کوئسچن آگیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو اس کے علاوہ سپیکر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: جی، خلیق صاحب۔

مشیر برائے آبکاری و محاصل: سپیکر صاحب، اس کے علاوہ حصول اراضی کا جو یہ منصوبہ تھا، اس میں ایسا ہوا تھا کہ انہوں نے Estimates لگائے تھے زمین کے، مطلب اس کو انہوں نے خریدنا تھا اس زمین کو لیکن چونکہ جو Estimates لگائے تھے وہ کم اس وقت لگے تھے، دوبارہ اس لئے انہوں نے اس کی جو ہے Cost بڑھائی ہے ان کی، تو وہ پراسیس میرے خیال میں اس میں بھی کافی بہت کچھ ہو چکا ہے۔ اب چونکہ میں تو وہاں سے ابھی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں آگیا ہوں، Exactly تو مجھے یاد نہیں ہے لیکن کچھ ایسے ڈسٹرکٹس ہیں کہ ان کا وہ باقاعدہ فائنل بھی ہو گئے ہیں، ان کی زمین کا جو پراسیس ہے وہ بھی شروع ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جی جناب سپیکر سر، میں آپ کو۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اسی کے بارے میں بول رہے ہیں، سن لیں ایک منٹ۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہاں پر ایڈوائزر صاحب موجود ہیں، ان کو آرٹیکل کے بارے میں علم نہیں ہے اور آپ ہمیں جواب دیتے تو Most welcome آپ دیتے رہیں لیکن میرا یہ بہت Simple question ہے کہ آپ کو جب ہم نے Allocate کیا، یہاں جب ہم نے آپ کو منظوری دی ہے، وہ For example چار سو بھی دیا ہے تو یہ اتنا بڑھ کر کس طرح بڑھ گیا، کیا وجہ ہے اور پھر آپ نے منظوری آیا لی ہے ہاؤس سے آپ نے اس کو سپلیمنٹری گرانٹ میں دے دیا، کس طرح دیا ہے؟ یہ بتادیں۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: سر جناب سپیکر، شکریہ۔ سر، بات یہ ہے کہ ادھر جب ہم سوال بھیجتے ہیں تو میرے خیال میں جو منسٹر سائن کرتا ہے، تین مہینے بعد اس کا Portfolio تبدیل ہوتا ہے۔ پھر دوسرا منسٹر ادھر آ کے ہمیں جواب دیتا ہے، میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبائی حکومت کیا وجہ ہے کہ دو تین مہینے میں منسٹر کا Portfolio تبدیل کراتی ہے اور وہ ہمارے بھائی بھی ہیں، دوست بھی رہے ہیں، ہم ان کی بڑی قدر بھی

کرتے ہیں لیکن جب خلیق الرحمان کی بجائے اکبر ایوب صاحب اٹھتے ہیں، ہمیں جواب دیتے ہیں تو میرے خیال میں پھر Mover کس طرح Satisfied ہوگا؟ میرا ضمنی سوال یہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر جو ہیں Cabinet is collectively responsible اور منسٹر کا آنا جانا یہ چیف ایگزیکٹیو کا کام ہے۔ جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: جی جناب سپیکر صاحب، میاں صاحب تو پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، میں ان سے اس سوال کی امید نہیں رکھتا تھا جو انہوں نے ابھی پوچھ لیا ہے، یہ Internal party matter ہوتا ہے جناب سپیکر، یہ Prerogative ہوتا ہے چیف منسٹر کا، ان کا تعلق ہونا چاہیئے کام کے ساتھ، جو خوشدل خان صاحب نے جناب سپیکر، جناب سپیکر، جب بھی کوئی سکیم Reflect کی جاتی ہے تو ذرا سسٹم میں فرق ہے، ہمارے اور فیڈرل گورنمنٹ کے سسٹم میں فرق ہے، فیڈرل گورنمنٹ کی ہر سکیم کا پی سی ون پہلے سے تیار ہو کے تو وہ فورم میں جاتا ہے، ہمارے پاس جناب سپیکر، جب سکیم بنتی ہے تو Rough cost estimate میں کی جاتی ہے، انہوں نے اپنے اندازے سے کہا کہ جی ڈھائی سو میں زمین آجائے گی لیکن جب وہ ڈی سی ان کے پاس گئے ہونگے، اس کے لئے آپ کو پتہ ہے Merged districts میں کیونکہ Settlement نہیں ہوئی اور زمین خریدنے کا جو معاملہ ہے جناب سپیکر، وہ بڑا مشکل تھا، تو اس کے لئے Law بھی Change کیا گیا Acquisition of land کا اور ادھر کمیٹیاں ابھی بنی ہوئی ہیں اور وہ زمین Identify کرتی ہیں، وہ جس بھی قبائل کی زمین ہے یا جو بھی ان کے ساتھ Negotiate کر کے تو Eventually ڈی سی کی طرف سے ایک Estimate آیا ہوگا، یہ ایک ایجنسی کا تو نہیں ہے جناب سپیکر، یہ پورے ایک قسم کا Merged districts کا انہوں نے جواب دیا ہے اور اسی طرح اگر Construction والے پیسے One billion سے 2.1 یا 2.2 بلین پہ چلے گئے ہیں جناب سپیکر، تو وہ جگہ کی صورتحال کے مطابق کہیں پہاڑ پہ بن رہا ہوگا، کہیں نیچے زمین میں پانی، It all depends on the engineering، جناب سپیکر، جو اصل پھر Cost estimate ہوتا ہے وہ پھر آپ کے فورم میں یہ ان کی جو Limit ہے PDWP، PHE ہے، وہ ادھر آتا ہے، ادھر پھر پورا ایک

فورم بیٹھا ہوتا ہے دس پندرہ سیکرٹریز کا، ادھر سارے Professionals ہوتے ہیں جو ACS کے نیچے ہوتا ہے، وہ اس کو ڈسکس کرتا ہے ڈیٹیل میں اور پھر وہ پی سی ون Approve ہوتا ہے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11451، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 11451_ Mr. Khushdil Khan Advocate: Will the Minister for Energy & Power state that:

(a) How many appointments have been made in PEDO during the period from 2013 till now?

(b) Provide detail of:

(i) Advertisement given in newspaper;

(ii) Number of candidates applied;

(ii) Test;

(v) Copy of merit list;

(iv) Domicile and CNIC;

(vi) List of interviewed candidates;

(vii) Also provide detail of every post from-1 to 20 year's wise, grade wise. The copy of recruitment of rules; provide details in proforma shape;

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، یہ تو بہت Detailed Question ہے اور انہوں نے پیپرز دیئے ہیں، میں نے اس میں Copy of recruitment rules جب تک مجھے Recruitment rules کا معلوم نہ ہو کیونکہ یہ تو PEDO ہے PEDO is an authority and an organization، تو منسٹر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ رولز کی کاپی مجھے Provide نہیں کی گئی ہے تو میں کس طرح Compare کرونگا کہ یہ جتنی بھی آپ نے Appointments کی ہیں، یہ ٹھیک کی ہیں صحیح کی ہیں یا نہیں کیں؟ کیونکہ میں نے سب سے پہلے آپ سے ریکویسٹ یہ کی تھی Copy of recruitment rules، تو مجھے رولز کی کاپی نہیں دی گئی ہے تو آپ۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، تاج صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: جناب سپیکر، ہمارے معزز رکن نے جو Point out کیا ہے، بالکل صحیح کہا، انہوں نے مجھے آج جب ڈیپارٹمنٹ نے سوال کے بارے میں بریفنگ دی تو میں نے

یہی کوئسچن ان سے کیا کہ آپ نے رولز کی کاپی نہیں دی ہے، توانہوں نے ابھی مجھے پہنچادی ہے تو میں اگر خوشدل خان صاحب کہتے ہیں تو ابھی ہم ان کو Provide کر دیتے ہیں۔انہوں نے پہنچا دی ہے، مجھے رولز کی کاپی۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میری یہ ریکویسٹ ہو گی، یہ مجھے کاپی دے دیں اور ان کو Defer کریں، Next کوئی جو اجلاس ہو اس میں ہم کریں گے کیونکہ یہ تو ڈیپارٹمنٹ کی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، وہ کہتے ہیں کہ چونکہ مجھے رولز کی کاپی نہیں دی گئی تو کہتے ہیں اس کو Defer کریں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: کاپی تو میں ابھی Provide کرتا ہوں ان کو، تو میرے خیال جو ہمارے آنریبل ممبر صاحب نے جو کوئسچن کیا تھا، سب کا Detail سے انہوں نے جواب دے دیا ہے، کوئی چیز ایسی نہیں ہے، صرف یہ رولز کی کاپی نہیں دی تو وہ ابھی Provide کر دیتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ رولز کی کاپی تو آپ نے بھی ابھی نہیں پڑھی ہو گی اور اگر آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے یہ پڑھی ہے تو مجھے بتائیں، پھر یہ میں واپس لیتا ہوں۔آپ کے دو تین دن نہیں ہوتے، How you say that all these projects have been conducted the.

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: ٹھیک ہے جناب سپیکر، ڈیفر کریں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ڈیفر کرتے ہیں، یہ پڑھ لیں اور پھر۔۔۔

Mr. Speaker: Question number, is this the desire of the House that Question number,

ڈیفر کرتا ہوں جی، ہم اپنا سارا اختیار آپ کو دے رہے ہیں جی۔ کوئسچن نمبر 11582، سراج الدین صاحب۔

* 11582 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت محکمہ ہذا میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی آسامیوں کی ضلع وار اور سکیل وائز تعداد کتنی ہے؛

(ب) حکومت مذکورہ خالی آسامیوں پر تقرریوں کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؛

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ ہذا میں اقلیتوں معذوروں اور خواتین کی خالی آسامیوں پر بھرتی ہونے والے افراد کی ضلع وار اور سکیل وائز تعداد اور مذکورہ بھرتیوں کے متعلق کیا طریقہ کار اپنایا گیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر خوراک): (الف) اس وقت محکمہ خوراک خیبر پختونخوا میں کل چار یعنی ایک اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر بی پی ایس 16، ایک اسسٹنٹ بی پی ایس 16 اور دو فوڈ گرین انسپکٹر بی پی ایس 9 کی آسامیاں خالی ہیں جو کہ اقلیتوں کے کوٹہ میں آتی ہیں۔

(ب) محکمہ خوراک خیبر پختونخوا نے پہلے ہی سے اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر بی پی ایس 16 کی آسامی جو کہ اقلیتی کوٹہ میں آتی ہے، موزوں امیدواروں سے APT Rules-1989 کے مطابق پر کرنے کے لئے خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کو کیس ارسال کیا ہے جبکہ ایک آسامی اسسٹنٹ بی پی ایس 16 اور دو فوڈ گرین انسپکٹر بی پی ایس 09 کی آسامیاں جو کہ اقلیتی کوٹہ میں آتی ہیں، موزوں امیدواروں سے قانون کے مطابق پر کرنے کے لئے ضروری کاروائی کے لئے زیر بحث ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ خوراک نے بنیادی سکیلوں کے مطابق اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کوٹہ میں APT Rules 1989 کے مطابق مندرجہ ذیل بھرتیاں کی ہیں:

نمبر شمار	بھرتی والے کا نام، عہدہ اور سکیل (اقلیتی کوٹہ)	ضلع	تاریخ بھرتی
1	سنیل جان جونیئر کلرک BPS-11	پشاور	14-3-2017
2	زائنہ فوڈ گرین سپر وائزر BPS-7	چترال	16-2-2017
3	راشی پال ڈرائیور BPS-3	پشاور	14-3-2018
4	پیٹر جان چوکیدار BPS-3	نوشہرہ	05-01-2018
5	عدنان مسیح چوکیدار BPS-3	نوشہرہ	05-01-2018
6	مراد خان چوکیدار BPS-3	چترال	02-08-2017
7	ماریہ ولیم سویپر BPS-3	نوشہرہ	04-02-2020

نمبر شمار	بھرتی والے کا نام، عہدہ اور سکیل (معذور کوٹہ)	ضلع	تاریخ بھرتی
1	لعل باچا اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر BPS-16	مردان	05-02-2016
2	مامون الرشید جونئیر کلرک BPS-11	پشاور	14-3-2017
3	منظور خان فوڈ گرین انسپکٹر BPS-09	ملاکنڈ	11-02-2016
4	اسرار لدین احمد فوڈ گرین سپروائزر BPS-7	چترال	16-02-2017
5	سہیل چوکیدار BPS-3	مانسہرہ	22-10-2018
6	محمد نعیم چوکیدار BPS-3	ایبٹ آباد	31-01-2019
7	مقصود خان چوکیدار BPS-3	نوشہرہ	05-01-2018
8	یحیٰ خان چوکیدار BPS-3	نوشہرہ	04-02-2020

نمبر شمار	بھرتی والے کا نام، عہدہ اور سکیل (خواتین کوٹہ)	ضلع	تاریخ بھرتی
1	عائشہ رحیم اسسٹنٹ BPS-16	ہری پور	29-3-2019
2	شگفتہ آیاز جونئیر کلرک BPS-11	ایبٹ آباد	14-3-2017
3	نبیلہ عالم جونئیر کلرک BPS-11	صوابی	14-3-2019
4	عمارہ عروج جونئیر کلرک BPS-11	ڈی آئی خان	14-3-2017
5	خوش بخت جونئیر کلرک BPS-11	کرم	14-3-2017
6	صفیہ ناز جونئیر کلرک BPS-11	پشاور	14-3-2017
7	ثانیہ خان جونئیر کلرک BPS-11	چترال	14-3-2017
8	اقرا ثناء جونئیر کلرک BPS-11	ڈی آئی خان	14-3-2017
9	منیبہ اختر جوئیر کلرک BPS-11	ڈی آئی خان	14-3-2017
10	مریم بی بی فوڈ گرین BPS-9	ایبٹ آباد	09-06-2020

11	عارفہ صدیقی فوڈ گرین BPS-9	چترال	16-02-2017
12	ثناءیوسف فوڈ گرین سپروائزر BPS-7	ایبٹ آباد	16-02-2017
13	آفیدہ سلطان فوڈ گرین سپروائزر BPS-7	چترال	16-02-2017
14	سائرہ فوڈ گرین سپروائزر BPS-7	چترال	16-02-2017
15	خالدہ سلطان فوڈ گرین سپروائزر BPS-7	چترال	16-02-2017

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے سوال کے جز(ج) میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ خوراک میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی آسامیوں پر بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل وار ضلع وار تعداد مانگی تھی لیکن جناب سپیکر صاحب، محکمے نے جو جواب دیا ہے، اس میں حسب سابق Merged اضلاع میں بھرتی ہونے والے افراد کی تفصیل فراہم نہیں کی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک طرف تو حکومت سابقہ قبائلی اضلاع کے حوالے سے بلند و بانگ دعوے کرتی ہے اور دوسری طرف آج تک ہم نے اس فلور پر، اسمبلی کے فلور پر جس سوال میں بھی صوبہ بھر کے اضلاع کا ڈیٹا مانگا ہے تو اس میں Merged اضلاع کا ذکر تک شامل نہیں ہے جی۔ آج پھر بھی اس سوال میں بھی سابقہ قبائلی اضلاع کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اقلیتوں، معذور اور خواتین کی آسامیوں پر بھرتیوں میں محروم رکھا گیا ہے۔

Mr. Speaker; Who will respond?

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، انہوں نے جو فگرز مانگے تھے وہ ڈیپارٹمنٹ نے دے دیئے ہیں سارے، اس میں جو بھی انہوں نے کوٹہ اور اس کے فگرز مانگے تھے تو وہ ساری ڈیٹیل دیدی ہے، تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں تو جناب سپیکر، پانچ سال بعد ایک نوکری نکلتی ہے، وہ تو آپ کو پتہ ہے، تو اس میں کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ جواب کمپلیٹ ہے، جو انہوں نے کیا ہے وہ سارا کچھ دے دیا ہے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: جو ایشو ہے تو وہ۔

جناب سراج الدین: سر، اس میں ابھی تک۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی کوئی سوال کیا ہے، سپلیمنٹری کوئسچن؟

جناب سراج الدین: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں Merged اضلاع ابھی تک شامل نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: تو Merged اضلاع تو۔

جناب سراج الدین: ان کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں Merged اضلاع شامل نہیں ہیں۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: جناب سپیکر، Merged اضلاع میں تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا ابھی میرے خیال ہے قیام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: قیام ہی اب ہو گا۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: ہاں، وہ سلسلہ سٹارٹ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیونکہ پہلے تو وہ تھا ہی نہیں ناں۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: کیونکہ پرانا والا، پرانا والا سٹاف چل رہا ہے، وہ رپورٹ Merged والی ملی ہوئی ہے لیکن یہ ہم آپ کی بات نوٹ کر لیتے ہیں اور اس کو ہم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Take-up کر کے اور ہونا بھی چاہیئے جناب سپیکر، اس کو کروائیں گے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سراج صاحب۔

جناب سراج الدین: جی۔

جناب سپیکر: ان کا کہنا ہے اور کہنا ہے بھی درست ہے کہ پہلے وہاں تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ تھا ہی نہیں، میرے خیال میں ابھی Merging ہوئی ہے اور Merging کے بعد ان کے سارے ڈیپارٹمنٹس بن رہے ہیں، پھر Appointments کا سلسلہ شروع ہو گا۔

جناب سراج الدین: سر، میرے خیال سے ابھی تک آپ لوگوں نے جو Merged اضلاع ہیں، قبول نہیں کیا ہے، اس صوبے کے حوالے سے میرے خیال میں، کیونکہ ہر سوال میں ہمارا پھر بھی جواب نہیں آتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، دل و جان سے قبول کیا ہے۔جی، یہ کیسے آپ کہہ سکتے ہیں؟

جناب سراج الدین: ہمارا گلہ ہے سر، ہم نے جو تکلیفیں برداشت کی ہیں آپ لوگوں کے لئے تو ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہم کو زیادہ Priority دیتے، ہم کو زیادہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں ایک نئی چیز ہے، ابھی سٹارٹ ہوئی ہے، تھوڑا سا عرصہ گزرا ہے اور وہ چیزیں واپس جارہی ہیں، ساری جارہی ہیں۔

جناب سراج الدین: سر، ایسا ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ کے، تو یہ جب ہوگا لیکن آپ کے سوال کا جواب بہر کیف ٹھیک ہے۔

جناب سراج الدین: میرا تو کوسچن ہے کہ ہم آپ کو اس کے ثبوت دے رہا ہوں، ہمارے جو مسائل ہیں وہ Priority کی بنیادوں پہ حل کئے جائیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you. Rehana Ismail Sahiba, Question No. 11703.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، وزیرزادہ صاحب۔

جناب وزیرزادہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اقلیتی امور): سر، پہلے بھی ان کے کوسچنز آئے تھے تو اس وقت یہ نہیں تھے، کوسچن کا جواب تو جیسے آپ نے کہا، منسٹر صاحب نے بھی بتادیا ہے، یہ لفظ 'معذور' جو ہے سر، Internationally معذور لفظ استعمال نہیں ہوتا اور Nationally بھی اس کو Special person کہتے ہیں، میں اس ہاؤس میں آپ کے توسط سے گزارش کررہا ہوں کہ اس طرح کے کوسچنز آجائیں تو یا پھر آپ ایک رولنگ دیدیں کہ Special person لکھیں، خصوصی افراد لکھیں، لفظ 'معذور' جو ہے میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بالکل، آپ کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔جی، یہ لفظ نہ لکھا جایا کرے نہ استعمال کیا جائے، یہ اس سے پہلے کہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ کو میں فلور دوں، ابھی ہمیں ٹیلی فون آیا ہے، PS to CM کا، CM آج وہ اسلام آباد میں ہیں، اسی بجٹ کے سلسلے میں میٹنگ میں کل دو بجے کا ٹائم انہوں نے مقرر کیا ہے،

ہمارے ایکس فاٹا کے جو ہمارے ممبران Seats پر ہیں، ان کے لئے تاکہ کل دو بجے سی ایم ہاؤس جا کے یہ ان سے کل مل سکیں گے، آج ان کو ایمرجنسی میں جانا پڑ گیا۔

Regarding the budget, I request all the honorable Members, those who are sitting, please join your seats tomorrow, at 2:00 PM.

آپ ادھر جائیں گے، .Thank you very much

جی، ریحانہ اسماعیل صاحبہ، کوسچن نمبر 11703۔

* 11703 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت یکساں نظام تعلیم کی پالیسی پر کام کر رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس پالیسی پر کتنا کام ہوا اور یہ کب تک عمل میں لائی جائے گی، اس پالیسی کے اہم خد وخال کیا ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت کی یکساں نظام تعلیم کی کوئی علیٰحدہ پالیسی نہیں ہے، البتہ تمام تعلیمی پالیسیوں کا ایک ہدف یکساں نظام تعلیم بھی ہے، تاہم وزارت وفاقی تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت اسلام آباد پورے ملک کے لئے یکساں نصاب تعلیم تین مراحل میں مرتب کر رہی ہے۔ پہلے مرحلے میں مارچ 2020 تک پرائمری کا نصاب مرتب کیا جاچکا ہے جس کو متعلقہ اداروں کی منظوری کے بعد لاگو کر دیا جائے گا۔ اسی طرح دیگر دو مراحل میں جماعت ششم تا ہشتم کا یکساں نصاب 31 مارچ 2021 تک اور سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کا یکساں نصاب 31 مارچ 2022 تک مرتب کیا جائے، اس کے ساتھ ساتھ یکساں ماڈل درسی کتب وتربیت اساتذہ اور جائزہ کا طریقہ کار بھی متعارف کرایا جارہا ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جی، یہ میرا کوسچن ہے کہ حکومت یکساں نظام تعلیم کی پالیسی پر کام کر رہی ہے کہ نہیں؟ اس کا مجھے تسلی بخش جواب نہیں دیا لیکن اگر فلور پر مجھے منسٹر صاحب بتادیں کیونکہ یہ عوام منتظر ہیں کہ کب اس صوبے میں ایک پالیسی پہ عمل ہو گا کیونکہ ہمارے ساتھ وعدے تو کئے جاچکے ہیں اور اس میں مجھے جواب دیا گیا ہے کہ ہم مرحلہ وار یہ مرتب کر رہے ہیں، اس میں صرف تعلیم اور نصاب کی بات کی گئی ہے، فرسٹ اس میں بتایا گیا ہے کہ پرائمری کا نصاب جو ہے 2020 تک مرتب کیا

جاچکا ہے، تو یہ کیسا نصاب ہے، کیا پرائیویٹ سیکٹر اور سرکاری جو ہے وہ ایک جیسا ہو جائے گا؟ آپ لوگ پرائیویٹ سیکٹر کا لے کے آرہے ہیں، گورنمنٹ کے سیکٹر میں یا سرکاری والا پرائیویٹ میں لیکر آرہے ہیں؟ کچھ اس ہاؤس میں بھی تو بتادیں۔

Mr. Speaker: Who will respond?

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، یہ جو سوال ہے یکساں نظام تعلیم کے حوالے سے تو سر، اس کا جواب آپ دیکھیں اور پھر آپ یہ بھی دیکھیں کہ 2010 میں جو اٹھارہویں ترمیم جو کہ Seventeen parliamentary جو Political democratic parties تھیں انہوں نے پاس کیا ہے۔ سر، یہ تعلیم جو ہے یہ پراونشل سبجیکٹ ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہاں پہ انہوں نے پالیسی کا ذکر کیا ہے، تو کیا یہ آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے کہ آپ تعلیم کو کیسے یکساں کر سکتے ہیں؟ ابھی آپ دیکھیں Recent سر، آپ کا ہائرایجوکیشن (کمیشن) اسلام آباد جو ہے، ابھی تک وہ لوگ Protest پہ ہیں، ان کو فنڈز نہیں دیئے جارہے ہیں، تو آپ کس طریقے سے ایک صوبے کو، ہر صوبے کا یہ اپنا اختیار ہے، صوبائی حکومت کو چھوڑ کے آپ کے فیڈرل منسٹر اٹھ کے وہ اعلان کرتے ہیں کہ جی میں نے سکول بند کر دیئے سر، تو یہ تو آپ خود آئین اور پالیسی کی بات کرتے ہیں اور یہاں پہ آپ جواب میں دیکھیں کہ آپ کس طرح یہ بات کرتے ہیں؟ یہ تو خلاف ورزی ہے آئین اور قانون کی۔

جناب سپیکر: جی، Who will respond? جی، شہرام خان ترکئی صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں، ایجوکیشن منسٹر صاحب تو تشریف فرما ہیں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: ایک تو میں کلیئر کردوں نلوٹھا صاحب، میں جواب دے دوں، پلیز پلیز، یہ دو خواتین نے سوال کیا ہے تو میں جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: وہ خواتین نہیں ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں، دو خواتین نے سوال کیا ہے، میں جواب دیدوں، اگر ان کا Relevant ہوا پھر ان کو بعد میں دیدوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کا سپلیمنٹری لے لیں بس۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: Ladies first ہیں ناں جی، Gents can wait.

جناب سپیکر: لے لیں ان کا کوسچن، پھر ایک ہی بار جواب دیدیں، شہرام خان۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، ان کو بولنے دیں۔ (قہقہہ)

سردار اورنگزیب: سر، یہ پرائمری تک تو انہوں نے مارچ 2020 تک انہوں نے کہا ہے کہ ہم نصاب مرتب کریں گے اور مڈل تک مارچ 2021 میں، 21(20) تک کریں گے اور ہائی تک، ہائی اور سیکنڈری تک مارچ 2022 تک کریں گے، تو یہ سر، اگر حکومت نے اپنا Term پورا کیا تو 2023 ہے، یہ لاگو کب ہوگا؟ جبکہ آپ کا نعرہ تھا یکساں نظام فی الفور لانے کا، تو کب تک یہ لاگو ہوگا؟ میرا منسٹر صاحب سے یہ کوسچن ہے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Education, Shehram Khan Tarakai Sahib.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی شکریہ، جناب سپیکر، پہلے تو میں اب نلوٹھا صاحب نے چھیڑ لیا ہے، ان شاءاللہ ہم حکومت پوری کریں گے، آپ تسلی رکھیں، اور پھر جو ہم نے وعدے کئے ہیں، پورے کریں گے۔ جو کوسچن جو ایم پی اے صاحبہ نے کیا ہے، Relevant ہے، دونوں نے، ایک تو یہ ہے کہ یکساں نظام تعلیم جو ہے، کیونکہ ہر پارٹی کا Manifesto ہوتا ہے، ہمارا بھی ہے اور ہم نے اس پر کام کیا، محنت کی، یہ Minimum benchmark ہے جناب سپیکر، اس میں ایک Standard set کیا ہے کہ Minimum standard of education یہ ہوگا۔ اس میں اگر کوئی، جو Curriculum develop کیا ہے، اس میں کوئی اور Addition پھر کوئی Books develop ہوسکتی ہیں، کوئی اور بہتری آسکتی ہے تو وہ پرائیویٹ سکولز یا پبلک جو بھی ہے، کوئی صوبہ اس میں ایڈیشن کر سکتا ہے۔ جو ہم نے سٹینڈرڈ، کیونکہ یہ ایک لمبا چوڑا کام ہے، اس میں کافی محنت درکار ہوتی ہے، اس میں جس طرح شگفتہ بی بی نے کہا کہ پراونشل سبجیکٹ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پراونشل ہے اور یہ ہے ہی پراونشل یہ کیبنٹ

میں آیا، پہلے ہم نے اس کو Scrutinize کیا، ہم نے اس کو Assess کیا، اس میں کہیں پہ ہمیں لگا کہ دو تین چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے صوبے کی تاریخ سے یا ہسٹری سے یا اس کے اس سے Related ہیں، تو وہ چیزیں ہم نے اس میں Add کیں جو ہمیں لگتا تھا کہ یہ وفاق کے لیول پہ شاید اس کی اتنی Importance نہ ہو، لیکن اس میں ہم نے Addition کی، پھر ہم نے اس کو ڈی سی، ڈی سی ٹی ہی سے کیا، اس کے بعد پھر کیبنٹ لے کے گئے، کیبنٹ سے Approve کیا، اب تو ہم نے اپنا Curriculum جو Nationalized ہے لیکن اس کو ہم نے اپنے لیول پہ، ہم نے اس کو چیک کیا اس میں چیزیں Valued کیں اور اس میں تھوڑی بہت ہم نے جو Addition ہم سمجھتے کہ اس کو Add کرنا چاہیئے تو ہم نے اس میں Add کی، تو ہماری Autonomy اپنی جگہ پہ ہے، ہم نے اپنی Autonomy کسی کو دی نہیں ہے، ہاں یہ ہے کیونکہ پورا ملک ہے اور ایک ڈائریکشن میں چلتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ خیبر پختونخوا شمال جا رہا ہے، پنجاب جنوب جا رہا ہے، سندھ کہیں اور جا رہا ہے، بلوچستان الگ، اسلام آباد الگ، گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہوتی ہے کہ آپ اس کو Streamline کرتے ہیں Education policy base line ایک سٹرکچر پوری دنیا میں تقریباً ایک Nationalized ہوتا ہے اور اس کا ایک Generalized پورے ملک کا ایک ویژن ہوتا ہے، اس میں ہر صوبہ Addition کر سکتا ہے اور جتنی بہتری لا سکتا ہے، خیبر پختونخوا اپنے لیول پہ لا سکتا ہے، پنجاب سندھ بلوچستان، تو ہماری Autonomy intact ہے، باقی جو ریحانہ صاحبہ نے کوسچن کیا، پہلے فیز میں ہم نے پرائمری کو کیا، سیکنڈری کا بھی Already تیار ہے کیونکہ فیڈرل لیول میں جب یہ ہوتا ہے تو ہر صوبے کی اس میں نمائندگی ہوتی ہے، پورے سبجیکٹ کی، اس کی پوری Detailed discussion ہوتی ہے، وہ اپنے Inputs دیتے ہیں ہر صوبہ اور پھر وہ Consensus کے ساتھ ہر صوبے کے Consensus کے ساتھ پہلے پرائمری ابھی مڈل تیار ہے، ان شاءاللہ وہ جیسے ہی ہمیں آئے گا ہم اس کی Scrutiny کریں گے، پھر کیبنٹ لے کے جائیں گے، اسے ہم Approve کریں گے، اس کے بعد پھر ہائر اور ہائر سیکنڈری ہوگا، So, to conclude ہماری خود مختاری Intact ہے ایک جگہ، جو ہماری پارٹی کا Manifesto ہے کہ پورے ملک کا ایک یکساں نظام تعلیم ہونا چاہیئے، وہ ہم نے Implement کروایا اور سارے صوبوں کے اس میں، سندھ حکومت کا بھی input ہے، اس میں

بلوچستان کا بھی ہے، اس میں پنجاب اور سندھ کا بھی ہے، تو Consensus already developed ہے تو وہ Already intact ہے، تو اس میں کوئی دو درائے نہیں ہیں کہ ان شاءاللہ جو ہم کہہ رہے ہیں، اس پہ ہم Already کام کر رہے ہیں۔ شکریہ، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Janab Inayatullah Khan Sahib, Question No. 11690.

* 11690 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ (ایچ ای ایف) کب قائم کیا گیا اور اس کا مقصد کیا تھا؛

(ب) ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے صوبائی حکومت نے اب تک کتنا قرضہ لیا ہے، آیا یہ قرضہ واپس ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ کے قیام کے بعد کس سال کتنا فنڈ ہائیڈل انرجی کی Generation پر خرچ ہوا؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات): (الف) 2 اکتوبر 2001 کو آرڈیننس نمبر (XXVI) کے تحت قائم کیا گیا تھا، اس کا مقصد صوبہ خیبر پختونخوا میں پن بجلی کے منصوبے بنانا ہے۔

(ب) جی ہاں، حکومت خیبر پختونخوا نے ایچ ڈی ایف سے 15 ارب روپے لئے تھے جو واپس کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت خیبر پختونخوا نے 2 ارب روپے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو سال 2017 میں دیئے ہیں جو تاحال واپس نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عنایت اللہ: مجھے اجازت ہے، اس پہ میں بات کر سکتا ہوں، اس کو کُسچن پہ، یہ اگر Close نہ ہو تو اس پہ میں بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: وہ تو Close ہو گیا، اب آپ اپنے کُسچن پہ آئیں۔

جناب عنایت اللہ: ویسے انہوں نے جواب نہیں دیا، شہرام خان نے اس کا صحیح جواب نہیں دیا ہے، انہوں نے ادھر ادھر بات کی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

جناب عنایت اللہ: اصل، دیکھیں، یہ جو شگفتہ بی بی نے بات کی ہے یہ درست ہے کہ یہ Constitutionally provincial subject ہے،اس وقت فیڈرل گورنمنٹ کے لیول پہ جتنے بھی Moves چل رہے ہیں،وہ Eighteenth amendment کے Spirit کے Against ہیں، یعنی یکساں نظام تعلیم میرا نظریہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یکساں نظام تعلیم ہونا چاہیئے، میں اس کو سپورٹ کرتا ہوں، ان کی حکومت کا اور ان کے منشور کا جو یہ حصہ ہے، یہ پالیسی ہے، میں اس کو Personally اس کو سپورٹ کرتا ہوں، میری پارٹی بھی سپورٹ کرتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ Eighteenth constitutional amendment کے بعد یہ فیڈرل گورنمنٹ کا Domain نہیں ہے، وہ نہیں کر سکتی ہے، تو سب سے پہلے تو ان کے لئے جو Constitutional issue ہے،اس کوAddress کرنے کی ضرورت ہے،ایک یہ اس کوAddress کر کے اس کے بعد اس راستے پہ چلیں، بہرحال آپ نے چونکہ Close کر دیا ہے تو میں آگے اپنے کوسچن کی طرف آتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں،اس میں میں تھوڑی آپ کو وضاحت کر دیتا ہوں۔چونکہ میں بھی اس سے پہلے اس میں رہا ہوں کہ یہ وہ Compulsory نہیں ہے، ہمارے اوپر فیڈرل گورنمنٹ، لیکن جو وہاں ایجوکیشن کی وہ منسٹری ہے، اچھا کوئی صوبہ اسے ڈیفر بھی کر سکتا ہے، نہیں مانتا، جب پہلے میں تھا تو اس وقت شاید سندھ یہاں ڈیفر کر رہا تھا یا پنجاب کوئی، لیکن وہ Minimum benchmark کی بات کر رہے ہیں کہ وہ ایک سٹینڈرڈ یہاں سے نیچے نہیں ہونا چاہیئے پورا ملک کا،اوپر جتنی مرضی ہے آپ کرتے رہیں، شہرام خان، یہی بات ہے ناں۔

جناب عنایت اللہ: یعنی یہ دیکھیں، یہ ان کی۔

جناب سپیکر: یعنی ہمارے اوپر Binding نہیں ہے، کوئی چیز بھی۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، یہ ان کا Domain نہیں ہے،وہ صرف جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک اس کو آپ Advisory Body کر لیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں جی، عنایت صاحب نے کہا،ایک تو شکریہ جو انہوں نے کہا کہ جی ہم سمجھتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ یکساں نظام تعلیم ہونا چاہیئے، تو چلیں، میں نے جو سوال ہے میں نے اس کا

بڑا Specifically جواب دیا ہے، رول گول کر کے نہیں دیا۔ ایک فیڈرل لیول پہ باڈی ہے جس میں ہر صوبے کی نمائندگی ہے، ٹیکنکل لوگ بیٹھتے ہیں، وہ اپنا Input دیتے ہیں، Consensus develop کرتے ہیں کہ نیشنل لیول پہ پورے ملک کا ایک یکساں نظام تعلیم Minimum benchmark ہونا چاہیئے جس کے تحت پورے ملک کو اس ڈائریکشن میں لے جایا جاسکے۔ اس میں پرائیویٹ سیکٹر بھی ہے، اس میں پبلک سیکٹر بھی ہے، مقصد کہنے کا یہ ہے کہ یہ جو فرق ہے، یہ Disparity ہے، یہ جو آسمان اور زمین والا جو ہم کہتے ہیں، ساری پولیٹیکل پارٹیاں بھی کہتی ہیں، لوگ بھی کہتے ہیں، اس کو کم کرنے کے لئے تاکہ تعلیم کا نظام Minimum ہر جگہ پہ ایک جیسا ہونا چاہیئے، یہ اس کے لیول پہ کیا جارہا ہے جناب سپیکر، تو یہ ایک اچھا اقدام ہے، پھر جب Develop کر لیتے ہیں، سب کچھ کر لیتے ہیں تو اس میں اٹھارہویں ترمیم کی تو کوئی بات ہی نہیں ہو رہی ہے کہ اس کو Disturb کیا جارہا ہے تو Develop کر کے ہمیں دیتے ہیں، ہم Even though جو ہماری نمائندگی ہوتی ہے، اس کے بعد ہم اپنے لیول اس کو پھر Scrutinize کرتے ہیں، جو ہمارے Inputs ہیں، ہمیں لگا کہ دو تین چیزیں ایسی ہیں جن میں ہمارا Input ہمارے صوبے کے نیشنل ہیروز ہیں یا جو پرانے آرہے ہیں، ایک آدھ شاید نیا بھی ہو، اس میں ہمیں لگا کہ اس کو Add ہونا چاہیئے، وہ ہم نے اس میں لایا کیونکہ وہ پنجاب کے لئے اتنا Relevant نہیں تھا لیکن وہ کے پی کے کے لئے تھا، تو اس کو ہم نے Add کیا، چند اور چیزیں ہم نے Add کیں، کیبنٹ میں لے کے گئے، بڑی Open اس پہ ڈیبیٹ ہوئی، Approval ہوئی، تو میری Autonomy تو اپنی جگہ Intact ہے لیکن Intact ہونے کے ساتھ ساتھ پورے پاکستان کے ساتھ ہم ایک ڈائریکشن پہ ایک لیول پہ ایک Benchmark پہ چل رہے ہیں تو اس کی Appreciation ہونی چاہیئے، پورا مطلب ایک زبردست کام کر رہی ہے حکومت۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ میر کلام صاحب، اسی کوئسچن پہ آپ سپلیمنٹری بات کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> نہیں، یہ۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ 11690 عنایت اللہ صاحب کرنا چاہتے ہیں، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحب نہیں ہیں، میں زیادہ زور تو نہیں دوں گا لیکن دو تین چیزیں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، اس پہ Respond کریں۔ ایک تو یہ جو ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جی۔

جناب عنایت اللہ: ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ بنیادی طور پہ جو صوبے کے اندر ہائیڈل پاور جنریشن کا Potential ہے، اس کو Exploit کرنے کے لئے اس کو ٹیپ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا، میرا خیال ہے کہ یہ To the optimum استعمال نہیں ہو رہا ہے اور میری کرنٹ گورنمنٹ سے یہ ریکویسٹ ہے Through Chair اور Through the Minister Sahib کہ وہ اس کو تو To the optimum utilize کرنے کے لئے Steps اٹھائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو آپ نے ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے صوبائی حکومت کو Loans دیئے ہیں، پندرہ ارب ایک مرتبہ Loans دیئے اور دو ارب دوسری مرتبہ دیئے ہیں، پندرہ ارب تو واپس ہو گئے ہیں، وہ بھی ٹھیک نہیں ہے لیکن جو دو ارب آپ نے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کو سال 2017 میں دیئے ہیں اور ابھی تک واپس نہیں ہوئے ہیں، تو یہ غیر قانونی اور غیر آئینی ہے، آپ نے کسی ایسی مد کے پیسے کسی دوسری مد میں ڈالے ہیں کہ جو By law وہاں آپ نہیں ڈال سکتے ہیں، تو یہ ایک Illegality ہے جو آپ وہاں کر رہے ہیں، تو یہ پیسے حکومت ایشورنس دے کہ فوراً ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ کے اندر واپس کئے جائیں۔ تیسرا جو نکتہ ہے، وہ یہ ہے کہ "کوٹو ہائیڈل پاور سٹیشن" ہے، میں نے اس میں Specifically اس کا سوال کیا ہے کہ جو کہ 2019 اس کی Completion date تھی لیکن اس وقت 2021 شروع ہے اور مجھے نہیں لگ رہا کہ وہ 2021 میں بھی Complete ہو جائے گا، تو اگر Fast track پہ Complete کرنا چاہتے ہیں تو ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ سے اس کے لئے پیسے دیدیں، پھر شگوکس ہے لوئر دیر میں 102 میگاواٹ کا پراجیکٹ ہے اور اپر دیر کے اندر شیر مائی ہے جو کہ 170 میگاواٹ کے Around ہے، تو آپ کے ہائیڈل ڈیویلپمنٹ فنڈ کے اندر جو آپ کے پیسے ہیں، چاہیئے کہ اگر آپ باہر سے آپ کو پیسے نہیں مل رہے ہیں آپ کو پارٹنرز نہیں مل رہے ہیں یا پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تھرو نہیں ہو رہا ہے، فیڈرل گورنمنٹ آپ کو سپورٹ نہیں کر رہی ہے اس میں جو اس میں سپورٹ کر سکتے ہیں، وہ تو بنالیں۔

Mr. Speaker: Ji, Mir Kalam Sahib, supplementary please.

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ Power and Energy کے حوالے سے کوئسچن ہے، یہاں پہ ایک سال پہلے ہمارے معزز وزیر قانون صاحب نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ مسجدوں کی جو Solarization ہے وہ بلا تفریق ہو گی لیکن جناب سپیکر، اس نے ہم سے وہ لسٹ بھی مانگی لیکن آج کے دن تک اپوزیشن کے جتنے بھی ممبرز ہیں، ان کے حلقوں میں Solarization کا کام نہیں ہوا ہے، تو جناب سپیکر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی منسٹر صاحب سے کہ مسجد میں تو ہر پارٹی کے بندے آتے ہیں، اس میں تو ایسا نہیں ہے کہ صرف یہ حکومت والے یہاں نماز کے لئے آتے ہیں یا اپوزیشن والے، تو اگر مہربانی کریں کہ اس میں ہم کو بھی اس حصے کا وہ اپنا فنڈ بھی دیا جائے جو یہاں پہ ہمارے محترم وزیر قانون صاحب اس وقت جو تھے جو اس نے وعدہ کیا تھا، اس کو بھی پورا کیا جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تاج محمد خان ترند صاحب۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ہمارے سینیئر عنایت اللہ صاحب نے دو تین باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے، ایک تو جو فرما رہے ہیں کہ اس فنڈ سے پندرہ ارب روپے پہلے حکومت نے لیے تھے، وہ تو واپس ہو گئے ہیں، جو یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہے ہیں تو یہ 2017ء میں اسپیشل آرڈیننس کے تحت یہ پیسے ان کو دیئے گئے ہیں اور ان شاء اللہ یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ واپس کرے گا اور ان شاء اللہ جو اس کا مقصد ہے اس فنڈ کا، جس کے قائم کیا گیا ہے، اسی مقصد کے لئے یہ پیسے ان شاء اللہ استعمال ہوں گے۔ دوسرا جی، انہوں نے "کوٹو ہائیڈل پراجیکٹ" کے بارے میں بات کی جناب سپیکر، جس طرح میں نے پہلے گزارش کی اس ایوان میں کہ ہماری کوشش ہے کہ یہ جلد سے جلد Complete ہو اور اسی سال ان شاء اللہ اس کو ہم Complete کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور میں نے ڈیپارٹمنٹ کو پہلے ہی ہدایت دی ہے، ہم وہاں پہ انشاء اللہ وزٹ کریں گے۔ تو عنایت اللہ خان اور جتنے بھی وہاں کے لوکل ایم پی ایز ہیں، ان کو ہم On board لیں گے، ان کو میں ساتھ لے جا کے وہاں پہ ہم دیکھیں گے کہ جو کام رہتا ہے، انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد وہ Complete ہو۔ تیسری جو انہوں نے دو Sites کا ذکر کیا ہے جناب سپیکر، اس کے بارے میں میں ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیل لے لوں گا اور پھر ان شاء اللہ عنایت اللہ خان صاحب کو میں بتا دوں گا کہ اس میں کیا

ہو سکتا ہے یا کیا اس کا Progress ہے، اس کی Feasibility ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے؟ فی الحال اس کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے، ان شاءاللہ وہ میں ان کو وہ تفصیل بتادوں گا۔ جو ہمارے میر کلام خان نے بات کی ہے جی، تو مجھے تو اس بارے میں پتہ نہیں ہے، میں سلطان خان سے پوچھ لوں گا، جو بھی انہوں نے اس کے ساتھ Commitment کی ہے، ان شاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ اس کو پورا کیا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان، ٹھیک ہے جی، جواب ٹھیک ہو گیا ہے، Are you satisfied ?

جناب عنایت اللہ: وہ پیسے تو آپ نے ایشورنس دی ہے کہ جو فارسٹ والے پیسے وہ واپس آجائیں گے۔

جناب سپیکر: واپس آجائیں گے۔

جناب عنایت اللہ: آپ کوئی Time frame دے سکتے ہیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: (قہقہہ) نہیں ٹائم تو میں نہیں دے سکتا۔

جناب سپیکر: بس کو نسچنز آور ختم ہو گیا۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات: آج آپ نے نوٹس میں بات لائی ہے تو ان شاءاللہ واپس لیں گے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، کیا کہنا چاہتے ہیں؟

میاں نثار گل: سر، تاج محمد ترند تو ہمارے چھوٹے ہیں، اللہ اس کو خوش رکھے، لیکن ابھی بات ادھر ہو رہی ہے کہ مجھے ابھی پتہ نہیں ہے، میں معلوم کروں گا اور میں جب پہلے اٹھا تو میں نے یہی ضمنی سوال کیا تھا کہ (قطع کلامی) Just a minute, Sir, آپ مجھے تھوڑا موقع دیں گے جی۔ میں نے یہ ضمنی سوال کیا تھا کہ اگر ایک Portfolio ایک منسٹر کے ساتھ ایک دو سال کے لئے ہو تو کم از کم ہمیں پتہ ہو گا سر، میری ایک اور عرض ہے، آپ سے پہلے بھی کی تھی، وہ یہ کہ ہمارے کو نسچنز ہوتے ہیں، ہماری قرار دادیں ہوتی ہیں، ہمارے توجہ دلاؤ نوٹسز ہوتے ہیں لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ بعض ممبران پہ بہت مہربان ہے، آپ دیکھ رہے ہیں، سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن پہلے بھی ہم نے گلہ کیا تھا کہ آیا ہم ایوان اس لئے

آتے ہیں کہ دستخط کرلیں؟آپ میرا بزنس دیکھ لیں سر،آپ کے کمرے میں بھی آتاہوں،سیکرٹری صاحب کے پاس جاتاہوں،ڈپٹی سپیکر کے پاس بھی جاتاہوں لیکن مجھے وہ طریقہ بتایاجائے کہ کس طریقے سے اسمبلی بزنس آتاہے؟

جناب سپیکر: میں نے یہ کام آپ ہی کے سپرد کردیاہے،اس دن آپ کے چیمبر میں جاکے کہ آئندہ جو بھی اجلاس ہوگااس سے پہلے میرا اسٹاف بیٹھے گا،آپ کے ساتھ،آپ خود طے کریں کہ کس کے سوال لانے ہیں اور کس کی قرارداد لانی ہے اور کس کی جو چیز لانی ہے تاکہ اپوزیشن Decide کرکے ہمیں بھیج دے،پھر یہ ہمارے اوپر،ہمارے سیکرٹریٹ کے اوپر کوئسچن Raise نہیں ہوگااور یہ سب سے اچھا طریقہ ہوگا،ان شاءاللہ۔

Mian Nisar Gul: Thank you.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب شفیع اللہ خان صاحب آج کے لئے،جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب آج کے لئے،جناب لائق محمد خان صاحب آج کے لئے،جناب فضل حکیم خان صاحب آج کے لئے،حاجی انور حیات خان آج کے لئے،جناب نذیر عباسی صاحب آج کے لئے،میاں شرافت علی صاحب آج کے لئے،جناب قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے،محترمہ مومنہ باسط صاحبہ آج کے لئے،جناب عبدالکریم خان صاحب آج کے لئے،سردار یوسف زمان صاحب آج کے لئے،جناب انور زیب خان صاحب آج کے لئے،جناب آصف خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: میں ایک Announcement کرلوں،اس کے بعد کرلیں گے۔یہ جو یہاں پہ اجمل صاحب والا قصہ شروع ہوا تھاہاؤس میں،ایس ایچ او کی طرف سے بدتمیزی اور جو بھی،پھر ادھر آپ سب نے سیر حاصل بحث کی ہے،اس میں پولیس نے ہمیں ابتدائی رپورٹ بھیج دی ہے،گواہوں کے بیانات اور

یہ وہ ساراایک پروسیجر ہے سرکاری ملازم کو ہٹانے کا، میں اس فون نمبر پہ جو انہوں نے لکھا ہے، سی سی پی او آفس کا یہ لیٹر ہے After Fact Finding Inquiry، یعنی پہلے اس کی Fact Finding Inquiry ہوئی تھی جس میں اس کو Suspend کیا گیا تھا:

"The undersigned recommends that inspector Ibad Wazir, SHO, P.S Khazana is guilty of misconduct, as defined in Efficiency and Disciplinary Rules. He must be charge sheeted and proceeded against departmental under the Efficiency and Disciplinary Rules of Breach of Privilege of the Honourable Member of the Provincial Assembly for misconduct and misbehavior with police constable of Bajaur Police and for decolonization of duty discharge for the professional ethics and neglect of official norms.

توانہوں نے اس کو ایک قسم کا وہ تصور کر لیا ہے لیکن اس کی اب جو ایک قانونی انکوائری ہوتی ہے، کسی سرکاری ملازم کو ہٹانے کے لئے، وہ اب یہ شروع ہو چکی ہے۔جی، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ، سپیکر صاحب۔ نیشنل فنانس کمیشن آرٹیکل 160 کے نیچے سر، یہ قومی مالیاتی کمیشن جو کہلایا جاتا ہے، اس کے (b) 163 میں جو کہ Eighteenth Amendment میں بعد میں یہ امنڈمنٹ ہوئی ہے، میں ذرا تھوڑا سا پڑھ کے یہ سنانا چاہتا ہوں آپ کو:

"The Federal Minister and Provincial Finance Ministers shall monitor the implementation of the Award biannually and lay their reports before both Houses of Majlis-e-Shura (Parliament) and the Provincial Assemblies."

توجناب سپیکر، اس رپورٹ کو ٹیبل کرنا پڑتا ہے Biannually اس ہاؤس میں اور اس رپورٹ میں بہت اہم ڈیٹا ہوتا ہے، ہم نے بجٹ پیش کر لیا ہے، ابھی ہم 22-2021 کا بجٹ پیش کرنے جا رہے ہیں لیکن ہمارے پاس پچھلے سال کی دو رپورٹیں آنی چاہیئے تھیں جو کہ نہیں آئیں، اس میں ایف بی آر کی Collection ہوتی ہے، اس میں ہماری Excise duties کا پتہ چلتا ہے، اس میں ہماری رائیلٹی کا پتہ چلتا ہے، ہمیں اب کچھ پتہ نہیں ہوگا، جب اس سال جو ہم نے پچھلے سال بجٹ پیش کیا تھا، این ایف سی کے نیچے ہمارے صوبے کو کیا ملا، کیا نہیں ملا، ایف بی آر کی Collection کتنی تھی؟ یہ Constitutional obligation ہے پراونشل گورنمنٹ کی۔

جناب سپیکر: یہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر منسٹر نوٹ کر رہے ہیں، پھر اس کو دیکھ لیں جی، ڈسکس کریں فنانس والوں سے۔ ابھی ایڈجرنمنٹ موشن کی طرف ہم آتے ہیں اکرم درانی صاحب کی، لیکن ایک بڑی ضروری ریزولیوشن ہے، بلاول آفریدی صاحب، نہیں آپ کی ہے ناں، بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: نہیں سر، وہ میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تین پرسنٹ والی کس کی تھی؟ میر کلام کی تھی، وہ چونکہ بجٹ سے Related تو آپ Rules relax کروائیں اور ریزولیوشن Move کر دیں۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، گزارش یہ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: گزارش یہ ہے سر، یہ جو مسئلہ ہم لے کے آتے ہیں، یہ Constitutional obligation ہوتا ہے جس کو یہ ذمہ داری یہ پوری نہیں کر رہے ہوتے، کم از کم رولنگ پارٹی سے ہمیں کوئی Response تو آنا چاہیئے کہ بھئی ہم یہ کیا کر رہے ہیں؟ سر، میری ایک گزارش سن لیں، دو رپورٹیں آنی چاہئیں، یہ ہمیں دکھائیں، انہوں نے کسی کو کچھ لکھا؟ یہ رپورٹ کیوں نہیں آئی، دو رپورٹیں چھ چھ مہینے کی یہ ابھی تک کیوں نہیں ہیں، Constitution obligation ہے سر، مذاق نہیں ہے۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): وہ ریزولیوشن کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ تین پرسنٹ، جو کہ سندھ اور پنجاب نے یا بلوچستان نے دینا ہے این ایف سی میں فاٹا کے لئے، یہ اس سلسلے میں ہے، اس لئے میں یہ چونکہ Current تھا، بجٹ سے Related تھا، تب میں نے لیا ہے، یہ آپ اس کا جواب دیں جی، اپنا کنڈی صاحب کا۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے توانائی و برقیات): سر، بڑا Valid point ہے ان کا سر، منسٹر فنانس موجود نہیں ہے، تو ان سے کہہ کر ان شاءاللہ تعالیٰ ہم Assure کرائیں گے سر، یہ رپورٹیں جو ہیں ہاؤس میں آجائیں۔

Mr. Speaker: Okay. Mir Kalam Sahib, please.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ Rule 124 کو Under rule 240 relax کر کے تا کہ میں اپنی قرار داد پیش کر سکوں، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Rule 124 is suspended under rule 240. The motion before the House is that rule 124 under rule 240 may be suspended and allow the Member to present the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Yes, Mir Kalam Sahib, rule is relaxed.

قرارداد

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے رولنگ بھی دی تھی یہاں پہ اور قرار دادیں بند کی ہیں لیکن میں اس حوالے سے Related تھا بجٹ کے حوالے سے آپ نے لیا، تو جناب سپیکر، ضم شدہ اضلاع کے ساتھ جو سالانہ این ایف سی ایوارڈ دینے کا جو تین فیصد وعدہ کیا گیا تھا، وہ وعدہ آج تک پورا نہیں کیا گیا اور وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ سندھ، پنجاب اور بلوچستان حکومت ضم شدہ اضلاع کے تین فیصد این ایف سی ایوارڈ میں رکاوٹ بن رہی ہیں، خیبر پختونخوا اور وفاق ضم شدہ اضلاع کو تین فیصد این ایف سی ایوارڈ دینے کے لئے تیار ہیں لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ سندھ حکومت پنجاب اور بلوچستان حکومت کو ضم شدہ اضلاع کے سالانہ تین فیصد این ایف سی ایوارڈ دینے کے لئے راضی کرے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، ان کی ریزولیوشن ہے۔ (مداخلت)

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایک دفعہ تھا۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ تو کمٹمنٹ ہے اس کو پورا ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ ایک بات کر رہی ہیں بڑی اہم، آپ نعیمہ کشور صاحبہ، بات کر لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ایک چیز کہ این ایف سی سالانہ نہیں ہوتا، اس میں بار بار لکھا ہے کہ سالانہ تین پرسنٹ، تو این ایف سی سالانہ نہیں ہوتا، دوسرا کہ اس میں کمٹمنٹ کی گئی تھی پنجاب اور سندھ میں، تو یہ بات بھی غلط ہے، یہ مرکز نے کہا تھا کہ ہم این ایف سی سے دیں گے کہ کوئی صوبہ رکاوٹ بنا تو میری سمجھ میں تو نہیں آتا کہ این ایف سی Merger کے وقت یہ Merger میں کہاں پہ لکھا ہے کہ اس صوبے نے دینا ہے، اس صوبے نے دینا ہے، یہ تو این ایف سی میں دینا ہے اور آئین میں ہے، ہمارے آئین میں ہے کہ Eighteenth Amendment کے بعد کہ کسی بھی صوبے کا جو شئیر ہے وہ کم نہیں ہوگا، اس سے بڑھے گا، تو کسی صوبے کا شئیر ہم کم نہیں کر سکتے اور وہ بڑھائے گا، تو ہم اس پر قدغن نہیں لگا سکتے، یہ مرکز کا کام ہے، مرکز نے ہم سے کمٹمنٹ کی تھی کہ ہمیں این ایف سی کا تھری پرسنٹ دینگے اور سالانہ سو ارب دینگے، تو ہم بالکل ایگری ہیں قرارداد کے ساتھ لیکن اس کی Wording ٹھیک کریں کہ ہمیں این ایف سی کا جو مرکز نے وعدہ کیا ہے کہ ہمیں مرکز این ایف سی کا تھری پرسنٹ دے گا، ہمیں مرکز تھری پرسنٹ این ایف سی دے اور سالانہ جو ہم سے سو ارب کا وعدہ کیا گیا تھا وہ ہمیں دے۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، قرارداد کے مفہوم کے ساتھ ہم بھی ایگری ہیں لیکن میں تھوڑی سی اس میں وضاحت کرتا چلوں، یہ بڑا Important issue ہے، ہمیشہ یہ رولنگ پارٹی کی طرف سے یہ بات چیلنج ہوتی ہے، اس کو شاید موقع نہیں ملتا، یہ بات کو Confuse کرتے ہیں، یہ کہتے ہیں پنجاب دے رہا ہے، سندھ نہیں دے رہا، اور بار بار یہ ٹارگٹ کرتے ہیں، میں نے دو دفعہ فلور آف دی ہاؤس کہا، مجھے کوئی ایک ڈاکیومنٹ دکھا دیں جہاں پر لکھا ہو یا کمٹمنٹ ہو یا کوئی رولز ہوں، دیکھیں ہم زبانی باتیں نہیں کرینگے، ایک دوسرے پر الزام نہیں لگائیں گے، ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم Educate ہوں کہ کہاں پہ یہ کمٹمنٹ لکھی ہے کہ صوبے یہ پیسے دینگے؟ میری معلومات کے مطابق یہ فیڈرل نے دینا ہے، اس وقت Hundred billions تھا جو کہ دس سالوں کے لیے دینا تھا جو کہ One trillion بنتا ہے اور یہ تھری پرسنٹ تھا اس وقت اور اس چیز کو بھی بڑا کلیئر کریں، لوگ Hundred billion کہتے ہیں کیونکہ کل ہمارے ایف بی آر کی اگر Collection بڑھتی ہے تو وہ تھری پرسنٹ ہو سکتا ہے ڈیڑھ سو ارب ہو جائے، وہ تھری

پرسنٹ ہو سکتا ہے دو سو ارب ہو جائے کیونکہ جب آپ کے ایف بی آر کی Collection بڑھے گی تو آپ کی Percentage بھی بڑھے گی، تو اس کو سو بلین کے حساب سے Confuse نہ کریں۔ دوسرا حکومتی پارٹی ہمیں یہ ڈاکیومنٹس دے کیونکہ کئی دفعہ فنانس منسٹر نے کہا ہے، میں نے ان کو چیلنج کیا ہے، کوئی ڈاکیومنٹس دکھادے، میرے پاس Twenty-fifth Amendment کی رپورٹ ہے جس میں یہ چیز نہیں لکھی ہوئی ہے جو صوبے دینگے، فیڈرل اس کا پابند ہے اور یہ پیسے فیڈرل دیگا جو ہم آج مانگ رہے ہیں اس سے۔

جناب سپیکر: جی، میر کلام صاحب، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں صرف اس پوائنٹ کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کو ہم نے، مرکزی حکومت سے ہم نے سفارش کی ہے کہ وہ صوبوں کو اس امر کا پابند کرے، ہم یہ کہتے ہیں کہ مرکز نے دینا ہے لیکن ان کے ساتھ جو صوبے ہیں، یہاں پر ہمیں یہ بات آرہی ہوتی ہے جو کنڈی صاحب نے کہا کہ ہمیں یا سندھ نہیں دیتے یا بلوچستان یا پنجاب تو اس لیے ہم مرکزی حکومت سے سفارش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس طرح کریں، آگے چلتے ہیں، آگے ایجنڈا کافی رہتا ہے، اس میں آگے چلتے ہیں، اب آپ ایگری ہیں اس کے اوپر؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جی ہاں۔

جناب سپیکر: ایگری ہیں؟ (مداخلت) دیکھیں، سارے ہاتھ اٹھانا شروع ہو جاتے ہیں، پھر بس اسی سے ٹائم ضائع ہوتا ہے، ابھی پندرہ ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں اسی کے اوپر بات کرنے کے لئے، تو ایجنڈے کے اوپر آئیں، اپنے اس کے اوپر، بس ایک بندے کی ریزولیوشن تھی وہ گورنمنٹ نے بھی ایگری کر دی، دو تین بندے بول بھی گئے ہیں، بابک صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں اس پر۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب کو بات کرنے دیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، ہمارے صوبے کے بہت سارے ایسے ایشوز ہیں جن پر حکومت اور اپوزیشن ایک Page پر ہیں ااس قرارداد کا ہم خیر مقدم بھی کرتے ہیں اور اس کو سپورٹ بھی کرتے ہیں، ساتھ ساتھ ہم حکومت سے یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں، دیکھیں یہ Constitution ہے، خوشدل خان صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، بجٹ کو پیش ہونے اور پاس ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جو این ایف سی کا ایوارڈ ہے وہ جاری ہو۔ جناب سپیکر، دسواں این ایف سی ایوارڈ ابھی جاری نہیں ہوا ہے، ساتھ ساتھ جو Merged area کے حوالے سے بات ہوئی، میں احمد کو سپورٹ اس لئے کرتا ہوں جناب سپیکر، کہ این ایف سی ایوارڈ کا جاری ہونا، یعنی ہر نئے این ایف سی ایوارڈ میں صوبوں کا جو مالی شئیر ہے، اس میں اضافہ ہوگا، ظاہر ہے صوبوں کے مالی شئیر میں جب اضافہ ہوگا، ہمارے صوبہ کو فائدہ ہوگا جناب سپیکر، تو ابھی مرکزی بجٹ تیار ہو رہا ہے، سب Collectively ایک آواز ہو کر ہم سب کو اپنی، دیکھیں اگر میں جناب سپیکر، بجلی کی بات کرلوں تو یہ معنی نہیں رکھتا کہ مرکزی حکومت ہمیں نہیں دے رہی ہے، چونکہ ماہانہ طور پر ہم جتنے بھی ملکی Consumers ہیں وہ تو ہم بل جمع کرتے ہیں، اب سالانہ اگر ہم یہ چیز مانگ رہے ہیں اور مرکز انکاری ہے تو وہ تو ہمارے پیسوں سے اپنے وسائل کو یا اپنے مسائل کو حل کر رہے ہیں جناب سپیکر، تو یہ بڑا اہم ہے، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان بہت سارے مسائل میں اپوزیشن اور حکومت کے درمیان کوئی اختلاف ہو، لہذا ہم ساری اسمبلی یک آواز ہو کر اپنے صوبے، بالکل Scoring نہیں کرینگے، جو بات حکومت کو بری لگتی ہے، بالکل ہم نہیں کرینگے لیکن ہمیں یک آواز ضرور ہونا چاہیئے تاکہ یہ صوبہ مالی طور پر جو دیوالگی کا شکار ہے جناب سپیکر، جس سے نکلنا ہوگا، تو یہ بڑا ضروری ہے جناب سپیکر، اور میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے کہ آپ بھی اپنی رولنگ دے دیں تاکہ ہمارے واجبات جو ہیں یا جو آئینی تقاضے ہیں جناب سپیکر، یہ پورے ہوں۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میر کلام صاحب کی تو جو ریزولیوشن ہے اس سے پوری طرح ہم اتفاق کرتے ہیں، بابک صاحب نے بھی جو بات کی ہے میں ان سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں، این ایف سی ایوارڈ کا میں سمجھتا ہوں جتنا فائدہ پختونخوا

کو ہے، چونکہ سب سے زیادہ آبادی ہماری بڑھی ہے Census میں،اتناکسی اور صوبے کی نہیں اور اس کے لئے ہمارے Finance and Chief Minister are fighting for it. جو بھی وہ طریقہ کار ہوتا ہے، ہم اپنااس کے اوپر پورا زور لگا رہے ہیں اور چاہیں گے کہ اپوزیشن کی بھی ہمیں اس میں ساتھ ضرورت ہو گی۔ کنڈی صاحب سے جناب سپیکر، تھوڑا سا Disagree کرتا ہوں، کنڈی صاحب پیپلز پارٹی کی جان چھڑا رہے ہیں، یہاں جان نہیں چھوٹے گی، یہ جو Merged districtsکا فیصلہ ہوا تھا جناب سپیکر، یہ پاکستان کی تمام پارٹیز نے، ایک دو کو چھوڑ کر تمام پارٹیز نے مل کر یہ تہیہ کیا تھا کہ ان کو Merge کیا جائیگااور یہ پورا پاکستان، صرف مرکز ایک قربانی نہیں دے گا، اس میں صوبے بھی قربانی دینگے اور مرکز بھی اپنے شیئر کی قربانی دیگا، یہ کمٹمنٹ ہے پاکستان پیپلز پارٹی کی جو میں سمجھتا ہوں کنڈی صاحب کو یاد کرانی چاہیئے، بلاول بھٹو زرداری کو، کہ بھئی آپ بار بار ادھر آتے ہیں، Merged Districts کی باتیں کرتے ہیں، یہ ابھی نگہت بی بی نے اپنی تقریر میں کہا تھا، روڈز بن رہے ہیں اور یہ جی، وہ تو انشاءاللہ 2023 میں پتہ چلے گا کہ کس نے روڈز بنائے ہیں اور کس نے کیا کیا ہے؟ لیکن اس وقت جو ضرورت ہے، ضرورت ہمیں یہ ہے کہ سندھ سب سے آگے Step forward کرے، کے پی کے Step forward کر چکا ہے، سندھ ابھی اپنا پاؤں آگے کرے اور کہے جی کہ سب سے پہلے میں اپنا تین پرسنٹ دے رہا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are…

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر، ایک تو امنڈمنٹ ہے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیا امنڈمنٹ؟ جی عنایت صاحب، عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> دیکھیں جناب سپیکر صاحب، ایک تو یہ انتہائی Important ہے، ظاہر ہے Erstwhile FATA کے حوالے سے کوئی ریزولیوشن پاس ہو گی تو یہ ایسے اندھیرے میں پاس نہیں ہو گی، اس میں ساری چیزیں کلیئر ہو نگی۔ میں کنڈی صاحب سے ایگری نہیں کرتا، وہ جو کہتے ہیں کہ یہ جو One thousand کا جو کہا تھا One thousand billion ہیں Hundred millions billions, three percent NFC کے علاوہ ہے اور وہ سپیشل پیکج ہے اور وہ آپ کی اے ڈی پی کے

اندر صوبائی اے ڈی پی کے اندر پچھلے تین سالوں اور وہ آپ کی اے ڈی پی کے اندر صوبائی اے ڈی پی کے اندر پچھلے تین سالوں سے Reflect ہو رہا ہے لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ وہ خرچ نہیں ہو رہا ہے، یہ الگ ایشو ہے وہ Continue آرہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو Erstwhile FATA ہے وہ جب کے پی کے اندر Merge ہوا ہے تو اس کی آبادی کے ساتھ کے پی کی آبادی بڑھ گئی ہے، تو جو آبادی کی بنیاد پر ہمارا شئیر بنتا ہے وہ شئیر بڑھ گیا ہے، وہ شئیر ہمیں نہیں مل رہا ہے، یہ دوسری بات ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ، نہیں ایوارڈ آپ کو آبادی کی بنیاد پر Calculation کرنی چاہیئے، اب تو کے پی کا پہلے Twenty million تھا اور اب Thirty million تک پہنچ گیا ہے، تو آپ Twenty two million پر جب پہنچ جاتے ہیں تو آپ کی Calculation thirty million پر ہو گی جو آپ کے ساتھ Erstwhile FATA کی آبادی شامل ہو گئی ہے تو اسی کی بنیاد پر آپ Calculation کرینگے، اس لئے ریزولیوشن کے اندر ایک یہ بات شامل کرنی چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو تھری پرسنٹ ہے وہ کمٹمنٹ ہے، سرتاج عزیز کمیشن کی Recommendations کی اور ظاہر ہے جواب این ایف سی کی تھری پرسنٹ دینگے تو کوئی ایک صوبہ تو نہیں دے گا ناں، وہ جو پورا Pool ہے وہ Pool سے جائیگا، اب Pool کے اندر جب پیسے تقسیم ہوتے ہیں تو وہ سارے صوبوں کا Pool ہوتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں سارے صوبوں کی Contribution ہو گی لیکن یہ تین چیزیں میں سمجھتا ہوں الگ الگ ہیں، Hundred billion کا Yearly جو حکومت نے وعدہ کیا تھا وہ الگ ہے جو ہماری آبادی کا Cumulative effect بنتا ہے Erstwhile FATA کی Merger کے بعد اور 2017 کے Census کے بعد یہ این ایف سی ایوارڈ کا محتاج نہیں ہے، این ایف سی ایوارڈ تو کھی ہو گا، یہ دونوں چیزیں Three percent of the NFC plus یہ جو ہماری آبادی بڑھ گئی ہے اور ان کے ہمارے ساتھ Merge ہو گئے ہیں تو اس لئے ریزولیوشن کے اندر یہ تین امنڈ منٹس کر کے شامل کر دی جائیں کہ یہ چیزیں جو ہیں، تاکہ Clarity ہو ریزولیوشن کے اندر، تب ہی یہ ریزولیوشن جو ہے With these amendments پاس کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکبر ایوب صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): یہ بڑا اہم ایشو ہے جناب سپیکر، یہ جب فیصلہ ہورہا تھا اس وقت ایک Decision ہوا تھا، سارے صوبوں نے مل کر کیا تھا کہ جو این ایف سی میں جو شئیر بنتا ہے، تھری پرسنٹ کے حساب سے، اس سے یہ سو بلین روپے بنتے تھے، جو عنایت صاحب کہہ رہے ہیں اس طرح نہیں ہے، جو شئیر بنتا تھا، یہ کمٹمنٹ ہوئی تھی کہ جی سارے صوبے مل کر یہ دینگے لیکن اب ہوا کیا ہے؟ اب جناب سپیکر، جب Merger ہوا Merger کے بعد سارے صوبے ایک طرف ہو گئے، اب صرف کے پی کو وفاق جو ہے وہ شئیر دے رہا ہے، اب ہم نے کیا کرنا ہے؟ ہم نے یہ کرنا ہے جناب سپیکر، کہ چونکہ کے پی کا جو شئیر ہے وہ پرانی آبادی پاپولیشن بھی وہی، ایریا بھی وہی، اب میرے خیال سے ہمیں اگر یہ کرنا ہے، مستقل اس کا حل نکالنا ہے جناب سپیکر، اور ہم نکالیں گے کہ جو اس وقت ہمارے ساتھ Erstwhile FATA وہ کے پی کا حصہ ہے، اب یہ سارا ایک کے پی ہے، تو میرے خیال سے اس کو Revise ہونا چاہیئے، جو شئیر ہے خیبر پختونخوا کا، کیونکہ اس وقت ہمیں پرانے حساب سے جو پیسہ مل رہا ہے وہ ہم اپنا شئیر ادا کر رہے ہیں، اگر یہ Revise چلا جائے این ایف سی کے اندر کہ جو فاٹا تھا وہ اب Merger ہوا ہے، اب اس کی آبادی خیبر پختونخوا کی ہے، پاپولیشن، اس کا ایریا کیا ہے، اگر یہ ہو جائے جناب سپیکر، تو مسئلہ حل ہو جائے گا، اور اسی کی طرف ان شاءاللہ تعالیٰ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ این ایف سی کا جو شئیر ہے یہ Revise ہو جائے خیبر پختونخوا کا تو یہ مسئلے کا حل نکل آئیگا، یہ کہہ رہے ہیں کہ کمٹمنٹ نہیں، بالکل کمٹمنٹ ہوئی ہے، یہ بالکل وہاں، وہ جو کہ Merge ہو رہا تھا، فاٹا کا Merger-----

جناب سپیکر: اس ریزولوشن کے اوپر بات کریں کہ اس کو پاس کریں یا نہ کریں، کوئی Changes کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، جو فاٹا کا Merger ہوا ہے وہ سب کے Consensus سے ہوا ہے، سوائے ایک دو جماعتوں کے باقی تو سب نے Consensus کیا تھا اور یہی فیصلہ ہوا تھا کہ ان کی ڈیویلپمنٹ کے لئے Hundred millions جائینگے، جو اس وقت تھری پرسنٹ کے حساب سے لگایا گیا تھا، بعد میں وہ کمٹمنٹ نہیں پوری کر رہے ہیں تو اب میرے خیال سے ہمیں اس پر جانا چاہیئے کہ ہمیں جو این ایف سی شئیر ہے ہمارا وہ Revise ہو جائے۔

جناب سپیکر: اس ریزولیوشن کا کیا ہے، اس سے آپ ایگری کرتے ہیں یا کچھ تبدیلی لاتے ہیں؟

وزیر محنت و افرادی قوت: میرے خیال سے اگر یہ تھوڑی سی امنڈمنٹ کرلیں، تھوڑی سی امنڈمنٹ کرلیں کہ جی خیبر پختونخوا چونکہ اب فاٹا اس کا حصہ بن چکا، تو یہ Revise کرلیں۔

جناب سپیکر: آپ میر کلام صاحب، اس کے ساتھ بیٹھ جائیں، بیٹھ کر، پھر درانی صاحب کی یہ ختم ہو ایڈ جرنمنٹ موشن، اس کے بعد نئی ریزولیوشن لے آئیں، بیٹھ کر مشورہ کرلیں اپوزیشن کے ساتھ اور سب کے ساتھ دوبارہ۔ جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: آپ اگر یہ کہیں کہ The resolution is passed with amendments تو یہ جو پوائنٹس میں نے کہے ہیں وہ Incorporate کرینگے۔ دیکھیں اس میں کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ Erstwhile FATA کے Merger کے بعد اور آبادی میں اضافے کے بعد ہمارا شئیر Revisit اور Recalculate کریں، ایک یہ۔ دوسرا یہ کہ این ایف سی کے اندر جو Three percent over and above ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے وہ بھی سرتاج عزیز کمیشن کی Recommendation ہے اس کو بھی Honor کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس ڈیبیٹ کو ختم کرتے ہیں، اپوزیشن اور گورنمنٹ بیٹھ کر آپ کے ساتھ اس کو Redraft کرلیں اور دوبارہ اس کو لے آئیں۔ میں آگے چلتا ہوں، آپس میں آپ بیٹھیں ناں، ابھی مجھے آگے چلنے دیں۔ آئٹم نمبر 6۔

Mr. Mir Kalam Khan: Point of Order.
Mr. Speaker: No Point of Order, if there is some,
کانسٹی ٹیوشن کی بات ہو رہی ہے تو کریں، حلقے کی بات ہے تو پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہوگی۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Duranni, to please move his adjournment motion No. 294, in the House.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے صوبہ بھر میں کورونا ایس او پیز کی آڑ میں صوبے کے عوام، تاجر، ٹرانسپورٹر اور کاروباری طبقے کو بے جا جرمانہ اور گرفتاری جاری کی ہوئی ہے۔

اس کے نتیجے میں صوبے کے عوام انتہائی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں جس میں دکاندار اور عوام کو ماسک نہ پہننے کی خلاف ورزی اور دوسری چھوٹی غلطیوں کی وجہ سے بھاری جرمانے اور پولیس کی طرف سے ناروا سلوک کیا جارہا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں گے؟

قائد حزب اختلاف: جی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ایک اہم مسئلہ ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پر معیشت مکمل طور پہ بیٹھ گئی ہے اور ہمارا جو تاجر طبقہ ہے یا کاروباری لوگ ہیں، وہ بیچارے کورونا کی آڑ میں کبھی دکانیں بند، کبھی مارکیٹیں، کبھی ہوٹل، تو اس پہ وہاں پر اس طریقے سے پہلے وہ ایف سی آر بدنام ہوا ہے کہ فاٹا میں جس کو وہ پکڑتے تھے تو پھر کوئی نہ کوئی چیز نکال کے اس کو اندر کر لیتے تھے اور ایف سی آر اتنا غلط نہیں تھا لیکن وہاں پر اس کو استعمال کرنے والے جو تھے وہ اس کو غلط استعمال کرتے ہیں۔ ابھی ہماری جو ایڈمنسٹریشن ہے وہ جس کو بھی چاہے کہ ہم نے اس کو تھوڑا سا کھینچنا ہے، اس کی زبان بند کرنی ہے تو پھر ایس او پیز ایسی چیز ہے کہ اس میں ہم نے پکڑ لیا، ماسک بھی نہیں پہنا اور دکان میں اس کے ساتھ پانچ چھ لوگ دس لوگ موجود تھے جو کہ ہم نے کہا ہے کہ ایک ایک قطار میں جائے گا، لہذا مجبوری ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مجبوری ہے حکومت کی اور کورونا کے لئے اعتدال لازمی تھا کہ اس میں ہم لوگوں کو فاصلہ بھی دیں، لوگوں کو Awareness بھی دیں، بڑی اچھی باتیں ہیں لیکن اس کی آڑ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ انتہائی تکلیف دہ ہے اور باقی جو ہے لوگ تنگ آچکے ہیں احتجاجوں سے اور اسی ایس او پیز کی مد میں پھر اس کو زیادہ تر جرمانے بھی کرنا پڑتے ہیں، تو ایک تو میں نے سوال بھی اس پہ جمع کیا کہ ابھی تک کتنے لوگوں کو اس پہ جرمانہ ہوا ہے؟ وہ تو آئے گا لیکن میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر اسمبلی کی طرف سے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن پورے صوبے کو آپ ایک رولنگ دے دیں کہ اس کا جو ناجائز استعمال ہے اور تاجروں کے ساتھ، کاروباری لوگوں کے ساتھ جو طریقہ اپنایا گیا ہے، لہذا اس سے اور بھی معیشت خراب ہو جائے گی اور اس میں پھر وہ جلدی کرتے ہیں اور جلدی میں آپ کو ایک دو مثالیں دیتا ہوں کہ اس میں پھر بہت زیادہ کرپشن سامنے آجاتی ہے کورونا وباء کی خریداری کے لئے

اوپر لیول سے نیچے تک جو کرپشن ہے اور اس کے لئے جو سامان کی خریداری ہو رہی ہے، میں آپ کو ایک ٹینڈر کی مثال دے رہا ہوں جو ڈی جی ہیلتھ کی طرف سے ہے کہ 5 اپریل کو ایک ٹینڈر ہوا، سپلائی آرڈر 6 تاریخ کو فوراً ہوا اور ڈی جی ہیلتھ کے Official WhatsApp group پہ 8 اپریل کو اعلان بھی کیا کہ 8 سے کرتے ہیں، یہاں پر نکلا ہے، Financial bids کی Opening کا، ابھی Opening کا وہ 8 سے کرتے ہیں، یہاں پر نکلا ہے، ٹینڈر جمع 5 پہ اور 6 پہ انہوں نے پھر لوگوں کو آرڈرز بھی جمع کئے ہیں، اس طرح جی مختلف چیزوں میں جو کہ کافی زیادہ اخراجات ہوئے ہیں اور خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس بنوں کو اس بنیاد پر لگایا جاتا ہے جو کہ مختلف ہسپتالوں جیسا پشاور انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں ہے اور ہسپتال انتظامیہ نے کمپنی کو ایک کروڑ چوبیس لاکھ ادا کرنے ہیں اور یہ باہر جو مارکیٹ ہے، اس میں اس کی قیمت ہے بیس لاکھ روپے، تو لہذا سپیکر صاحب، کچھ چیزیں اس طرح ہیں کہ مجبوری بھی ہے، حکومت کو بھی ہم جانتے ہیں، کورونا ہے وباء ہے لیکن اسی آڑ میں وہاں پر جو ذمہ دار لوگ ہیں اور اس طریقے سے پھر وہ اپنی کرپشن کرتے ہیں تو لہذا کورونا پہ سب ہمارے ممبرانوں نے بات بھی کی تھی، میں اس پہ زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا، اگر آپ ہیلتھ سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ ساری چیزیں بھیجیں، جو ادویات ہیں، ایک مریض پہ کتنا خرچ آیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ پچیس لاکھ آتا ہے، Ventilators جو ہیں اس کی خریداری میں بہت زیادہ گھپلے ہوئے ہیں، تو یہ ساری چیزیں اگر گورنمنٹ اس کی شفافیت واقعی چاہتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ کورونا پہ چونکہ چیف جسٹس صاحب نے بھی اس پہ Observation دیا ہے، آپ کے سامنے ہے کہ اس میں بے انتہا کرپشن ہوئی ہے، تو میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ جتنی چیزیں بھی ہیں، اس میں سے اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو یہ چلا جائے اور وہاں پر Thoroughly ہم دیکھیں کہ کس ہسپتال نے کتنا سامان خریدا ہے، کتنے مریضوں پہ کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟ تو پلیز یہ ساری چیزیں اس میں شامل ہوں، باقی گورنمنٹ کی طرف سے مجھے جو کوئی جواب دے دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ابھی درانی صاحب، جو اس کی سٹیج ہے نا وہ ایڈمیشن کی سٹیج ہے کہ اس کو آج ہم نے Admit کرنا ہے، پھر اس پہ ڈیبیٹ ہونی ہے اور جب ڈیبیٹ ہو گی تو پھر اس کے بعد کسی جگہ بھی بھیج

سکتے ہیں، اس کے بعد جی، اب یہ اس کی ایڈمیشن ہے، اس کے اوپر آپ جواب دیں گے۔ جی، شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر، کورونا ایک عالمی وباء ہے اور اس کی تیسری لہر انتہائی خطرناک ہے، ہمارے پاس کورونا سے بچنے کا واحد ذریعہ احتیاطی تدابیر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ابھی ڈیبیٹ نہیں ہے اس کے اوپر، اس میں۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: آپ تو اس پہ بحث کر رہے ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ: نہیں، ہم بحث نہیں کرتے، ہم جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو ایڈمٹ کرنا ہے پھر جب ڈیبیٹ ہو گی نا اس کے اوپر تو کوئی بھی حصہ لے سکتا ہے، آج ڈیبیٹ نہیں ہے اس میں، تو وہ آپ تشریف رکھیں، منور خان صاحب۔۔۔۔۔

وزیر ٹرانسپورٹ: ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتے، اگر ہمارا سننا پسند نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: قانون یہ ہے کہ ابھی آج اس کی ایڈمیشن ہونی ہے اور اس کے بعد جب Admit ہو جاتی ہے نا، پھر اس پہ آپ بات کر سکتے ہیں۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): اس منسٹر نے حکومت کی بات کی، اس کی تفصیلات بتائیں، اگر وہ نہیں ہے قانون میں تو پھر وہ بھی بات کر لیں، اگر وہ قانون میں ہے تو پھر ان کا بھی حق ہے۔ (قطع کلامی) منور خان صاحب، آپ ایسے اسمبلی کو Dictate نہیں کر سکتے، آپ ہمیں نہیں بتا سکتے کہ یہ قانون ہے، اگر قانون ہے تو آپ پہ بھی Applicable ہے۔ مسٹر سپیکر، Level playing field آپ دیں گے اس ہاؤس کو، (قطع کلامی) آپ بڑے ایل ایل ایم ہیں، آپ پھر ادھر بات کریں، اس وقت رولز آف بزنس کی بات کریں، منور خان صاحب، آپ Dictate نہیں کر سکتے اس ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں کامران، منور خان صاحب، آپ میری بات سنیں، منور خان صاحب، ایک منٹ، کامران صاحب! اس پر آج اگر کوئی بات کر سکتا ہے صرف اس کی Admissibility کے اوپر بات ہو سکتی ہے کہ یہ ایڈمٹ ہونی چاہیئے یا، میری بات سن لیں، رولز کی میں بات کر رہا ہوں، اگر ویسے ممبر اپنے

ساتھ چودہ ممبرز کھڑے کرلیں تو وہ خود بخود ہی Admit ہو جاتی ہے، (تالیاں) Otherwise normally جو Norms ہیں ہماری اس اسمبلی کے، منسٹر Agree کر لیتے ہیں وہ ایڈمٹ ہو جاتی ہے For detailed discussion، پھر جب اس ایجنڈے پہ آئے گی تو اس کے اوپر ڈسکشن ہو گی، پھر ہاؤس کی مرضی ہے، آپ کمیٹی کو بھیجیں نہ بھیجیں، یہ بات ہے۔ جی۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: سپیکر صاحب، آپ موقع دیں، ہم لوگ یہاں پہ ایک Institution میں یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پہ ایسے نہیں ہو سکتا کہ کسی کے لئے ایک Rule کسی کے لئے دوسرا Rule آپ نے مسٹر سپیکر، Level playing field دینا ہے، اگر وہاں پہ ایڈجرمنٹ موشن صرف Present ہوتی جو یہ Written ہے تو پھر ہم کہہ دیتے کہ Admissible ہے یا نہیں ہے؟ اس پہ ہم ووٹنگ کرتے، اگر آپ نے ان کو جو آنریبل ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب ہیں، انہوں نے جو پڑھی اور پھر اس کے بعد تفصیلات بتائیں، مثالیں دیں تو پھر اس کے بعد حق یہ ہے، جو منور خان صاحب بات کر رہے ہیں وہ اگر اس وقت یہ بات کرتے جب جو ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب، کیونکہ یہ ہاؤس سب کا ہے، یہ ایسے نہیں ہے سپیکر صاحب، کہ آپ ادھر کے لئے ایک Rule رکھیں اور ادھر کے لئے دوسرا Rule رکھیں، آپ نے Rule رکھنا ہے سب کے لئے برابر یا جو روایت ہے وہ سب کے لئے برابر ہو گی۔ شاہ محمد وزیر صاحب بھی ممبر صوبائی اسمبلی ہیں، میں بھی ہوں، اکرم درانی صاحب بھی ہیں، ہم سب کے لئے ایک Rule ہو گا، ایک قسم کا Level playing field ہو گا یہی ہمیں شکوہ ہے آپ سے مسٹر سپیکر، کہ آپ جو ہیں اس طرح کے جو Democratic decisions ہیں وہ آپ One sided لیتے ہیں، مہربانی کریں مسٹر سپیکر، ادھر بھی ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، ادھر بھی مینڈیٹ لے کر آئے ہوئے ہیں، آپ نے ان کا احترام رکھنا ہے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت افرادی قوت): جناب سپیکر، اس پہ اگر بحث بھی ہو جائے ہمیں اس سے کوئی خوف نہیں ہے لیکن چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ وزیر خزانہ بجٹ سازی میں مصروف ہیں اور وہ وزیر صحت بھی ہیں، میری گزارش صرف یہ ہے جناب سپیکر، کہ اس بجٹ کے بعد ایک سیشن رکھ لیں، سب

سے پہلے تو یہ ہے کہ دیکھیں کورونا سب مانتے ہیں کہ وباء تھی اور ایمرجنسی ڈکلیئر تھی، جب ایمرجنسی ڈکلیئر ہو تو اس پہ جناب سپیکر، یہ ساری چیزیں ختم ہو جاتی ہیں کہ آپ کسی Formalities کو پورا کریں، یہ پہلے طے ہونا چاہیئے، جب ایمرجنسی ہوتی ہے، اس وقت صورتحال کیا تھی؟ صورتحال تو یہ تھی کہ باہر کے ملکوں میں لوگ سڑکوں پہ مر رہے تھے، گلیوں میں مر رہے تھے، ہم چاہتے تھے کہ اپنے لوگوں کو بچائیں، اس وقت ایمرجنسی نافذ کر کے تمام Codal formalities ختم کر دی گئیں، وہ جو خریداری کی گئی، میرے خیال سے یہ تھا کہ آج تو Appreciate کرنا چاہیئے تھا اس صوبے کو کہ اتنی بڑی وباء کا سامنا کیا اور اللہ نے اب بہت بڑی خیریت کی، یہ چیز ڈسکس کرنی چاہیئے تھی، اب یہ کہ کرپشن کی بات کر رہے ہیں، کوئی Specific چیز لے کر لائیں، صرف اسمبلی میں یہ نہیں ہو سکتا کہ میں کہوں گا کہ جی کرپشن ہوئی، تو آئیں اس پہ بحث کریں، کوئی ٹھوس چیز ہو کہ کہاں کرپشن ہوئی ہے، کیا ہوا ہے؟ وہ وزیر صاحب آجائیں، وہ بھی ان کو مطمئن کر دیں گے۔ دوسرا، جو ایس اوپیز کی بات کی جناب سپیکر، اگر آپ کو پتہ ہے کہ ایس اوپیز پہ عمل درآمد نہ کرایا جاتا تو کیا صورتحال تھی، یہ وہ صوبہ ہے جو Twenty seven percent سے لے کر Forty one percent پہ پہنچ گیا تھا، تو کیا ہم سختی نہ کرتے، تو سختی تو عوام کے لئے ہوئی نا، اس پہ کہاں کرپشن کہاں وہ، اس طرح کی چیزوں کو میرے خیال سے تھوڑا سا سنبھل کے بات کرنی چاہیئے جناب سپیکر، ہم ان کی عزت کرتے ہیں، ہمارے بڑے ہیں، اپوزیشن لیڈر ہیں، اپوزیشن لیڈر کو وہ بات کرنی چاہیئے جو سوچ سمجھ کے اور اسمبلی کے لئے تاکہ ایک ریکارڈ پہ موجود رہے۔ انہوں نے بات کی ہے، میں ان سے گزارش کروں گا جناب سپیکر، کہ ایک سیشن ہم بنالیں گے اس کے لئے جو ابھی تک جتنا پیسہ خرچ ہوا، جو کورونا ویکسین سے لے کے کورونا کے دوران جتنا بھی پیسہ خرچ ہوا، ہم باقاعدہ بریفنگ دینے کے لئے تیار ہیں، تمام اسمبلی کو ہم بریفنگ دے دیں گے، اگر اس میں کوئی کرپشن کا عنصر نظر آئے تو جناب سپیکر، ہم حاضر ہیں، ہم تو کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتے، تو ایسے ہیں اس کو ویسے کیونکہ لوگ باہر دیکھ رہے ہیں، سن رہے ہیں، اتنی بڑی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو پھر میں رولز کے مطابق چلتا ہوں۔

وزیر محنت افرادی قوت: جناب سپیکر، اتنی بڑی کوشش ہوئی ہے، اتنی بڑی کوشش ہوئی ہے، لوگوں نے ڈیوٹیاں دی ہیں، اس میں ڈاکٹرز، اس میں ہمارے جو طب سے وابستہ اور لوگ ہیں، نرسز ہیں، پیرامیڈکس ہیں، ڈاکٹرز ہیں، پولیس ہے، سب نے اپنی ڈیوٹیاں دی ہیں، تو میرے خیال سے اس سٹیج پہ اس طرح کی باتیں کرنا کہ کرپشن ہوئی ہے، یہ میرے خیال سے جائز نہیں ہے جناب سپیکر۔

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سلطان خان صاحب۔

(تالیاں)

نکتہ اعتراض

جناب سلطان محمد خان: سر، میں تو پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن جو Desk thumbing آج ہوئی ہے تو یہ بات کسی کے خلاف تو جائے گی، تو میرے خیال میں سر، پھر میں نہیں کرتا کیونکہ وہ کہیں گے، ہم نے ڈسکس بجائے ہیں اور آپ نے بات ایسی کر دی ہے۔ (تالیاں) سر، میں صرف پوائنٹ آف آرڈر چونکہ ایک طریقہ کار ہے کہ اس اسمبلی کے اندر رولز کی کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا جاسکتا ہے۔ سر، میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے اس کا ہمارے جو رولز آف بزنس ہیں جی، اس میں پروسیجر، وہ اگر 71(c) دیکھ لیں سر، ایک تو سر، یہ ہے کہ اس میں یہ نہیں ہے کہ اس میں یہ Accept ہو گی یا نہیں ہو گی، اگر چودہ لوگ اٹھ کھڑے ہونگے تو وہ خود بخود سر، Accept ہو گی لیکن جناب سپیکر، 71(c) جو میں As a Member point out کرنا چاہ رہا ہوں، وہ ہے "Restriction on right to make adjournment motions" تو (c) میں ہے سر،

"The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session;"

تو میرے خیال میں سر، یہ کورونا تو میرے علم کے مطابق دو یا تین مرتبہ اسی سیشن کے دوران ڈسکس ہوا ہے، تو میں حیران اس لئے بھی ہوں کہ سیکرٹریٹ کو جب یہ یہاں پر فلور پہ لایا جارہا تھا تو میرے خیال میں یہ 71(c) کم از کم دیکھنی چاہیئے تھی سر، میں پوائنٹ آؤٹ کر رہا ہوں، Being a Speaker, Sir یہ

آپ کی صوابدید ہے کہ آپ اس کے اوپر رولنگ دیں لیکن کم از کم جو ایشو ایک دفعہ ڈسکس ہوا ہو اسی سیشن میں تو اس کے بارے میں ایڈ جرنمنٹ موشن نہیں آسکتی ہے، سر۔۔

جناب سپیکر: اس سیشن میں ڈسکس نہیں ہوا Covid پہلے اس سیشن میں، اس سیشن میں سلطان خان ڈسکس نہیں ہوا، اب اس کا طریقہ یہ ہے کہ میں ووٹ کے لیے Put کروں گا، اس کے بعد نہیں تو وہ اپنے چودہ بندے کھڑے کریں گے پھر After that ایڈمنٹ کر لوں۔

تحریک التواء کا مفصل بحث کے لئے منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Okay, the question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member, may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against may say 'No'.

جو ایڈ جرنمنٹ موشن کے حق میں ہیں وہ اپنی سیٹس پہ کھڑے ہو جائیں۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: تیس(30)لوگ وہ اس کے حق میں ہیں۔

(تالیاں)

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: The adjournment motion is admitted for detail discussion, Waqar Ahmad Khan Sahib to please move his call attention notice no 1766 in the House

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ صنعت و حرفت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اس وقت پاکستان میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور اس پارٹی نے لوگوں کو انصاف دلانے کی بنیاد پر ووٹ لیا تھا لیکن بد قسمتی سے یہاں اب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے جناب سپیکر، اور یہ ایسے کہ میرے حلقہ نیابت کے دکانداروں جن کے نام اس میں درج ہیں، نومبر

2020 میں سرکاری چینی کے حصول کیلئے قانونی طریقے سے کروڑوں روپے جمع کئے اور دو دن کے بعد بتایا گیا کہ آپ کا آرڈر کینسل ہو چکا ہے اور رقم دو ہفتے میں واپس مل جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب، چھوٹے کاروباری لوگ گروپ کی شکل میں سرمایہ اکٹھا کر کے کاروبار کرتے ہیں اور اگر ان کے ساتھ اس قسم کا ظلم ہوتا رہا تو آخر یہ حکومت عوام کو کس حد تک نچوڑنا چاہتی ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ ڈائریکٹر فوڈ حکومت خیبر پختونخوا یہ معاملہ ایمر جنسی بنیادوں پر حکومت پنجاب کے ساتھ اٹھائیں اور غریب اور چھوٹے کاروباری لوگوں کو مزید نچوڑنا بند کر دیں۔

جناب سپیکر صاحب، بڑے افسوس کی بات ہے، 13 نومبر کو میرے حلقہ نیابت کے لوگوں نے ڈی سی صاحب اور اے سی صاحب اور وہاں ڈی ایف سی صاحب کے حکم پہ حکومت پنجاب کو چینی کیلئے پیسہ جمع کئے تھے جناب سپیکر صاحب، لیکن بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ آرڈر انہوں نے کینسل کیا ہے اور ابھی تک آٹھ مہینے گزر گئے ہیں جناب سپیکر صاحب، ان بیچارے لوگوں کے جوتے پھٹ گئے ہیں سرکاری دفتروں کے چکر لگاتے ہوئے، ایک طرف Covid نے یہ حال کیا ہوا ہے، Covid کی وجہ سے تاجر برادری بڑی مشکل سے اپنا گزارہ کر رہی ہے اور دوسری طرف جناب سپیکر صاحب، حکومت نے پیسے لیکر اس پہ قبضہ کیا ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آٹھ مہینے اگر پیسے، کروڑوں روپے چھوٹے چھوٹے تاجر ہیں جناب سپیکر صاحب، وہ بیچارے اپنے بچوں کیلئے رزق کمانا چاہتے ہیں اور رزق کمانے کے چکر میں ان کے کروڑوں روپے آٹھ مہینے سے پھنسے ہوئے ہیں، اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب، میری تو یہ آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ رولنگ دے دیں کہ یہ صوبائی حکومت پوری طور پر ان لوگوں کو اپنے خزانے سے پیسے دے دے، چاہے پنجاب سے یہ لے یا نہ لے، ان کی انتظامیہ کے حکم پر انہوں نے پیسے جمع کئے تھے جناب سپیکر صاحب، یہ بڑی زیادتی ہے، بیچارے کبھی ڈی سی کے آفس جاتے ہیں کبھی کمشنر صاحب کے آفس جاتے ہیں، کبھی اے سی صاحب کے آفس جاتے ہیں، فٹ بال بنے ہوئے ہیں، روزانہ آتے ہیں جاتے ہیں، رل رہے ہیں بیچارے اپنے پیسوں کے چکر میں، جناب سپیکر صاحب، میری آپ سے، جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond? Ji, Janab Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ وقار احمد خان صاحب نے جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے میں نے ہمیشہ Impartial role play کرنے کی کوشش کی ہے، آج تو آپ نے مجھے بالکل اپوزیشن کے کھاتے میں ڈال دیا۔

(قہقہے)

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: سر، یہ General feeling ہے اس سائیڈ پہ، سر، ٹریژری بنچز میں یہ General feeling ہے، ہم نے آپ کو پرائیویٹ محفلوں میں بھی Convey کیا۔

جناب سپیکر: Not at all، میرے لئے دونوں سائیڈز برابر ہیں ان شاءاللہ۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: تھینک یو مسٹر سپیکر سر، یہ جو وقار صاحب نے کال اٹنشن نوٹس دیا ہے، وہ Related to Industries Department ہے، آج کریم خان صاحب ہے نہیں، ان کی ٹیم نے آج اجلاس سے پہلے مجھے حوالے کیا، یہ ڈائریکٹر فوڈ پنجاب کو یہ پیسے جمع کرائے جا چکے ہیں۔ جو یہ ٹریڈرز کی بات کر رہے ہیں، جو فوڈ ڈائریکٹوریٹ خیبر پختونخوا ہے، انہوں نے Already یہ ایشو Take-up کیا ہوا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے مجھے یہ ایشورنس کرائی اور میں فلور آف دی ہاؤس پہ On behalf of Karim Khan Sahib یہ Assure کرا رہا ہوں کہ ہم مزید بھی اس کی بہت زیادہ تیزی سی Follow-up رکھیں گے، ان شاءاللہ ان کی حق تلفی نہیں ہونے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، آٹھ مہینے ہو گئے ہیں، بیچارے جو ہیں نا، انہوں نے کروڑوں روپے جمع کئے ہیں، آپ نے آٹھ مہینے کروڑوں روپے بینک میں رکھے ہیں، ان کو کتنا پیسہ ان کا معاوضہ ملے گا جناب سپیکر صاحب، ٹائم فریم دے دیں، اگر ٹائم فریم کے اندر ان بیچاروں کا یہ مسئلہ حل کرا دیں، وہ چھوٹے چھوٹے تاجر ہیں، ایک طرف Covid نے مارا ہے، وہ کہاوت ہے کہ ایک طرف رب نے مارا ہے، دوسری طرف عبدالرب نے مارا ہے، Covid کی وجہ سے یہ حال ہے، اب حکومت نے ان کے پیسے ہڑپ کئے

ہوئے ہیں، اب پنجاب میں رکھے ہوئے ہیں، ہماری صوبائی حکومت سوئی ہوئی ہے کہ ان سے آٹھ مہینوں میں یہ پیسے واپس نہیں لے رہی ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ پیسے کدھر جمع کروائے تھے انہوں نے؟

جناب وقار احمد خان: 13 نومبر 2020 کو۔

جناب سپیکر: کدھر، کدھر جمع کروائے تھے؟

جناب وقار احمد خان: وہاں پر نیشنل بینک میں، ساری ڈاکیومنٹس ادھر میرے ساتھ پڑی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: تو چینی کدھر سے آنی تھی، پنجاب سے؟ اس کے ساتھ۔۔

جناب وقار احمد خان: جی۔

جناب سپیکر: بڑی نا انصافی ہے جناب سپیکر صاحب، یہ آٹھ مہینے جو ہیں، یہ صوبائی حکومت، آٹھ مہینوں سے پنجاب میں پڑے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: صوبے میں تو جمع نہیں ہوئے نا، صوبے کی صنعت و حرفت نے تو زیادتی نہیں کی۔

جناب وقار احمد خان: یہ زیادتی ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ تو پنجاب کا کوئی ایشو ہے۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب وقار احمد خان: صوبائی حکومت اپنے خزانے سے دے دے ان کو یہ پیسے، وہ پنجاب سے لے آئے۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، وقار خان جو بات کر رہے وہ بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں، کیونکہ میں، ٹاسک فورس جو کمیٹی ہے فوڈ کی، اس کا ممبر بھی ہوں، جب چینی کی قیمت زیادہ جا رہی تھی تو پنجاب نے چینی Import کی تو پھر ہم نے ان سے آگے چینی خریدی، اور ہم نے وہ چینی Directly dealers کے Through خریدی، باقی صوبے میں کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے، سوات کے چند ڈیلرز ہیں جن کے کچھ پیسے ادھر پھنسے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ امید ہے Within week / ten days وہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔ کچھ سٹیٹ بینک کے ساتھ کوئی اس کو اگر Misunderstanding ہوئی ہے، اسلئے اکاؤنٹ کلیئر نہیں ہو رہا، مجھے امید ہے، میں پھر سے، کمشنر

سوات بھی اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور سیکرٹری انڈسٹریز بھی لگے ہوئے ہیں، ہم Personally میں خود ان سے بات کرونگا کہ اس مسئلے کو ان شاءاللہ جلد از جلد حل کرینگے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: کوشش کریں کہ جلد از جلد، پہلے بھی بڑا وقت گزر گیا، عنایت اللہ خان صاحب، سراج الدین صاحب، حمیرا خاتون صاحبہ، جوائنٹ کال اٹنشن نوٹس نمبر 1825، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہم وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ ضلع صوابی میں واقع گجو خان میڈیکل کالج میں چودہ سینیئر فیکلٹی ممبرز ڈاکٹروں اور چھ نان ڈاکٹرز کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، توجہ کریں ذرا ادھر۔

جناب عنایت اللہ: کی تقرری اپریل 2018 کو عمل میں لائی گئی تھی، مذکورہ بھرتی ہونے والے امیدوار قبل ازیں صوبہ خیبر پختونخوا کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب عنایت اللہ: علاقوں میں پہلی مستقل آسامیوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب۔

جناب عنایت اللہ: پر تعینات تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، ذرا توجہ کریں، ریزولیوشن کے اوپر، کال اٹنشن کے اوپر۔

جناب عنایت اللہ: اور تقرری کے وقت سپیکر قومی اسمبلی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Khalid Khan. Okay.

جناب عنایت اللہ: اور تقرری کے وقت سپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر صاحب نے انہیں ان ہائر پوسٹوں پر مستقل کرنے کی یقین دہانی کرتے ہوئے مسلسل تیسری بار انہیں ایک سالہ کنٹریکٹ دیا گیا۔ چونکہ گجو خان میڈیکل کالج صوابی میں اس وقت مستقل خالی آسامیاں موجود ہیں، مذکورہ ملازمین ان پوسٹوں پر گزشتہ تین سالوں سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور خاص طور پر حالیہ عالمی وباء میں بھی ان ملازمین نے مسلسل بھرپور خدمات سرانجام دی ہیں، لہٰذا ان کو مستقل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑا سا اس کو Explain کرونگا اور پھر جو Co movers ہیں، وہ بھی اس پر بات کرینگے With the request to you کہ ادھر یا حکومت، منسٹر صاحب اس پر Positively respond کریں اور ابھی ان کا مسئلہ حل کریں۔ میں ایک دو تجاویز بھی دے رہا ہوں، اگر نہیں ہو سکتا تو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر اس کو بھیج دیں تاکہ وہاں اس کو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور باقی لوگوں کو بلاکے اس کا Solution نکال سکیں۔ گجو خان میڈیکل کالج پی ایم ڈی سی سے اس وقت Recognize نہیں ہو پا رہا تھا اور اس کو Faculty کی ضرورت تھی اور ان لوگوں کو، ان سے پہلے ایک گروپ کو لایا گیا اور اس کے بعد اس گروپ کو Induct کیا گیا اور یہ جو Faculty induct کی گئی، یہ لوگ Basically regular employees تھے، یہ پبلک سروس کمیشن سے Recommend ہو کے ان پوسٹوں پہ کام کر رہے تھے لیکن حکومت نے پھر یہ کام کیا کہ اگر کوئی سینیئر رجسٹرار تھا تو اس کو اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر لے آیا، اگر کوئی اسسٹنٹ پروفیسر تھا تو اس کو ایسوسی ایٹ پروفیسر کے عہدے پہ لے آیا، کوئی ایسوسی ایٹ پروفیسر تھا تو اس کو پروفیسر کے عہدے پہ لے آیا، یہ پہلے ریگولر پوسٹوں پر کام کر رہے تھے، اب گجو خان میڈیکل کالج کے اندر ان کا تین سال کا دورانیہ بھی مکمل ہو چکا ہے جبکہ ان کے Colleagues باقی کالجوں کے اندر Through PSC، Through وہاں کی مینجمنٹ کونسل، وہاں کے بورڈز ہائر پوسٹوں پہ جا چکے ہیں لیکن ان بیچاروں کا گناہ یہ ہے کہ یہ ایک ایسے میڈیکل کالج کے اندر آئے کہ جو Recognition چاہ رہا تھا اور انہوں نے اپنی پوری Efforts اس میں کیں، وہ کالج Recognized ہو گیا لیکن اس وقت ان کو انتہائی مشکل میں ڈالا ہوا ہے کہ ان کا تین سال کا جو Experience ہے اور ان کی جو کوالیفکیشن ہے، اب پوری ہو چکی ہے، ان کو پروموشن نہیں مل رہی ہے۔ سر، میں دو تجاویز دیتا ہوں، ایک یہ ہے کہ حکومت ان کیلئے نیا ایکٹ لے آئے اور اگر ایکٹ نہیں لا سکتی ہے تو جو آپ کا Already existing Act ہے جو آپ نے اسمبلی کے اندر ڈاکٹروں کی Regularization کیلئے پیش کیا ہوا ہے تو اس میں ان کو بھی Include کریں، گجو خان میڈیکل کالج کے چودہ لوگوں کو اس میں Include کریں اور ان لوگوں کو Regularize کریں، اس سے کالج کو بھی فائدہ ہو گا اور ان لوگوں کے ساتھ جو کمٹمنٹ ہوئی ہے، ہمارے آپ کے جو Former colleague

تھے اور اب قومی اسمبلی کے سپیکر ہیں، انہوں نے ان کے ساتھ کمٹمنٹ کی ہے، لہذا اس وقت جب کالج کو ضرورت تھی، حکومت کو ضرورت تھی تو انہوں نے قربانی دی ہے، اب اس کو Honor کیا جائے، ان کو Regularize کیا جائے اور ان کو جن پوسٹوں پہ یہ اس وقت کام کر رہے ہیں، اس وقت یہ پوسٹیں موجود ہیں، کوئی Financial implications بھی اس کے نہیں ہیں، کوئی نئی SNE کی Approval کی بھی ضرورت نہیں ہے، تو اس لئے میں سپیکر صاحب، آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب Positively respond کریں اور اگر منسٹر صاحب کو کوئی مشکل پیش آ رہی ہے تو اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں ہم اس پہ بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بس تین لوگ کافی ہیں اس کے اوپر، پوائنٹ آف آرڈر کا یہ مطلب نہیں ہوتا، اس پہ نہ بات کریں نا، اس پہ جو لائے ہیں وہ کر گئے بات، اب آپ اس کو یا Reject کریں یا وہ کریں، کونسا؟ میں دیتا ہوں، اس کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر، صرف یہ کال اٹنشن ختم، ایک ہی کال اٹنشن، آپ کو بھی دیتا ہوں، آپ کو دیتا ہوں، بابر سلیم سواتی صاحب نے مانگا ہوا ہے۔ جی، لاء منسٹر جواب دیں گے نا، ابھی تو یہ Co movers ہیں نا۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ، حمیرا خاتون صاحبہ کا مائیک آن کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ عنایت اللہ صاحب اس پر کافی ڈیٹیل سے بات کر چکے ہیں لیکن اس کا ایک دوسرا Angle یہ بھی ہے کہ چونکہ بارہ سولوگوں کو دوران کورونا بھرتی کیا گیا ہے لہذا یہ لوگ جو ہیں، یہ Already پہلے سے یہ چودہ افراد جو ہیں، یہ Permanent through Public Service Commission آئے ہوئے لوگ ہیں اور ان کے بیس پچیس سال ان کی Jobs کے ہوئے ہیں، Experienced لوگ ہیں، تو میرے خیال میں اگر ہم یہاں پہ بارہ سولوگوں کو، ایک اچھی بات ہے، ان کو ہم Permanent کرا رہے ہیں تو ساتھ میں ان چودہ لوگوں کو بھی اسی میں Include کرا کے ابھی ان کو مستقل بنیادوں پہ ان کو بھی شامل کیا جائے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، فضل شکور صاحب۔

جناب فضل شکور (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ اسے کمیٹی کے حوالے کریں، عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، میری منسٹر صاحب سے بات ہوئی، انہوں نے کہا ہے کہ اگر ان کو اسی پہ تسلی ہے کہ یہ کمیٹی چلا جائے تو ان کو اعتراض نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: کوئی اعتراض نہیں ہے؟

وزیر قانون: جی سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1825 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the call attention notice No. 1825 is referred to the concerned Committee.

نہ میر کلام صاحب کی ہے یہ، ہاں میر کلام صاحب کی ہے۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں نے قرارداد لائی تھی اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی دیتا ہوں لیکن دو تین ابھی لیتے ہیں، باقی نماز کے وقفے کے بعد لیتے ہیں سب کو کال اٹنشن دے دونگا میں۔ (شور)

جناب میر کلام خان: مشاورت سے بات ہو گئی ہے اس پہ، ایک بار پھر میں نے یہ Re draft کی ہے، سپیکر صاحب، میں اس قرارداد کو پڑھتا ہوں۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس پہ میری رولنگ ہے کہ تھرو اسمبلی سیکرٹریٹ ریزولیوشنز آئیں گی جی، لیکن اس طرح نہیں ہو گا نا، محکمے کا منسٹر ہو گا، وہ جواب دے گا اس کے اوپر (شور) یہ ایشو کوئی اور تھا، بجٹ سے Related ہے، یہ دو تین پرسنٹ کی، اس کی بات کر رہے ہیں، اس کو جمع کریں سیکرٹری صاحب اور کل ہی اس کو فلور کے اوپر لے آئیں، اس کو لے آئیں فلور کے اوپر، ہاں کال اٹنشن دیتا ہوں، میں آپ کو، نہیں یہ پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا، پوائنٹ آف آرڈر پہ جو بات کرنی ہے وہ کر لیں، آپ کو بھی پوائنٹ آف آرڈر دے دیتا ہوں، ان کی پہلی ریزولیوشنز ختم ہونے دیں، یہ ریزولیوشنز ہو جائیں ناں، جی آپ کو نہیں دکھائی؟

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ٹھہریں جی، میر کلام صاحب، ایک منٹ، میں نے کہا تھا کہ اس پہ مشاورت کریں اپوزیشن پارٹی کے ساتھ بھی اور گورنمنٹ کے ساتھ بھی اور پھر اس کے بعد دستخط ان کے بھی لے لیں اور ایک جوائنٹ آپ لے کے پھر لے آئیں، تو آپ ذرا مشاورت، ادھر سے کرلی مشاورت؟

جناب میر کلام خان: ادھر سے کرلی۔

جناب سپیکر: ادھر بھی کرلیں اور دوبارہ لے آئیں پھر، ابھی یہ دوبارہ لائینگے، آپ آجائیں دکھادیں ان کو ایک نظر، جی بلاول، آپ کو دیتا ہوں ٹائم، پھر آپ آجائیں، ذرا آپ آجاؤ۔ جی بلاول صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو مسٹر سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مسٹر سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میر کلام صاحب، آپ آئیں ادھر۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Point of Order.

جناب سپیکر: دے رہا ہوں، دے رہا ہوں۔

رسمی کارروائی

جناب بلاول آفریدی: آج آپ نے ٹائم دیا ہمیں، گزارش یہ ہے مسٹر سپیکر، فنانس منسٹر صاحب تو نہیں بیٹھے ہوئے لیکن گورنمنٹ کے جو Concerned لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے گزارش ہے جو بجٹ ہے اس کے حوالے سے، چونکہ 15 جون کو یا 14 جون کو بجٹ کا سیشن ہونے Upcoming والا ہے تو اس سے پہلے جو ہے ہم کچھ اپنی تجویز دینا چاہ رہے تھے گورنمنٹ کو کہ اس میں جو ہے، وہ ہماری Help out کریں تاکہ اپنے عوام کے لئے ہم کچھ کرسکیں، Specially، (قطع کلامیاں) ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کیا ہوا، آپ کس چیز پہ؟

جناب بلاول آفریدی: پوائنٹ آف آرڈر پہ مجھے بات کمپلیٹ کرنے دیں بھائی، پھر کرلینا بھائی، مجھے بات کرنے دیں بھائی۔ (شور) ایک سیکنڈ یار، تو میں نے کب کا دیا ہے، میں نے آپ سب سے پہلے دیا ہوا ہے، تو میں نے آپ سب سے پہلے نام دیا ہوا ہے، میں نے آپ سب سے پہلے نام دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کر رہے ہیں، بجٹ پر ابھی ہم پہنچے نہیں، اس پوائنٹ کے اوپر، اس میں تو میرے پاس لسٹ موجود ہے، جن لوگوں کے نام ہیں موجود ہیں جنہوں نے اس کے اوپر بات کرنی ہے، بجٹ تجاویز کے اوپر، یہ فیڈرل گورنمنٹ سے Related بات کر رہے ہیں، صوبائی سے Related نہیں ہے، یہ کوئی گیس کی کوئی بات کر رہے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: تو میں اپوزیشن (قطع کلامیاں) ایک سیکنڈ مسٹر سپیکر، مسٹر سپیکر، ایک سیکنڈ، اپوزیشن سے میری گزارش ہے، آپ بالکل بے فکر رہیں، مطمئن رہیں، آپ کو ٹائم ملے گا، اب ہمارا ٹائم آگیا، ہمیں بولنے دیں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں۔

جناب بلاول آفریدی: آپ کو ٹائم ملے گا، آپ بالکل بے فکر رہیں، گزارش یہ ہے مسٹر سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سب کو دے رہا ہوں، ابھی اس کے بعد نثار خان کا نمبر ہے، پھر وہ فضل الہٰی، آپ کو بھی دیتے ہیں جی، کیوں نہیں دیتے۔

جناب بلاول آفریدی: مسٹر سپیکر، گزارش یہ ہے گورنمنٹ سے، چونکہ سینیٹ سیفران کمیٹی انہوں نے تجویز دی ہے یہاں پہ چیف سیکرٹری صاحب کو بھی اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب کو بھی کہ فیز ون باجوڑ، خیبر، مہمند میں جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر پہ ہے۔

جناب بلاول آفریدی: باجوڑ، خیبر، مہمند میں جو ہے Twenty seven billion rupees جو ہیں وہ گیس کے لئے مختص کئے جائیں کیونکہ Already feasibility اس کی کمپلیٹ ہو چکی ہے، تو میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ Upcoming budget میں جو ہے Specially twenty seven billion rupees for Gas جو تین ہمارے ڈسٹرکٹس ہیں، خیبر، مہمند اور باجوڑ، ان کی Feasibility report بھی کمپلیٹ ہو چکی ہے، سب کچھ ہے (قطع کلامی)

جناب سپیکر: اچھا یہ آپ کا Erstwhile FATA کا ایک اہم مسئلہ آپ نے بیان کیا، یہ اس کو ہوا میں نہیں اڑنے دیتے، آپ اس پہ ریزولیوشن لے آئیں، دستخط کروالیں تاکہ یہ وفاق کو چلی جائے ہماری طرف سے، یہ چونکہ ان سے Related issue ہے، ریزولیوشن لے آئیں۔

جناب بلاول آفریدی: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، میں لے کے آیا ہوں۔ دوسری چیز، مسٹر سپیکر صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اب دوسری نہیں، یہ ایک چیز یہ لے آئیں۔

جناب بلاول آفریدی: مسٹر سپیکر صاحب، پلیز، مہربانی ہو گی، پلیز سر۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ نے مجھ سے سوئی گیس کی بات کی، میں فاٹا کا نام سنتا ہوں تو میں Allow کر دیتا ہوں اس لئے کہ ان کے کچھ ایشوز جو ہیں حل ہو جائیں اور یہ گیس کا بڑا Important issue تھا اس لئے آپ اس میں، میں خود آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ قرارداد لے آئیں تاکہ ہم پاس کریں اور وفاق کو بھیجیں تاکہ ابھی بجٹ بن رہا ہے، آپ کا یہ مسئلہ اگر حل ہو سکتا ہے اللہ کرے تو اس ایوان کے ذریعے حل ہو جائے۔

جناب بلاول آفریدی: اچھا چلے، Okay ji.

جناب سپیکر: فضل الٰہی صاحب، ایف آئی آر کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں، پولیس والی جو ہوئی تھی۔

جناب فضل الٰہی: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ آپ کو معلوم ہے کہ کافی عرصے سے ہمارے پشاور میں اور خاص کر میرے حلقے میں بجلی کے بہت بڑے مسائل تھے جس پہ میں نے واپڈا حکام کے ساتھ بیٹھ کے کئی بار اور وہاں پہ ہم نے کافی کام بھی کیا ہے سپیکر صاحب، میں نے اپنے حلقے سے جتنے بھی Illegal connections جس کو کنڈا کہتے ہیں، ہم نے ہٹا دیئے، اس کے باوجود بھی واپڈا اہلکار جو ہیں، وہ عوام کو بل تو آتا ہے لیکن بجلی نہیں دیتے، اس پر سپیکر صاحب، میرے ایک علاقے میں یونین کونسل ہزار خوانی ٹو میں سپیکر صاحب، تین دن میرے کام کو جس بے جا میں رکھا اور بالکل Disconnect کیا تھا اور میں یہاں پہ ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہاں پر Hundred percent billing ہے، کوئی بجلی کی چوری نہیں ہے لیکن یہ اتنے نکمے ہیں، وہاں پہ تین دن وہاں پہ روڈ بند ہو گیا اور وہاں پہ میں گیا ہوں اور گرڈ میں جا کے میں نے

ان کو سمجھایا، پھر وہاں پہ ہم نے بجلی بحال کر دی لیکن سپیکر صاحب، جو یہ الزام لگاتے ہیں کہ ایک فیڈر سے دوسرے کو آپ نے بجلی ٹرانسفر کر دی ہے تو سپیکر صاحب، اس سے پہلے بھی ہم نے کافی ایریا میں لوڈ شفٹ کی ہے لیکن یہاں پر پوائنٹ کی بات ہے سپیکر صاحب، کہ جو کل میں نے بجلی شفٹ کی ایک فیڈر سے تو وہ ہے سی این جی اور انڈسٹریل جس سے واپڈا حکام وہاں پر ایک میٹر لگا ہوتا ہے فیکٹری میں اور دوسرا ڈائریکٹ کنکشن ہے جس سے واپڈا حکام تین تین لاکھ روپیہ، چار چار لاکھ روپیہ اور گھروں سے تیس تیس ہزار روپیہ وصول کرتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کریں، نماز کا ٹائم ہے، پلیز نماز کا ٹائم ہے۔

جناب فضل الہیٰ: سر، بس Last، سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر میں وہاں پر اٹھا ہوں اور میں نے حکومت کے لئے اور اپنی قوم کے لئے فائدے کی بات کی ہے اور وہاں سے میں نے Illegal connections ختم کر دیئے ہیں، وہاں پر میں نے کیبل لگا دیئے سپیکر صاحب، ایک پروگرام ہے، یوایس ایڈ پروگرام، وہاں پر ہم نے کیبل لگا دیئے ہیں، وہاں پر میٹر لگا دیئے ہیں، میٹر لگا دیئے اور پھر بھی ہمیں بجلی نہیں دے رہے ہیں، تو آپ مہربانی کر کے اس پر ضرور میرے ساتھ وعدہ کر لیں اور آپ رولنگ دیں کہ جب تک یہ واپڈا حکام کوئی اور جگہ سے ہمیں بجلی Provide نہیں کرینگے تو اس ٹائم تک یہ اسی فیڈر پہ لگے رہیں۔ میری آپ سے ریکویسٹ ہے، ان شاءاللہ آپ ہمارے ہر دلعزیز سپیکر صاحب ہیں، امید ہے آپ رولنگ ضرور دیں گے اس پر اور سر، میں آپ کو پوائنٹ کی بات بتاتا ہوں کہ میں آپ کی وساطت سے اپنے ایم این ایز صاحبان سے ریکویسٹ کرتا ہوں، التجاء کرتا ہوں کہ ان کو کہہ دیں کہ خدارا کہ آپ کا جو فنڈ ہے وہ آپ گیس پر خرچ کریں، بجلی پر خرچ کریں، نالیاں اور گلیاں یہ لوکل گورنمنٹ سی اینڈ ڈبلیو کس لئے ہیں، یہ یہاں پر جو ہیں (تالیاں) یہ بجلی پر خرچ کریں، ہاں جی، ایک بات ہے، ایک بات، نکہت، بس کړہ کنه، ایک بات ہے کہ اگر سپیکر صاحب، ایک علاقے میں بجلی کا کام نہیں ہے، گیس کا کام نہیں ہے تو براہ کرم پھر اس کے بعد جو ہے یہ ادھر سینی ٹیشن کریں یا روڈ کریں، جو فیڈرل سے جو فنڈ ملتا ہے ہمیں تو سپیکر صاحب، مہربانی کریں اس دونوں چیزوں پر آپ رولنگ دیں اور ہاں جی، انہوں نے کیا کیا؟ وہاں پر میں

گیا ہوں، میں نے روڈ کھولا ہے سپیکر صاحب، میں وہاں پر سپیکر صاحب، گیا ہوں، گیا ہوں، میرے ساتھ ڈی ایس پی، ایس ایچ او اور سارا عملہ اور لوگ تھے، وہاں پر یہ آئیں کہ آپ نے زبردستی فیڈر سٹارٹ کیا ہے اور جو روڈ کھولا ہے وہ میری ذمہ داری تھی کیونکہ جو رینگ روڈ ہے، وہاں سے کراچی سے لے کے، وہاں سے کراچی سے شانگلہ اور پورے کے پی میں دیر کوہستان اور ہر جگہ پر کراچی سے لوگ آتے ہیں، مسافر آتے ہیں، تو میں اس وجہ سے گیا ہوں کہ یہاں پر کسی کو تکلیف نہ ہو، تو سپیکر صاحب، مجھے ایف آئی آر کا ڈر نہیں ہے، میں آپ کو کھل کے کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ جو ہیں واپڈا حکام جو کرپٹ ہیں، چور ہیں، ڈاکو ہیں، اگر یہ اپنا قبلہ درست نہیں کرتے ہیں تو سپیکر صاحب، میں اس ہاؤس میں آپ کے سامنے اور سب بھائیوں کے سامنے میں وعدہ کرتا ہوں کہ پھر بھی جاؤنگا گرڈ میں، پھر بھی جاؤنگا اور پھر بھی جاؤنگا ان شاءاللہ تو سپیکر صاحب، آپ دو چیزوں پر رولنگ دیں، ایک۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، تھینک یو، تھینک یو۔ ایک منٹ، میں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں، یہ جو واپڈا کا انہوں نے ایشو بیان کیا، بنیادی مسئلہ واپڈا کے ساتھ جو یہ ہے کہ ایک تو Seventy percent employees کی Shortage ہے، پورے صوبے کے اندر Seventy percent لوگ کم ہیں، نمبر ایک۔ نمبر دو، جو ہمارا Old system لگا ہوا ہے وہ اتنا بوسیدہ ہے کہ وہ زیادہ جو Transmission lines ہیں وہ زیادہ Power کو Absorb ہی نہیں کر سکتیں جس سے ہمیں اپنے شیئر کی بجلی بھی پوری نہیں ملتی، ان شاءاللہ یہ فیڈرل بجٹ ہو جائے اور میری کوشش ہے کہ اس کے تین چار دن بعد میں وپڈا کے حکام کو یہاں بلاتا ہوں اور فیڈرل سے بھی نمائندے بلاتے ہیں اور پورے صوبے کا یہ ایشو ان کے سامنے رکھتے ہیں کہ ایک تو ہمیں Seventy percent employees پورے کر کے دیں جو کم ہیں ہمارے صوبے میں اور جو یہ لائن کا ایشو ہے، ہماری یہ بوسیدہ لائن جو ہے اس کو بھی ٹھیک کر کے دیں، جہاں ٹرانسفارمر کے ایشوز ہیں، ان شاءاللہ یہ اس میں ہم کر لیں گے۔ ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جی، درانی صاحب۔

<u>جناب نثار احمد</u>: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، دو منٹ دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دے رہا ہوں، سب کو ٹائم دیتا ہوں، آپ کا ٹائم آ رہا ہے، اب اپوزیشن لیڈر کھڑے ہو گئے ہیں، ذرا آپ تشریف رکھ لیں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں کروں، اگر آپ کی اجازت ہو، میں اس پہ بولوں؟

جناب فضل الٰہی: جناب سپیکر صاحب، میرے ان دو پوائنٹس پر رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: کیا رولنگ دے دوں؟

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: فضل الٰہی صاحب، ایک منٹ میں اپنی بات کمپلیٹ کریں آپ۔۔۔

جناب فضل الٰہی سر، رولنگ دیں کہ جب تک میں نے وہاں پر Legal connection میں نے وہاں پر سر، کوئی کنڈا سسٹم نہیں ہے، کوئی Illegal connection نہیں ہے تو آپ رولنگ دیں کہ جب تک دوسری لائن Provide واپڈا نہ کرے سر، میں کہاں سے ان کو بجلی دوں سر، میرے حجرے میں جو جنریٹر ہے اس سے تو بس میرا ہی کام ہو سکتا ہے سر، تو میں کہاں سے دوں؟

جناب سپیکر: میں چیف پیسکو کو یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ یہ اس ایشو کو Top priority پہ حل کریں، Alternative route سے جہاں سے بھی بجلی ہو سکتی ہے تاکہ لوگ Facilitate ہو سکیں اور Immediately ہمیں کل اس کے بارے میں رپورٹ بھی دیں کل شام تک، درانی صاحب کے بعد پھر آپ بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب، جو نکتہ فضل الٰہی صاحب نے اٹھایا ہے، یہ پورے حلقے، صوبے کا مسئلہ ہے اور آپ کو بھی تکلیف ہے، سارے ممبران کو بھی ہے، ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن اس میں جی آپ نے ایک اور چیز کا بھی ذکر کیا کہ یہاں پر بہت زیادہ جو آسامیاں خالی ہیں، ابھی اس طرح ہوا ہے کہ ہمارے صوبے کے 120 لائن سپرنٹنڈنٹ کے آرڈرز ہوئے ہیں، آپ کے پاس بھی آئے تھے جی، بڑے غریب لوگ ہیں، غریب گھرانوں کے ہیں اور وہ 120 لائن سپرنٹنڈنٹ جو ہیں وہ اس صوبے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، اس میں آپ کا ایریا بھی ہے، پورے صوبے کے لوگ ہیں، تو اگر آپ کسی طریقے سے بھی سیکرٹری (پاور) کو بلائیں جی اور اس کے سامنے پورے صوبے کے جو 120 لائن سپرنٹنڈنٹ ہیں، اس کا مسئلہ بھی رکھیں اور کوئی طریقہ کار بنا دیں جس طرح فضل الٰہی صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ یقین جانیئے اتنی شدت اختیار کر رہا ہے کہ یہ ایم پی ایز جو ہیں یہ اپنے گاؤں میں نہیں جا سکتے ہیں اور آپ کا بھی میرے خیال

میں جب آئیں گے تو لوگ آپ کے پاس بھی آئینگے، پہلے تو ہوتا تھا کہ ٹرانسفار مر مرمت کے لئے کچھ پیسے ہوتے تھے، وہ مرمت کرتے تھے، نیاٹرانسفار مر دیتے تھے، وہ بھی ختم ہے سلسلہ اور جب اپنی مدد آپ سے گاؤں کے لوگ خریدتے ہیں تو اس کو بھی وہ لے جاتے ہیں کہ یہ غیر قانونی ہے تو اس کو اہمیت دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، مرکز سے لوگ بلاتے ہیں جی، مرکز سے لوگ بلاتے ہیں تاکہ اس پہ ڈیٹیل میں بات کر سکیں سارے۔

قائد حزب اختلاف: اور میرے خیال سے اس پہ آپ سیکرٹری (پاور) کو اور چیف پیسکو کو بلائیں لیکن اس ایجنڈے میں یہ 120 لائن سپر نٹنڈنٹ بھی شامل کریں، مہربانی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Babar Saleem Swati Sahib, your Point of Order، سارا ٹائم آپ اپوزیشن نے لیا ہے، گورنمنٹ کو بھی ٹائم دینا میری ذمہ داری ہے۔ جی، بابر سلیم سواتی صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھوڑا ان کو بھی ٹائم دینے دیا کریں نا، سارا آپ ہی تو نہ لیں نا۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Please.

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اب میں دیتا ہوں، نثار خان جی، بابر سلیم خان۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب، مجھے ٹائم دے دینا، بہت اہم ایشو ہے۔

جناب سپیکر: بابر سلیم خان۔ یار، آپ بیٹھ جائیں، Nisar Mohmand, please be seated, please take your seat یار، دو منٹ کے بعد ٹائم دے دیا تو کونسا انقلاب آجائے گا، اپنے نمبر پہ کریں، کچھ ان کو بھی ٹائم دے دیا کریں۔ پلیز، بابر سلیم سواتی صاحب۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب بابر سلیم سواتی: اختیار ولی صاحب، اختیار ولی، بیٹھو یار، اللہ کے بندے تمہیں ٹھیکہ دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اختیار ولی صاحب، ٹائم نہیں دونگا، اگر آپ یوں لگے رہو گے۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب، مجھے ٹائم دے دینا۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم نہیں دیتا ہوں، نہیں دیتا ٹائم آپ کو، نہیں دیتا، جاؤ نہیں دیتا، یہ کیا کمال کرتے ہو، آج آپ وہاں سے کھڑے ہو جاتے ہو، یار میں گیلری میں بیٹھے صحافیوں سے کہتا ہوں، نام لکھ لیا کرو خدا کے لئے۔ چلیں جی، بابر سلیم سواتی اپنا کریں۔

جناب بابر سلیم سواتی: جی جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، آپ اپوزیشن کو ٹائم نہیں دیتے ہیں اور ان کو زیادہ ٹائم دیتے ہیں۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کیا یہ ہاؤس صرف آپ کے لئے بنا ہے، ان کے لئے نہیں بنا ہے؟

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں مل رہا، آپ آپس میں فیصلہ کریں کہ سارے اپنا ٹائم Distribute کریں۔ جی بابر سلیم صاحب، جی کامران بنگش۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): سپیکر صاحب، مجھے Clarify کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: میں نے مسٹر سپیکر، اس وقت بھی بات کی، آپ کے گوش گزار۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یار، سنیں گے کسی کو یا نہیں سنو گے؟ میں سارجنٹ ایٹ آرمز کو بلاؤں،
I will remove you from the House, will remove you from the House, and behave yourself.

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: مسٹر سپیکر، میں پچھلی بتادیتاہوں، جواختیار ولی بات کر رہے ہیں یا اس سے پہلے جو یہاں پہ بات ہوئی، میں صرف یہ کہتاہوں کہ اس ہاؤس کے تمام ممبران کو پچھلے تین سال کی کارروائی دے دی جائے اوراس میں بتادیا جائے کہ ٹریژری بنچز کو کتنا ٹائم ملااوراپوزیشن بنچز کو کتنا ٹائم ملا؟ یہ ذرا ایک دفعہ سامنے آجائے مسٹر سپیکر، یہ اس طرح ہاؤس کو یرغمال بنانا کسی کو بات نہیں کرنے دینا، لمبی لمبی تقریریں کرنا، پھر دوسرے کی بات آجائے تو اس کو کاٹنا، یہ مسٹر سپیکر، Acceptable نہیں ہے، ہم بھی پبلک سے ووٹ لیکر آئے ہیں، یہ رپورٹ مسٹر سپیکر، آپ سے ریکویسٹ ہے، آپ ابھی اپنے سیکرٹریٹ کو کہہ دیں کہ یہ ہمیں جمع کرادیں، ہمیں پتہ چلے کہ اپوزیشن بنچز کے 35 نمائندگان کو یا40 نمائندگان کو کو کتنا ٹائم ملااور یہاں پہ 96 ممبران کو کتنا ٹائم ملا؟ یہ بھی ذرا ریکارڈ پہ رہے جی۔

جناب سپیکر: آپ کا نام لیکر کہا کہ میں آپ سب کو ٹائم دونگا، تو کسی کو پہلے ٹائم آرہا ہے کسی کا بعد آرہا ہے، تو تھوڑا سا صبر کرلینا۔ جی بابر سلیم سواتی صاحب،۔جی بابر سلیم سواتی صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: شکریہ، جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابر سلیم سواتی صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: صوبائی حکومت نے صحت انصاف کارڈ کے ذریعے اس صوبے کی تمام پبلک کو ایک بڑی سہولت فراہم کی ہے۔

جناب سپیکر: بس خاموشی سے، پلیز، اس کے بعد نثار خان، آپ لے لیں فلور۔

جناب بابر سلیم سواتی: اس کارڈ کے ذریعے صوبے بھر کے عوام اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بابر سلیم سواتی: گزارش یہ ہے کہ انجیو گرافی کی سہولت صحت انصاف سہولت کارڈ کے تحت پورے ہزارہ ڈویژن میں کسی ہسپتال میں جناب موجود نہیں ہے، اب یہ چھوٹا سا ٹیسٹ ہوتا ہے دس ہزار پندرہ ہزار روپے کا، اس ٹیسٹ کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب، موبائل جمع کروائیں، صلاح الدین صاحب سے موبائل لے آئیں ادھر، صلاح الدین صاحب سے نگہت بی بی، موبائل آج پھر ضبط کریں، یہ بٹنی صاحب نے نشاندہی کی ہے، اچھا۔

جناب بابر سلیم سواتی: اس ٹیسٹ کے لئے ہمارے پورے ڈویژن کے عوام کو کوہستان سے لے کر جھاری کس تک انہیں یا اسلام آباد جانا پڑتا ہے یا پشاور آنا پڑتا ہے، اس پورے پراسیس میں جو حکومت کا ایک لوگوں کو ریلیف دینے کا وہ جو خیال تھا، وہ یہاں آ کے تھوڑا سا Damage ہو رہا ہے کیونکہ جو لوگ پشاور آئیں گے اس ٹیسٹ کے لئے، وہ رات بھی یہاں رکے گا، اسے ہوٹل بھی بک کرنا پڑے گا، اس کا کھانے پینے کا بھی بندوبست ہو گا، تو اس کا خرچہ اس ٹیسٹ سے زیادہ اس کو پڑ جاتا ہے۔ تو میری یہ جناب گزارش ہے، وزیر صحت سے بھی کہ وہ اس پہ توجہ دیں، سیکرٹری صحت سے بھی اور ڈی جی صحت سے بھی کہ فوری طور پہ صحت انصاف سہولت کارڈ کے تحت جو ہسپتال ہیں ہزارہ ڈویژن کے اندر، ان کو فوری طور پر یہ وہاں پر بندوبست کیا جائے کہ وہاں انجیو گرافی کا بندوبست ہو سکے اور آپ سے بھی جناب، میں توقع کرتا ہوں کہ آپ اس پہ کوئی رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: بالکل، شوکت یوسفزئی صاحب Respond کرنا چاہتے ہیں، یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پورے ڈویژن میں مجھے باقی ڈویژن کا تو علم نہیں، ملاکنڈ میں یا اس میں جو جنوبی اضلاع کے جو ڈویژن ہیں یا مردان لیکن ہزارہ میں پورے ڈویژن میں ہری پور، ایبٹ آباد مانسہرہ کہیں بھی انجیو گرافی کی Facility نہیں ہے، انجیو پلاسٹری تو دور کی بات اور وہاں سے غریب Patients صحت انصاف کارڈ اٹھا کے پشاور میں آتے ہیں اور ہوٹلوں میں رہتے ہیں۔ جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر، بٹگرام میں بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بٹگرام میں، تو ایبٹ آباد میں نہیں ہے تو بٹگرام کا میں کیسے کہوں کہ وہاں پہ ہو گی یا کوہستان میں کیسے ہو گی؟ ہمیں ایک دو جگہ بھی دے دو تو بڑی بات ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سب سے پہلے تو جناب سپیکر، میں معذرت چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوتا ہے آپ کے ساتھ، یہ ہونا نہیں چاہیئے، یہ دیکھیں ہم بھی کبھی کبھی اٹھتے ہیں، ٹائم نہیں ملتا، ہمارے لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور میرے خیال سے یہ چونکہ اپوزیشن صاحب چلے گئے ہیں، بابک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ممبران کو تھوڑا ساوہ کریں، ہر دفعہ اگر ہم اٹھ کر صرف سپیکر کو ٹارگٹ کریں گے تو میرے خیال سے اچھی بات نہیں ہو گی۔ جو اپنے انہوں نے بات کی جناب سپیکر، یہ اس کے حوالے سے تو Already ایک کوشش یہ ہو رہی ہے کہ جو اوپی ڈی سے باہر چیزیں تھیں بہت ساری تو اس میں شامل کر لی گئیں ہیں، جس طرح جو بڑے بڑے علاج تھے جو اس میں شامل نہیں تھے پچھلے اس میں، اس دفعہ اس میں اس کو کر دیا ہے۔ اب یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ جو اوپی ڈی ہے، کیونکہ او پی ڈی اس میں نہیں ہے تو او پی ڈی کو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کے اندر کر دیں اور جو چھوٹے موٹے جو Initial جو بڑے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Actually facility ہی نہیں ہے وہاں پہ، کسی بھی بڑے ہاسپٹل میں نہیں ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں عرض کر رہا ہوں سر، میں عرض کر رہا ہوں سر، تو اب یہ کہ ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں جناب سپیکر، کہ جو ٹیسٹ وغیرہ ہوتے تھے، پہلے وہ اس سے باہر ہوتے تھے، خود کرتے تھے لوگ، پھر اس کے ساتھ جب علاج کے لئے جاتے تھے تو کارڈ استعمال کرتے، ہماری کوشش یہ ہے کہ وہ ٹیسٹ بھی اس کے اندر اندر شامل کر لئے جائیں۔ تو جو آپ کی بات کہ Facility کے حوالے سے ہزارہ ڈویژن میں، بالکل یہ Genuine issue ہے اور بہت بڑا ایریا ہے، کوہستان سے لے کے ہری پور تک، تو ان شاءاللہ تعالیٰ یہ آپ کی بات بھی پہنچ جائے گی اور ان شاءاللہ سی ایم صاحب کو بھی ریکویسٹ کر لیں گے کہ وہ یہ Facilities فراہم کر دیں وہاں پہ۔ بہت شکریہ، ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بابر سلیم صاحب۔

جناب بابر سلیم سواتی: بہت شکریہ، شوکت یوسفزئی صاحب۔ میں جناب سپیکر، آپ کی اجازت سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، ہم جب بھی جناب اپوزیشن لیڈر یا اپنے اپنے پارلیمانی لیڈرز جو ہیں پارٹی کے، یا ہمارے جو اپوزیشن کے ممبران ہیں، جب بھی یہ بات کرتے ہیں، ہم بڑی توجہ سے سنتے ہیں، جتنی بھی یہ

بات کرتے ہیں ہم اسے بھرپور توجہ کے ساتھ ہم سنتے ہیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب بھی ہماری طرف سے کوئی ادھر سے آدمی کھڑا ہوتا ہے، کوئی بات کرنا چاہتا ہے تو یہ اس پہ بڑا شور مچاتے ہیں اور جس طرح ابھی اختیار ولی نے بڑا شور بھی مچایا اور بڑی بد تمیزی کا مظاہرہ کیا، اس میں مجھے بڑا افسوس ہے سر، اگر دیکھیں اس طرح کا ہم یہ گزشتہ تین سال سے پارلیمانی لیڈران میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارا رویہ بہت اچھا رہا ہے، ایک اور پھر ہمارا کے پی کا جو ماحول ہے اور جو کلچر ہے، اس کے تحت بھی ہمیں یہ اس طرح کے ماحول بنانے کی اجازت جس طرح باقی لوگ اسمبلیوں کی مثال دیتے ہیں، وہاں بد تمیزی ہوتی ہے، بیہودگیاں ہوتی ہیں، لوگوں کی ذاتیات کو چھانا جاتا ہے، ہمیں لوگوں نے قطعاً یہاں کسی کی ذاتیات کو چھاننے کے لئے نہیں بھیجا ہوا ہے جی، ہر حلقے کے لوگ اپنے اس آدمی کو جو انہوں نے یہاں پر Candidate بھیجا ہوا ہے اس کے تمام کٹے چھٹے سے اور اس کے پیچھے شجرہ نسب سے واقف ہیں، ہمیں یہاں بیان کرنے کی کسی کو ضرورت نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں ماحول اچھا رہے جی، کل کو اگر یہ یہاں سے ہمارا کوئی آدمی یا ہمارا آنریبل کوئی منسٹر کھڑا ہوتا ہے، یہ بات کرتا ہے، یہ اگر تیس چالیس آدمی شور کرتے ہیں اور انکا کوئی آدمی کھڑا ہو جائے، ہم ادھر سے نوے آدمی شور کرنا شروع کر دینگے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ میری گزارش ہے جناب، کہ آپ اس پہ کوئی ان پارلیمانی لیڈران جو ہیں، وہ اس پہ توجہ دیں جی اور خدا کے لئے یہاں ہم چاہتے ہیں، کم از کم جو باقی ماندہ عرصہ ہے، اس میں کوئی ایسا Constrictive کام ہو، کوئی اچھی قانون سازی کی طرف جائیں۔ بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: نثار مہمند صاحب۔

(تالیاں)

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زه د ټول ایوان دا خبره مې ځکه غوښتله او احتجاج ته هم مجبور شوم په دې خبره چې دا ډیره اهمه خبره ده، نه چې د دې نه مخکښې اسمبلی هال خالی شی، دا کورم کم شی او بیا ئے شوک وانه وری، زمونږه په ټوله پختونخوا کښې او بیا خصوصاً په Ex FATA کښې دومره جی لاقانونیت دے چې زمونږ په باجوړ کښې هغه بله ورځ دا کس چې کوم دے، دا Good او Bad طالبانو ترمینځه دا خلق را پاشیدل هغه Good طالبان

او دا ئے په ډانګو په لرګو باندې وژلے دے، سټیټ چرته لاړو، حکومت چرته لاړو، Writ ولې نشته؟ که په ده کښې څه ګناه وه، مونږه دا خبره نه کوؤ، که په ده کښې څه دغه وو خو دا به ئے حکومت ته حواله کړے وے، حکومت په موقع باندې دغلته تلے وے، دا به اغستے وے، دا په لرګو باندې مړ شو، دا خونه ده چې کله ئے مونږه په حلالولو عادت کړو، چې اوس حلالول شو نو زما یقین دے مونږ چې کومه خطره پیش کوؤ، د کومې خطرې چغې وهو، دریم لمبر نو دا نمبر زمونږه به لکه د چینیانو په ډاګو باندې چې هغوی خپل ځان د پاره خره او سپی وژنی، مونږ به کخیری بیا داسې پښتانه مرو، دا اسمبلی په دې ولې خاموش ده؟ بله خبره جی دا ده چې په جانی خیلو کښې زمونږ یو لاش پروت دے او دومره چا اونکړل چې هلته ورشی، زه دا منم چې تا سو بې وسه یئ، زه دا منم چې تا سو نه څه نه کیږی، حکومت په دیکښې کښې بې وسه دے خو دومره خو کیږی، د پښتنو وطن دے، پښتو ده چې تاسو ټولو له ورشئ، ورته کښینئ او ورته اووایئ چې زمونږ ناکامی ده، مونږه نه شوکولے، لهذا راځئ چې دا مړے ښخ کړو، دا خو اوکړئ، داسې همت اوکړئ څومره د شرم خبره ده، خلق ناست دی او په هغې کښې ناست دی، په جانی خیلو کښې دشمنی وه نو دشمنی ثابت کړئ خو تاسو هیڅ نه ثابتوئ، خاموشی ده، که دشمنی ده نو تاسو ئے دشمنی ثابت کړئ، تاسو حکومت یئ، تاسو سټیټ یئ چې خلق مطمئن شی، خلق مړے ښخ کړی، تاسو خو هغه هم ثابت نکړل او دا هم ورته نه وایئ چې په څه مړ ئې، نو دا ډیره د افسوس خبره ده، که دشمنی ده نو دشمنی د حکومت، مور او پلار دی، د حکومت ذمه داری ده چې دے به دا څیزونه واضحه کوی، دا به هغوی ته ښائی او دغه چې کله اوښائی، که دا دشمنی ده، هغه به هم قوم ته به مخامخ شی او که دا نامعلوم دی، هغه به هم قوم ته به مخامخ شی او که په دغه یو باندې تاسو وس نه رسی نو د خدائے د پاره د پښتو وطن دے، ورشئ هغه خپل مړے ښخ کړئ، دا د ټولو پښتنو مړے دے، د ټولو پښتنو بې عزتی ده، نور زه په دے افسوس کوم چې نن زما دا اسمبلی دوه هفتې اوچلیدله او خلق په دې خبره خاموش دی، دا ولې؟ معنی خیز ده، دا ولې داسې کیږی، دا تپوس تاسو نه قوم کوی، دا د قوم آواز دے، دا زما یوازې آواز نه دے، د قوم سوالونه دی چې

په ذهن کښې را اوچت شوی دی، باید چې په دې حکومت فیصله اوکړی، د هغې هم انتظام اوکړئ او کوم Writ چې په Ex-FATA کښې نشته، لاقانونیت دے، امن نشته، ترننه پورې تاسو تپوس کړے دے چې دا سړی په ډانگونو په لرگو ولې مړ شو؟ دا نن دریمه ورځ ده دا هیڅ خبره نه ده راغلې، نه په ټی وی باندې راغلل، ولې نه راځی، اخر مونږ به تر کومې خاموش پاتې کیږو، تر کومې خلق به خاموش پاتې شی؟ سپیکر صاحب، زمونږ تاسو نه دا طمع ده او بیا هم طمع دا ده چې تاسو زمونږ عزت یئ، زما د عزت د ایم پی اے عزت به تاسو جوړوئ، چې تاسو ئې جوړ نکړئ نو بیا ستاسو عزت هم پاتې نه شو، بیا چې دے هیڅ د اسمبلئ اهمیت هم پاتې نه شو، لهذا دا زمونږه یوه لویه جرگه ده د پختونخوا، په دیکښې باید چې مونږه کوم Current issues اوچت کړو، کوم چې مونږه ته د اهمیت مسئلې دی او زه د ټولو ممبرانو نه دا خواست کوم چې په دې باندې خصوصاً په دې باندې باید ځان ته د یو بحث له خپل دغه Arrange کړی او تاسو د حکومت د طرف نه رااوړئ، کم ازکم د خلقو دادرسی اوشی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، مجھے اس چیز کا احساس ہوتا ہے، میرا تو دل خفا ہوتا ہے جب اس طرح کے واقعات میں دیکھتا ہوں، لیکن اصل ایشو یہ ہے جناب سپیکر، میں نے ابھی بھی پولیس والوں سے کہا ہے کہ مجھے Exact بتادیں کیونکہ ابھی تک تو چل رہا تھا کہ دشمنی ہے لیکن یہ کہہ رہے ہیں دشمنی نہیں ہے، تو ہمیں کوئی وہ نہیں ہے، ہم اس کی تحقیقات بھی کرا سکتے ہیں، اگر آپ یہ چاہتے ہیں تحقیقات ہوں تو باقی جو کہتے ہیں کہ جی فاٹا کے اندر یا جو Merged areas ہیں، وہاں پہ بدامنی ہے تو میں اس سے اتفاق اس لئے نہیں کرتا ہوں جناب سپیکر، اب وہاں Writ ہے گورنمنٹ کی اور جہاں قتل وغارت، یہ تو امریکہ میں بھی ہوتے ہیں، اگر آپ صرف اس کو بنیاد بنا کر یہ کہتے ہیں کہ جی وہاں امنیت ختم ہو گئی ہے تو یہ غلط بات ہے، جناب سپیکر، وہاں ترقیاتی کام بھی ہو رہے ہیں، وہاں پہ اس وقت بڑے بڑے منصوبے شروع ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میرے فاٹا کے بھائی یہاں اس اسمبلی کے ممبران ہیں، وہ اپنی بات یہاں پہ کر سکتے ہیں، اس سے پہلے تو کون ان کی آواز سنتا تھا سوائے اس کے کہ وہاں پہ یا سینیٹ میں جانا پڑتا تھا، وہاں بھی بڑی مشکلات ہوتیں، آج تو ماشاءاللہ ہر کوئی اٹھ سکتا ہے، فوراً بات کر سکتا ہے، توجہ

دلاؤنوٹس دلا سکتا ہے، حکومت یہاں پر ہے، ان کی ہر بات سنی جاتی ہے، تو اس طرح نہیں ہے، ہم ان کی ہر بات سننے کے لئے تیار ہیں ان شاءاللہ، جو جو یہ چاہتے ہیں، اسی طرح ہم کرنے کے لئے تیار ہیں اس لئے کہ کسی کو یہ اجازت نہیں دی سکتی کہ وہ کسی کو قتل کرے یا ڈائریکٹ اس طرح وہ کرے، یہاں بالکل Writ ہے، پولیس موجود ہے، میں نے ابھی بھی ان سے کہا کہ اس کا فوراً مجھے واقعہ بتائیں، Exact اور اگر آپ صبر کرتے ہیں تو وہ رپورٹ منگوا رہے ہیں اور اگر نہیں کرتے ہیں تو اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کی تحقیقات ہوں، میں بالکل اس کے لئے ابھی یہاں سے ان کو وہ کر دیتا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ہمارے جو فاضل ممبر صاحب نے جو بات کی ہے، دراصل وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور ایک احساس ان کو لینا چاہیئے کہ وہاں پہ اگر لوگ باہر بیٹھے ہیں اور لاش سامنے رکھی ہوئی ہے اور دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں، آخر ان کو اٹھانا اور ان سے بات چیت کرنا اور اس مسئلے کو حل کرنا، یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے؟ وہ دراصل وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ گورنمنٹ اپنی ذمہ داری پوری کرے اور ان سے بات چیت کرے تاکہ یہ مسئلہ جو وہاں لوکل ان لوگوں کا ہے اور اس لاش کا مسئلہ ہے، وہ دفنانے کا مسئلہ ہے، تو ان لوگوں کو اطمنان بھی دلائیں اور اگر ان کے ساتھ کوئی پرانی آپ لوگوں نے کوئی Commitment کی ہے، گورنمنٹ نے Commitment کی ہے، وہ Commitment پوری نہیں ہوئی ہے تو کم از کم اس Commitment پہ بات کرلیں کہ یہ کمی و بیشی جو رہ گئی ہے، اس کو بھی ہم پورا کرنا چاہتے ہیں، اس کو اطمنان دلانا تو حکومت کی ذمہ داری ہے، تو وہ بنیادی طور پہ بات یہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ پوری قوم بیٹھی ہوئی ہے، آخر وہ آپ کے اس صوبے کے عوام ہیں، صوبے کے لوگ ہیں، اگر وہ پوری قوم احتجاج پہ بیٹھی ہو تو وہ صرف دشمنی کی بات تو نہیں ہو سکتی، تو کم از کم اس کے ساتھ بیٹھ کر ہی سارے مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے، ان لوگوں کو وہاں سے اٹھائیں، اپنے گھروں میں جائیں اور لاش کو دفنایا جائے، یہ تو لاش کی بھی بے حرمتی ہو رہی ہے جناب سپیکر، تو بنیادی بات وہ یہ کرنا چاہتا ہے اور حکومت کو اس کی ذمہ داری لینی چاہیئے، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب، جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب، یہ بہت حساس مسئلہ ہے، میں اس ایک لاش کے بارے میں بات نہیں کروں گا، پچیسویں آئینی ترمیم کے تحت Ex-FATA پختونخوا کا ایک حصہ بن چکا ہے، یہاں ہمارے کبھی فنڈز کے بارے میں، ہمارے بھائی چیختے چلاتے ہیں اور حقیقت کی بات بھی ہے کہ ان کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے وہ نہیں نبھا رہے ہیں لیکن کیا وجہ ہے، آپ بھی ہمارے کسٹوڈین ہیں، اس سے پہلے جب سے یہ اس پختونخوا کا حصہ بن چکا ہے، اس سے پہلے چار خواتین، معصوم کو شہید کیا گیا، وہ اپنی مزدوری کے لئے جا رہے تھے، وہ حلال کی کمائی کے لئے جا رہے تھے، ان کو وین میں شہید کیا گیا اور ایک وین میں دو بہنیں تھیں اور ایک کا چھوٹا بیٹا بھی تھا، ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اس کے بعد پھر بچوں کو شہید کیا گیا جس کے لئے یہی دھرنے ہوئے تھے اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں تشریف لے کر ان کے ساتھ بات چیت کی، انہوں نے وہ دھرنا ختم کر دیا۔ ساتھ پھر دو بیوروکریٹس کو وہاں پر شہید کیا گیا، اب Target Killing وہاں پر ہو رہی ہے، وجہ کیا ہے، کیوں ہمارے ریاستی ادارے اتنے کمزور ہو چکے ہیں؟ وہاں پر پولیس ہے، وہاں پر انتظامیہ ہے، وہاں پر فوج کے جرنیل اور کرنل ہیں، لیکن پھر بھی ہمارے پختونوں کا خون بہہ رہا ہے اور ان کی قیمت پھر ہمارے دس لاکھ، چھ لاکھ روپے لگاتے ہیں، سوچنا چاہیئے، کیا یہ لوگ جن کو یہ قتل کر رہے ہیں، جن کو یہ شہید کر رہے ہیں، کیا وہ اس ملک کے باشندے نہیں ہیں، کیا اس ملک کے Citizen نہیں ہیں، کیا ان کو آئینی تحفظ حاصل نہیں ہے، ہم کس سے پوچھیں؟ آخر میں ایک Citizen کی حیثیت سے، ایک ایم پی اے کی حیثیت سے نہیں پوچھ رہا ہوں، ایک Citizen کی حیثیت سے کہ کیوں ہمیں مار رہے ہیں؟ ان پانچ چھ خواتین کا کیا قصور تھا؟ مجھے جواب دے حکومت، پھر ان بچوں کا کیا قصور تھا اور پرسوں جو ہمارے مولانا صاحب نے جو Mines کے شہید ہوئے تھے، ان سے ہزاروں لوگ معذور ہو چکے ہیں، کوئی مر چکے ہیں، تو آخر کب تک یہ ڈرامہ رچایا جائے گا، کب تک یہ ہمارا ہو رہا ہوگا؟ کوئی مطلب ہے یعنی کوئی ایسی بات ہمیں، یہ سامنے والے لوگ بتا سکتے ہیں حکومت کے کہ یہ کب تک جاری رہے گا اور کیوں جاری ہے، قصور کیا ہے؟ اب یہاں پر بات ہے کہ کسی نے ایف آئی آر کی ہے، دشمنی ہے، تو دشمنی کا ریکارڈ کدھر ہے؟ پھر یہ کیوں یہ لوگ مطلب ہے دھرنے دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: Windup, please، نماز کا ٹائم جارہا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کے لئے Complete مطلب ہے کیا آخر آپ کے اس ہاؤس سے، مطلب ہے کہ حکومت سے پوچھتے ہیں کہ آخر کب تک یہ ہوتا رہے گا؟ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، میں اپنی یہ قرارداد پیش کرنا چاہوں۔

جناب سپیکر: پیش کریں جی قرارداد، جی میر کلام صاحب، پڑھیں جی، Read، میر کلام صاحب کا مائیک کھولیں۔

قرارداد

جناب میر کلام خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضم شدہ اضلاع کے لئے تین پرسنٹ کے حساب سے سالانہ سو بلین روپے دینے کا جو وعدہ کیا گیا تھا اسے پورا کیا جائے۔ چونکہ اس وقت این ایف سی میں خیبر پختونخوا کو پرانی آبادیاں اور ایریا کے مطابق حصہ دیا جارہا ہے، اب ضم اضلاع بھی صوبے کا حصہ بن چکے ہیں اس لئے این ایف سی میں صوبے کا حصہ Revise کیا جائے اور نئے این ایف سی میں خیبر پختونخوا کے ساتھ ضم اضلاع کی آبادی اور ایریا کو شامل کر کے Revised Share دیا جائے۔ اس قرارداد پر میرے اور ہمارے معزز وزیر صاحب، شوکت خان یوسفزئی کے سائن موجود ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Is this the desire of the House that the motion, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say "Yes" and those who are against it may say "No".

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

صرف دس منٹ نماز کا وقفہ کرتے ہیں اور دوبارہ پھر، دس منٹ کے لئے صرف Adjourned ہے نماز پڑھ کر واپس آتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمارا ڈسکشن، آئٹمز آپ کے رہتے ہیں، جو ایجنڈا آئٹمز ہیں آپ کے۔

(اس مرحلہ پر نماز کے لئے وقفہ کیا گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ اکبر ایوب صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بجٹ کی تجاویز کے حوالے سے خالی دو تین منٹ میں بات کرتا ہوں، ریکویسٹ ہے اکبر ایوب صاحب کو کہ جناب سپیکر، ایک تو ہمارے ٹانک میں Lease development پچھلے سال اے ڈی پی میں سکیم آئی تھی، دو سال ہو گئے ہیں جناب سپیکر، پیسے بھی پڑے ہیں، اکبر ایوب صاحب کو ریکویسٹ ہے کہ پانچ ضلعوں میں جو اور کے تھے، ان میں ہو گئے، خالی ٹانک میں ہے، ابھی تک پیسے پڑے ہیں، اگر یہ ڈی سی صاحب کو کہہ دیں کہ ڈیڈک کی میٹنگ ہم بلالیں گے تاکہ وہ سکیمیں ہم دے دیں اور اس پہ کام ہو جائے۔ دوسرا، جناب سپیکر، یہ ریکویسٹ ہے، بجٹ کی تجاویز کے حوالے سے جو Coming budget ہے جناب سپیکر، ایک گاؤں ہے گومل ٹو رغزا، رغزا ٹو مانجی۔ جناب سپیکر، وہاں پہ بہت ہی ادب کے ساتھ، روڈ کا نام و نشان بھی نہیں ہے، ریکویسٹ ہے کہ اگر ان سے ہو سکے، اور بھی بہت سے ایشوز ہیں، اسی طرح جٹا تر میں چینہ روڈ ہے، ممریز ہے، کنڈی خانی میں وانڈہ زلو ہے جناب سپیکر، نندور روڈ ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جتنا ان سے ہو سکے، یہ نہیں ہے کہ ضروری ہے کہ اسی بجٹ پہ، جتنا ان سے ہو سکے کہ کم از کم ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ جو گومل ٹو رغزا روڈ ہے جناب سپیکر، وہاں پہ اگر خدانخواستہ رات کو کوئی بیمار ہوتا ہے، لیڈیز بیمار ہوتی ہیں جناب سپیکر، وہ نہیں آ سکتیں، اتنا خوڑ ہے، ایسے Backward Area کہ جناب سپیکر، ادھر کوئی جا بھی نہیں سکتا، یہ دو تین ریکویسٹیں ہیں کہ جناب سپیکر، اگر بجٹ میں ہو سکے، یہ جو دو تین پوائنٹس میں نے اکبر ایوب صاحب کو بیان کئے۔ دوسرا، Lease development کے حوالے سے اگر آپ رولنگ دے دیں یا اکبر ایوب صاحب کہہ دیں، تو دو سال ہو گئے ہیں جناب سپیکر، پیسے پڑے ہیں، اگر اسی میں اجازت دے دیں، اسی پہ بھی ہم روڈ ڈال سکتے ہیں، پی اینڈ ڈی کی گائیڈ لائنز میں بھی ہے کہ جو یہ دو تین روڈز ہیں، چوبیس تیس کروڑ روپے، تیس میں چوبیس کروڑ روپے ریلیز ہو چکے ہیں جو ڈی سی کے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں۔ یہ دو تین ریکویسٹس ہیں، اگر یہ رولنگ آپ دیتے ہیں یا اکبر ایوب صاحب اس پہ بات کر سکتے ہیں، اس پہ اکبر ایوب صاحب بات کر لیں کہ کم از کم جو پیسے پڑے ہیں، ہم میٹنگ بلالیں گے، اگر اے ڈی پی میں نہیں آ سکے

تو اسی، جو پیسے پڑے ہیں، اس میں Water supply جو ٹانک کا Basic Issue ہے جو سٹی کے پانی کا ایشو ہے جناب سپیکر، روز فیس بک، اخباروں میں بڑے بڑے اشتہار آتے ہیں، ہم کہتے ہیں کم از کم جو ٹانک سٹی کے پانی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور روڈ کا بھی مسئلہ حل ہو جائے گا، یہ ریکویسٹ ہے اگر ایوب صاحب اس پہ جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر، آپ کے توسط سے میں اکبر ایوب صاحب سے بات کرنا چاہتی ہوں بجٹ کے حوالے سے، کہ ہمارے مطلب علاقے میں ایک ہاسپٹل ہے "نصیر اللہ بابر میموریل ہاسپٹل" جس کو کہ سٹی ہاسپٹل بھی کہتے ہیں جناب سپیکر صاحب، ایک کنال کی زمین 1122 نے قبضہ کی ہوئی ہے، قبضہ نہیں کی ہوئی لیکن وہاں پہ اپنی گاڑیاں کھڑی کرتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ آگر آپ اس بجٹ میں ان کے لئے کوئی اور جگہ دیکھ لیں تو اس کو ہم اپنی ہماری جو سروسز ہیں جس کو Emergency Services کہا جاتا ہے تو اس کو ہم Expand کر سکتے ہیں تاکہ وہ 1122 کی گاڑیاں ، کیونکہ جب لوگ آتے ہیں جن کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے تو ہم اس میں CT Scan لگانا چاہتے ہیں، ہم اس میں دوسری مشینیں لگانا چاہتے ہیں، تو اگر وہ ایک کنال کی زمین جو ہے، تو اگر 1122 کو کہیں شفٹ کر دیں اور اس ہاسپٹل کو ذرا Expand کر دیں اس ایک کنال کو، تو ہمارے لئے، ہمارے علاقے کے لئے اور خاص طور پہ جو وزیرستان سے آتے ہیں، اگر خدانخواستہ کسی کا ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، کوئی کوہاٹ سے آتا ہے، کوئی کرک سے آتا ہے، تو چونکہ یہ کوہاٹ روڈ پہ ہے تو کوہاٹ روڈ کی Facility ان کو ملے گی اور ان کو دوسرے ہاسپٹلز پہ Burden نہیں پڑے گا۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، دیکھیں جی، پھر اس کو بجٹ والے کو Conclude کریں تاکہ آگے ہم بڑھیں، تین دن سے اس پہ بات ہو رہی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور): جی جناب سپیکر، میں، جناب سپیکر، یہ محمود خان کی بات۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں نے بھی بجٹ کے حوالے سے بات کرنی ہے۔

وزیر بلدیات: میاں صاحب، بات کرنے دیں ناں مجھے۔

جناب سپیکر: یہ اتنی چٹیں ہیں، یہ تو دو تین اور، نہیں ختم ہو تیں۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور: میاں صاحب، عنایت بھائی، بات کرنے دیں ناں، بات کرنے دیں، (قطع کلامی) آپ بیٹھیں ناں، میں بجٹ کی تجاویز کے بارے میں بتاتا ہوں آپ کو، آپ بیٹھیں، آپ تشریف رکھیں، میں بتاتا ہوں۔ جناب سپیکر، محمود خان صاحب نے جو بات کی ہے، میری ابھی ان سے سائیڈ روم میں بھی بات ہوئی ہے، ان کی وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ملاقات کرائیں گے، یہ واقعی بہت Backward Area ہے، اس ایریا کو Help کی ضرورت ہے اور جو ان کے فنڈز اگر ادھر پڑے ہیں تو ہم ایک میٹنگ بلا کے آپ کے وہ مسائل ان شاءاللہ حل کراتے ہیں۔ اور نگہت بی بی کی بھی تجویز جناب سپیکر، بالکل جائز تجویز ہے، 1122 سے سیکرٹری صاحب سے میں بات کر لوں گا ہسپتال کے اندر، یا تو باقاعدہ طور پہ اگر ان کے نام ہو تو پھر کوئی بلڈنگ بنائیں، اگر نہیں ہے تو کھڑی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، جناب سپیکر، یہ اس دفعہ میں کوئی نئی چیز دیکھ رہا ہوں، بجٹ تجاویز جناب سپیکر، بجٹ سیشن آئے گا تو اس کے اندر ہونی چاہئیں، یہ مجھے تو نہیں سمجھ آ رہی کس چیز کی بجٹ تجاویز دے رہے ہیں اور جب جناب سپیکر، منسٹر فنانس بیٹھا ہو گا، ہم اپنا بجٹ پیش کریں گے، اس کے بعد تجاویز دیں گے اور ان تجاویز کو ہم ان شاءاللہ تعالیٰ پوری ان کو Weight دیں گے اور ان کو شامل کریں گے، یہ بجٹ تجاویز والا تو جناب سپیکر، میں نے تو پہلے کبھی نہیں دیکھا، ہاں، تو جناب سپیکر، ابھی میرے خیال میں تو بالکل اس کارروائی کا مجھے تو کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر: ایک فارمولا طے کر لیں، ایک فارمولا طے کرتے ہیں، ایک فارمولا، یہ اتنے میرے پاس یہ پلندہ ہے، میں دو دو منٹ دیتا ہوں ہر ممبر کو، وہ تجاویز ون، ٹو، تھری، فوراً اپنے حلقے سے متعلق تجاویز دے دے تاکہ ہم اصل ڈیبیٹ کے اوپر آ جائیں، ٹھیک ہے؟ دو منٹ سے زیادہ کوئی نہ لے، یہ دو بھی لگائیں گے تو یہ آدھا گھنٹہ لگ جائے گا اور سات بج جائیں گے اور پھر آگے نماز کا وقفہ آتا ہے، پھر دوسرا پھر رہ جائے گا Portion، تو ہم زیادہ Irrelevant باتیں کرتے ہیں، حکومت پہ تنقید کا آپ کو بڑا موقع ملے گا بجٹ میں، کٹ موشنز پہ اور چیزوں کے اوپر کرتے رہیں، اس وقت اور بات اکبر ایوب صاحب نے ٹھیک کی ہے

کہ ابھی یہ ہوا میں اڑ رہی ہیں، یہ جو بھی چیزیں ہیں، ابھی کس نے بجٹ میں کیا شامل کرنا ہے اور نہیں کرنا، اس وقت آپ کریں تو آپ بجٹ پاس اس وقت کریں جب آپ کی تجاویز شامل ہو جائیں ورنہ صرف Highlight کرنے والی بات ہے، وہ صحافی بھی اٹھ کے چلے جاتے ہیں، اتنے تنگ ہوتے ہیں ہماری تقریروں سے، بس ابھی دو میں دیکھ رہا ہوں وہ بیٹھے ہیں، باقی اب کوئی بھی نہیں ہے اس میں، یہ اس کی Coverage بھی کوئی نہیں ہے، اس کے بعد یعنی .No coverage after this time جی عنایت صاحب، دو منٹ ہر ایک۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، ایک تو میں اکبر ایوب صاحب کے، آپ کی وساطت سے اکبر ایوب صاحب اور صوبائی حکومت اور کیبنٹ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ایک Ongoing scheme تھی جو اپر دیر لوئر دیر کو Connect کر رہی تھی، اس کا نام تھا اجاڑہ جلمئ روڈ، یہ انگریزوں کے دور کا راستہ ہے اور یہ 33 کروڑ روپے کا پراجیکٹ تھا، اس میں دس کروڑ روپے Expenditure ہوا تھا اور Jeep able track بنا دیا گیا لیکن پچھلے سال انہوں نے بغیر ہم سے پوچھے اور بغیر کسی وجہ سے اس کو ڈراپ کر دیا ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مطلب ہمیں اس پہ مجبور نہ کریں کہ ہم کسی کورٹ کے اندر اس کو Agitate کر دیں، میں نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو بھی ریکویسٹ کی ہوئی ہے، اکبر ایوب صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پراجیکٹ کو دوبارہ شامل کر دیا جائے، یہ بڑا Strategic نوعیت کا پراجیکٹ ہے اور اس سے پشاور اور دیر کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ کوئی چالیس کلومیٹر کم ہو جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری تجویز میں یہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ جو کمراٹ تک ہمارا روڈ بن رہا ہے، اس پہ ابھی تک کام نہیں شروع ہو سکا ہے، ہم نے پچھلے سال بھی ان سے مطالبہ کیا تھا کہ یہ Corridor چوکیا تن سے شروع کیا جائے، چوکیا تن تا کمراٹ اور پھر کالام اور اس طرح جہاز بانڈہ، تو یہ ایک پورا Corridor ہو، اس کو Connect کیا جائے، آپ اگر اس سائیڈ سے شروع کریں گے تو اس کی دیر کے اندر ایک Resentment ہو گی، ایک قسم لوگوں کے اندر شکایت ہو گی، ایک اس پہ بھی حکومت Respond کرے اور یہ جو 'دیر موٹروے' ہے، اس کا پہلا فیز ہے، سننے میں آ رہا ہے کہ رباط تک آئندہ پی ایس ڈی پی اور اے ڈی پی بک کا حصہ بننے والا ہے لیکن ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ چونکہ

آپ BOT پہ کر رہے ہیں Belt Operated Transfer mode پہ کر رہے ہیں، ویسے بھی ہم اس کا ٹیکس ادا کریں گے تو آپ اس کو آگے Extend کر دیں، پورے دیر کو اس میں Cover کر دیں، چترال تک بنادیں تو یہ آپ وہ جو Alternate route ہے وہی ہو جائے گا۔ مجھے اندازہ یہ ہے، مجھے دوبارہ اس میں جواب میں کہیں گے کہ EXIM Bank کو، چکدرہ سے لے کہ چترال تک Route ہے، وہ اس کو ہم Upgrade کر رہے ہیں، Dualize کر رہے ہیں، وہ الگ پراجیکٹ ہے، یہ الگ پراجیکٹ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ٹورازم کے حوالے سے جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، اس میں لوئر دیر کے اندر لڑم ٹاپ ہے، اپر دیر کے اندر کمراٹ ہے، لوئر دیر اور اپر دیر کے بارڈر پہ شاہی ہے، اس طرح سینکڑوں ایسی جگہیں ہیں جن کو Explore کیا جاسکتا ہے، اوشیرئی درہ کا روڈ ہے جو ابھی تک حکومت فل فنڈنگ اس کی نہیں کر رہی ہے، اس کی فل فنڈنگ اگر ہو جائے گی، 54 کروڑ کا پراجیکٹ ہے تو آگے اچھے اچھے Beautiful water falls ہیں Beautiful scenic جگہیں ہیں، تو وہاں Tourists بڑی آسانی سے جاسکیں گے اور جو حکومت کا ٹورازم کی پروموشن کا ایجنڈا ہے، اس کو آگے لے جاسکیں گے۔ بہت سی تجاویز ہیں بجٹ کے حوالے سے لیکن چونکہ آپ نے کہا ہے کہ دو منٹس کے اندر بات Conclude کریں تو اس لئے میں آپ کی بات پہ لبیک کہتے ہوئے دو منٹ میں Conclude کرتا ہوں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Thank you, thank you very much نصیر خان، پھر سردار یوسف صاحب۔

<u>Mr. Naseer Khan:</u> Thank you very much, janab Speaker.

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب، اس کو Conclude کون کرے گا؟ شاہ محمد وزیر صاحب نے کہا تھا میں کرونگا، وہ پوائنٹس لے رہے تھے تو یا ان کو بلائیں، پھر واپس۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی و پارلیمانی امور:</u> جناب سپیکر، وہ اگر آگئے تو وہ کرلیں جناب سپیکر، جتنے بھی ہمارے بھائی یہاں بجٹ تجاویز دے رہے ہیں، میں ان کو Suggest یہ کرونگا کہ ساتھ لکھ کے آپ ہمیں دے دیں تاکہ متعلقہ ڈپارٹمنٹس کے ساتھ آپ WhatsApp کر دیں یا لکھ کے دے دیں تاکہ ان کو ہم آگے Forward کریں تاکہ جب اے ڈی پی بن رہی ہو تو سی ایم صاحب کے سامنے ہم کوشش کرینگے کہ ہر چیز Reflect ہو جائے And اس کے اوپر بحث ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> .Okay جی، نصیر خان۔

جناب نصیراللہ خان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ تجاویز جس طرح دی جارہی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو منٹ میں۔۔۔۔

جناب نصیراللہ خان: سر، دو منٹ میں نہیں ہو سکتا سر۔

جناب سپیکر: نہیں، اتنا ٹائم میں دے نہیں سکتا، مغرب ہے، بس تجاویز دیں، سابقے لاحقے محترم جناب نہ کہیں کہ جی میرے حلقے کہ، یہ دو تین چار ایشوز ہیں، بات کریں۔

جناب نصیراللہ خان: ٹھیک ہے سر، ایک تو سب سے پہلے یہ ہے کہ ہمارے فاٹا کے جو Project employees ہیں، 3400 تقریباً Employees ہیں ایکس فاٹا کے تو وہ بیچارے بار بار میرے پاس آرہے ہیں اور بار بار ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ہماری Regularization کے لئے کچھ بھاگ دوڑ کریں، تو سر، خیبر پختونخوا کی جو پچھلی حکومت تھی، اس میں تقریباً کوئی 37/ 38 ہزار لوگ Regularize ہو گئے تھے Last میں، تو یہ تین چار ہزار اگر خیبر پختونخوا پہ بوجھ ہے تو ہم میں سمجھتا ہوں کہ ان کو Regularize کرنا چاہیئے، دوسرا سر، اگر ساؤتھ وزیرستان 6617 Square Kilometer پہ ایریا ہے، تقریباً آٹھ لاکھ آبادی ہے، جو Census کے مطابق ہے، یہ پچھلے ڈیڑھ دو سال سے وزیر اعظم صاحب نے بھی اعلان کیا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار، آپ کے پاس پوائنٹس لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھیں بس، پلیز۔

جناب نصیراللہ خان: سر، تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اتنا ٹائم نہیں دے سکیں گے، پوائنٹس پڑھ لو تاکہ وہ سامنے آجائے۔

جناب نصیراللہ خان: میں تو اجازت سب سے چاہتا رہا ہوں، اگر آپ لوگ اجازت دیتے تو دو چار منٹ اگر میرے زیادہ آجائیں۔

جناب سپیکر: تو ان کے بھی، یہ اتنا میرے پاس پلندہ ہے نا، ان کی اجازت کی بات نہیں ہے، Chair کی اجازت کی بات ہے، وہ تو منع نہیں کر رہے آپ کو، ہاں۔

جناب نصیراللہ خان: سر، میں پانچ چھ منٹ میں ان شاءاللہ تعالیٰ، اور یہ پوائنٹ ضروری ہے سر، ساؤتھ وزیرستان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چار ہزار کلو میٹر کو چھوڑیں آپ کہیں جی، یہ چیز چاہیئے ساؤتھ وزیرستان میں، Yes، پوائنٹس دیں، اکبر ایوب صاحب نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب نصیر اللہ خان: تو پھر تو سر، میری بات پوری نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: یہ اس وقت دیں جب بجٹ پیش ہو رہا ہو تو اس وقت کر لیں، جی تفصیل میں اس وقت بات کر لیں، ٹھیک ہے۔

جناب نصیر اللہ خان: اچھا سر، ٹھیک ہے سر، ساؤتھ وزیرستان کو دو ڈسٹرکٹس میں Divide کرنا ہے تو اس کے لئے جو ایڈمنسٹریشن کو الگ کرنا ہے، اس کے لئے فنڈ ہمیں چاہیئے۔ تیسری بات سر، یہ کہ یہاں پہ ایکسئن جتنے بھی ہیں سی اینڈ ڈبلیو، پبلک ہیلتھ اور ایری گیشن میں، ان بیچاروں کے لئے ان کا کوئی سٹرکچر نہیں ہے، تو انہوں نے اس دن مجھے ریکویسٹ کی تھی کہ اگر آپ اس بجٹ میں ہمارے لئے کوئی اس طرح کا راستہ بنا سکتے ہیں سپیشل سروس سٹرکچر وہ چاہ رہے تھے کہ ان کو مطلب ایک حیثیت مل سکے جس طریقے سے عام سول سرونٹس کو ملتی ہے سر، میری سائیڈ پہ یا ہمارے جتنے بھی جو Hard areas میں ڈاکٹرز، ڈاکٹرز کی، جو سول سرونٹس ہیں سر، وہ شہر میں بھی اگر ایک لاکھ تنخواہ لے رہے ہیں تو وہ بارڈر پر بھی ایک لاکھ تنخواہ لے رہے ہیں، تو اس کے لئے سپیشل جتنی ان کی Basic pay ہے Equally اتنی اس کو اگر ملے تو کم از کم ہمارے جو Extra pay ہیں جو ہمارے بہت Hard areas Backward areas ہیں جہاں پہ وہ نہیں آنا چاہتے، تو وہاں پہ ان کی Job، مطلب کم از کم وہ Job کرنے کے لیے آئیں گے۔ سر، ایک اور، ایک ہزار سکالرشپ گورنر پنجاب نے فاٹا کے لئے اناؤنس کی تھیں جن میں انہوں نے کہا EX-FATA کے لئے Sorry بار بار فاٹا نکل رہا ہے، ایک ہزار سکالرشپ جو تھیں سر، تقریباً چار سالوں کے لئے جو چار ہزار سکالرشپ بنتی ہیں، انہون نے Fifty percent universities کے اوپر یہ بوجھ ڈالا، Twenty five percent پنجاب گورنمنٹ دے گی اور Twenty five percent سی ایم صاحب کے ساتھ ان کی بات ہوئی تھی جو خیبر پختونخوا دے گی، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ جو Twenty five percent ہمارے حصے میں ہیں ان کو بھی اس بجٹ میں Include کیا جائے۔ ایک اور، انگور اڈہ ٹو ٹانک Via گومل زام ٹریڈ روٹ جو ابھی تک تقریباً سات مہینے 3.2 بلین وہاں

سے Through کے Trade route PKHA ہوا ہے، اگر ہم یہ Revenue generate کریں تو ان شاءاللہ وتعالیٰ Shortest route ہو گا اور بہترین وہاں پہ بزنس اور لوگوں وہاں پہ کاروباری بن سکیں گے Plus Sir, Drug rehabilitation کے لئے سر، صحت کارڈ میں کیونکہ بہت سارے لوگ ہیں اس سے پریشان ہیں اور یہ علاج بہت مہنگا ہے، اگر صحت کارڈ میں ہم Drug rehabilitation کے لئے مطلب اس کو بھی Add کر سکیں تاکہ یہ جو نسل ابھی جو ہے نا مطلب خراب ہوتی جارہی ہے، جو آئس اور مختلف چیزوں میں، تو میں کہتا ہوں سر، اگر اس میں صحت کارڈ میں ان کا علاج بھی ہو تو کم از کم غریب لوگوں کو بڑا فائدہ ہوگا۔ پھر سر، یہاں پہ Doctor of Physiotherapy سر، ان بچوں کا ہے نا تقریباً کوئی سو Seats ہیں KMU میں، وہ تقریباً ڈیڑھ دو مہینے سے اس چیز کے اوپر لگے ہوئے ہیں کہ ہمیں Paid house jobs مل سکیں، اگر ہمارے پاس مطلب یہ تو ٹیکنکل لوگ ہیں، اگر ہم ان کو Facilitate کر دیں تو زیادہ بہتر ہوگا اور سر، میری ایک آخری یہ بھی ہے کہ پولیس والوں سے بات ہوئی تھی، اس دن میری سپیچ پہ بہت ساروں نے تنقید بھی کی تھی اور بہت سارے خوش بھی تھے پولیس کے اندر Lower level پہ لیکن انہوں نے اپنی مجبوریاں بھی بتائیں، انہوں نے کہا کہ ہماری تنخواہیں بڑھادی جائیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر بیچاروں کے لئے کچھ طریقہ ہو سکتا ہے، یہ جو Lower staff ہے سپاہی ہے حوالدار ہے، ان کی تنخواہیں Minimum fifty thousand سے سٹارٹ ہوں تاکہ ان کی فیملیز کے جو ایشوز ہیں وہ کم از کم سامنے نہ آئیں۔ Thank you very much, Sir، آپ نے ٹائم دیا لیکن ایک شعر ضرور بولنا چاہوں گا، جب نثار خان نے بھی وہ اپنا ایک بینر اٹھایا تو ہم سے اکثر لوگ گلہ کرتے ہیں کہ آپ لوگ بڑی سخت سخت باتیں کرتے ہیں اور باقی خیبر پختونخوا والے Soft ہیں، تو میں یہ شعر میں جواب دینا چاہونگا:

ے
رنگین غزل لیکم چې د جنګونو نه فارغ شم
وصال به یادوم چې د دردونو نه فارغ شم
واللہ چې د سپین مخو سره مینه مې زړه غواړی
فقط چې د بارود سرو مخونو نه فارغ شم
د دنګو دنګو پیغلو د کمخو صفت مې زده دے

خو زه د دې وطن د چنارونو نه فارغ شم
ساقی ستائم، شراب ستائم، رندان ستائم خو هله
چې زه کله د وینو د جامونو نه فارغ شم
بهیر وزیر به بیا منگے گود ر غزل کښې لیکم
فقط چې د سنگرو د ډزونو نه فارغ شم

ډیره مننه

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم نے گزشتہ سال بھی یہ سارے، بلکہ لکھ کر دی تھی Proposal بھی لیکن بدقسمتی سے جو گزشتہ سال اے ڈی پی میں میرے حلقے سے کوئی بھی سکیم شامل نہیں ہوئی، حالانکہ اس اسمبلی فلور پر چیف منسٹر صاحب نے یہ بات کہی تھی کہ میری پوری تحصیل میں کوئی کالج نہیں ہے، نہ بوائز کالج نہ گرلز کالج بفہ، پکھل تحصیل میں کوئی کالج نہیں ہے اور ضرورت بھی ہے اور چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ان شاءاللہ آپ کو کالج دیں گے، ایک دیں گے جو بھی دیں گے لیکن دیں گے لیکن کوئی بھی نہیں آیا۔ اس کے ساتھ اب بھی میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تعلیم انتہائی ضروری ہے اور جہاں کالج نہ ہو، گرلز کالج نہ ہو بوائز کالج نہ ہو، بچوں کو داخلہ ہی نہیں ملتا تو وہ کس طرح تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں؟ تو میں پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ کم از کم اس سال ایک بوائز کالج ایک گرلز کالج، اگر چار نہیں ہو سکتے، چار حلقے ہیں تو دو کالجز تو کم از کم بفہ تحصیل کے لئے وہ منظور کئے جائیں اور Feasibility report بھی شاید انہوں نے مانگی تھی، اس میں آگئی تھی۔ دوسری بات جناب سپیکر، مختلف جگہوں پہ آر ایچ سی، بی ایچ یو وغیرہ اس کے ساتھ ڈاکٹرز کے لئے جو ہے کوئی Accommodation نہیں ہے اور ڈاکٹرز کے لئے Accommodation رہائش نہیں ہوگی تو وہ کس طرح وہاں رہیں گے؟ تو یہ بھی انتہائی ضروری ہے کیونکہ زلزلہ زدہ علاقہ تھا اور جہاں مختلف این جی اوز نے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز بنائے، ساتھ رہائش وغیرہ نہیں بنائی جس کی وجہ سے وہاں لوگوں، ڈاکٹروں کے لئے بڑی مشکلات ہیں، اسی کے ساتھ ہی میں سمجھتا ہوں کہ جو پورا میرا حلقہ بدقسمتی سے پہاڑی علاقہ ہے، یونین کونسل حلکوٹ ہے، جبڑ دیولی، جبوڑی ہے، سچ ہے، بگڑمنگ ہے، شم ہے، بٹل ہے اور اس کے ساتھ باقی جو ٹانڈہ ہے، بجنہ ہے، اس پہاڑی علاقے میں پکی

سڑکیں ہیں، وہ بھی انتہائی بری حالت ان کی اور کئی دفعہ ہم نے یہ مطالبہ کیا تو جناب سپیکر، پچھلی دفعہ بھی لکھ کر دیا گیا اور اے ڈی پی میں تقریباً پچیس کلومیٹر جو روڈز ہیں وہ Reflect بھی ہوئے میرے حلقے کے لئے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کوئی ایک کلومیٹر پھر ہمیں روڈ نہیں دیا گیا، نہ JICA میں کوئی شامل کیا، نہ مطلب ہے ایشین ڈیویلپمنٹ پروگرام میں کوئی شامل کیا اور نہ وہاں پر مطلب ہے کوئی اور ہمیں اس کے لئے فنڈز دیئے گئے، بالکل محروم رکھا گیا ہے، یہ تو اپوزیشن کے حلقوں کو محروم رکھا ہے تو خاص طور پر ہمارے لئے، ہمیں تو ٹارگٹ بنایا گیا ہے، مجھے افسوس ہے یہ حلقے کے لئے۔ دوسرا سب سے بڑا ایک روڈ جو کہ بٹل سچہ روڑ یا سچل بٹل روڈ دو Valleys کو ملاتا ہے سفان گلی کے ذریعے تو اس کے لئے میں نے کئی دفعہ لکھ کر ریکویسٹ بھی کی، چیف منسٹر صاحب سے ملاقات بھی کی، اور یہاں پر بھی مطالبہ کیا کہ یہ تقریباً تین لاکھ آبادی کو مستفید کرتا ہے اور یہاں اس ہاؤس کی سٹینڈنگ کمیٹی، سی اینڈ ڈبلیو کی سٹینڈنگ کمیٹی نے مانسہرہ میں جب وہاں میٹنگ کی، اس کے بعد اس کا Visit بھی کیا اور اس سے رپورٹ بھی دی گئی کہ یہ انتہائی اہم پراجیکٹ ہے، اس کو شامل کیا جائے لیکن کوئی وہ شامل نہیں کیا گیا اور اس کے ساتھ وہاں مل کا پل جو تھا جو 92ء کے فلڈز Damage ہوا تھا اور اس وقت سے لے کر کئی دفعہ اس کے Estimates بھی بھیجے لیکن اس کو شامل نہیں کیا گیا، آج میں نے پتہ کیا ہے ایکسئن سے، وہ کہہ رہے تھے کہ تقریباً سات کروڑ کا Estimate ہے حالانکہ یہ دو سال پہلے ڈھائی تین کروڑ میں یہ بن رہا تھا لیکن باوجود وعدے کے وہ اس کو شامل نہیں کیا گیا، تو جناب سپیکر، بڑی اچھی بات ہے، ہم Pre budget کے موقع پر یہ تجاویزیں دے رہے ہیں، اب بفہ ایک پوری تحصیل ہے، اس میں نہ کالج اور نہ مطلب وہاں پر بوائز کالج، نہ گرلز کالج اور بفہ ہی میں، بفہ شہر کے ساتھ ہی ایک Bridge جو کہ سیرن ریور پر Bridge جو ہے وہ زلزلہ میں گر گیا تھا اور اس کو اس وقت شامل بھی کیا گیا تھا، ٹینڈر بھی ہوا تھا لیکن آج تک وہ نہ بنا ہے اور نہ مطلب اس پر فنڈز ریلیز کئے گئے بلکہ فنڈز ٹرانسفر کر دیئے گئے، بفہ خاص شہر میں بفہ جو ٹاؤن کمیٹی ہے، اس کے ساتھ جو Bridge ہے جس سے لوگوں کو انتہائی تکالیف ہیں، دوسری طرف جانے کے لئے جو پوری آبادی ہے ان کو مشکلات ہیں، میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ کم از کم ایسے پراجیکٹس جو کہ عوامی مفاد کے پراجیکٹس ہیں، ان کا ممبران سے کیا تعلق، ممبر تو ہم ہیں، ایک آدمی ہے اس کی کوئی خاص ایسی بات تو نہیں ہے کہ وہ اپوزیشن میں اپنے

لئے لیتا ہے، تو کم از کم ایسے پراجیکٹس جس طرح کہ بفہ کا یہ Bridge ہے اور یا بٹل سچہ روڈ ہے، یہ عوامی مفاد کے پراجیکٹس ہیں، یہ کم از کم اس لحاظ سے ان کو شامل کرنا چاہیئے، اکبر ایوب خان کو پتہ ہے میں نے ان سے تحریری طور پر لکھ کر بھی دیا ہے، انہوں نے چیف منسٹر سے بھی بات کی لیکن وہ نہیں شامل ہو سکے، بد قسمتی سے میرا جو حلقہ پی کے 34 ہے، نیا حلقہ بنا تھا اور اس نئے حلقے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، Windup کریں، پلیز۔

سرادار محمد یوسف زمان: جی، میں ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے پاس بہت سارے ہیں اور ٹائم ہے ہی نہیں، آگے۔

سردار محمد یوسف زمان: میں بالکل ختم کرتا ہوں اسی لئے میں نے تمہید نہیں باندھی، میں یہی کہہ رہا تھا کہ یہاں یعنی جن جن جگہوں میں سڑکوں کی ضرورت ہے، ہم بالکل دوبارہ سروے بھی کر کے دیتے ہیں، جس جس جگہ میں، اب اچھڑیاں سے لے کر ثم تک ایک اے ڈی پی کی سڑک جو کہ تقریباً سات سال پہلے وہ اے ڈی پی میں شامل ہوئی، اس پر خرچ بھی ہوا لیکن اس کے بعد وہ اے ڈی پی سے ڈراپ کر دی گئی اور وہ لوگ ابھی اچھڑیاں سے ثم تک جو لفٹ سائیڈ کو تھی، وہ لوگ محروم ہیں، بڑی آبادی اس سے محروم رہ گئی ہے، تو اسی طریقے سے یہ سارے جو پراجیکٹس ہیں، چاہے سڑکوں کے ہیں جو پانی کی سکیمیں ہیں، پانی کے لئے لوگوں کو بہت ہی مشکلات ہیں لیکن ہم نے پچھلی دفعہ گزارش کی، کوئی نئی سکیم نہیں Already سکیمیں جو Sources ختم ہو گئے تو پانی وہاں پہ ناپید ہے، میری یہ گزارش ہو گی کہ ایسی جگہوں پہ جہاں پانی مہیا نہیں ہے، ان کو Priority دینی چاہیئے، میں لکھ کر دونگا جی، اپنے حلقے کے جس طرح آپ نے کہا اکبر ایوب خان نے، میں نے تحریری طور پر پہلے بھی دیا اب بھی لکھ دونگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: لکھ کے دیں۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن کم از کم ہم یہ یقین جانیں کہ اس کے لئے اگر حکومت کی طرف سے مثبت اگر اقدام اٹھائے جائیں، عوام کے مفاد کی بات ہے، وہ بیشک کوئی بھی کرے، یہ نہیں کہ ممبر متعلقہ جا کر اپنی تختیاں لگالے، مجھے کوئی شوق نہیں ہے، ذاتی طور پہ میں نے کبھی اس طریقے سے کوئی کوشش بھی نہیں کی لیکن عوام کے مفاد کے لئے حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے اور صوبائی حکومت کی سب سے زیادہ ذمہ داری بنتی

ہے ڈیویلپمنٹ جو ہے، یہ صوبائی دائرہ اختیار میں ہے اور ان کی ذمہ داری بنتی ہے تو عوامی مفاد کے ان پراجیکٹس پر کام کرنا چاہیئے اور مکمل اور ایری گیشن کے باقی جتنے فنڈز تھے، ایری گیشن کے فنڈز بند ہیں، ابھی تک اس پر کوئی بھی ریلیز زنہیں ہوئے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کم از کم سال میں جو ایک دفعہ اے ڈی پی بنائی جاتی ہے، اس میں ایسے جو پراجیکٹس جو عوام کے مفاد کے لئے ہم نشاندہی کرتے، ضرور شامل کئے جائیں۔ بہت شکریہ جی، بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میں اتنے لوگوں کو Accommodate نہیں کر سکوں گا، ابھی مغرب نزدیک ہے۔ جی رنگیز خان، دومنٹ صرف، He is Parliamentary Leader، دومنٹ۔

جناب رنگیز احمد۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جب ہماری باری آتی ہے تو پھر دو دو منٹ کا ٹائم شروع ہو جاتا ہے، تو ہمیں بات مکمل کرنا بھی بڑا مشکل ہو جاتا ہے لیکن میں ایک Single point agenda ہے میرے حلقے کا، میں اس پہ بات کروں گا۔ جناب سپیکر، پچھلے دور حکومت میں، پرویز خٹک صاحب کے دور میں انہوں نے میرے حلقے میں ایک سمال ڈیم منظور کیا تھا جو اتلا سمال ڈیم کے نام سے جانا جاتا ہے، ڈیڑھ سال بعد ان کی Feasibility شروع ہوگئی تھی، Feasibility کے بعد اس کا ٹینڈر بھی ہو گیا تھا، کنٹریکٹر بھی آ گیا تھا اور موجودہ آنریبل چیف منسٹر جناب محمود خان صاحب سال ڈیڑھ سال پہلے وہاں آئے، انہوں نے تعمیراتی کام کا افتتاح بھی کیا۔ جناب سپیکر، اس سمال ڈیم پہ تقریباً پندرہ کروڑ روپے خرچہ بھی ہو چکا ہے لیکن اس کو ابھی تاخیر کا شکار کیا گیا، اس میں سے کچھ لوگ کچھ بیوروکریٹس جو اپنی پوزیشن کا ناجائز فائدہ اٹھا کے اس میں لیٹر لکھواتے ہیں اور اس میں جان بوجھ کر ان کے Colleagues ان کے ساتھ ملکر اس کو تاخیر کا شکار کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں یہ بتاتا چلوں کہ یہ سمال ڈیم یہ ایریگیشن ڈیم نہیں ہے، یہ Drinking water dam ہے، میرے حلقے میں چار سال پہلے جب خشک سالی آئی تھی تو بائیس ٹینکر ہم چلاتے تھے، جو گدون انڈسٹریل اسٹیٹ سے اور ٹوپی سٹی سے پانی لیکر اس Hard area میں لے کر جاتے تھے، رمضان کا مہینہ تھا اور بڑی مشکل سے پینے کا پانی پورا ہوتا تھا۔ آج کل پھر وہی وقت آیا ہے کہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے، خشک سالی کی وجہ سے میرے حلقے کے عوام ایک ایک بوند پانی کو ترس رہے ہیں اور وہ ڈیم ابھی تک تاخیر کا شکار ہے، جو لوگ باہر سے اور ڈیم کو جان بوجھ

کر تاخیر کا شکار کر رہے ہیں، میرا مطالبہ ہے کہ اس کے خلاف Departmental inquiry ہو اور جو لوگ جان بوجھ کر اس کو تاخیر کا شکار کر رہے ہیں، قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جناب سپیکر، پچھلے دنوں جو سی ایم ہاؤس میں میٹنگ ہوئی تھی، میں سی ایم صاحب کے نوٹس میں بھی لایا تھا، انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اس کو Expedite کریں گے لیکن اس ہاؤس کے موقع کو میں استعمال کرتے ہوئے آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ آپ رولنگ دیں کہ اس میں Departmental inquiry ہو اور جن لوگوں نے جان بوجھ کر اس کو تاخیر کا شکار بنایا ہے اس منصوبے کو، ان کے خلاف Departmental inquiry ہو، ان کو سزا دی جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Thank you very much شکیل بشیر خان۔ دے رہا ہوں، میرے پاس چٹیں پڑی ہوئی ہیں، دو دو منٹ لیں، سب کو ٹائم مل جائے گا، زیادہ لیا تو بس پھر آگے کچھ نہیں رہے گا۔ جی، شکیل بشیر خان۔

جناب شکیل بشیر خان: تھینک یو، سپیکر صاحب، ټائم کم دے، زه کوشش کوم چې خپلې خبرې ډیر مختصر اوکړم۔ سر، په ضلع چارسده کښې څلور صوبائی اسمبلئ اودوه قومی اسمبلئ د پی ټی آئی ممبران صاحبان دی، زه پکښې واحد د اپوزیشن نه یم، زما تعلق اے این پی سره دے، زما دا خیال وو چې دې درې کالو کښې به ماسره انصاف کیږی، ماله به چې څنګه دې نورو ممبرانو له فنډ ورکړے کیږی چې هغې هومره نه خو دهغې نه کم به راته لږ ډیر راکوی خو افسوس چې په دې درې کالو کښې ډیره ناانصافی اوشوه، خپل او پر دی راته پته اولګیده او دا مونږه محسوس کړه چې مونږه میرنی یو۔ عزت مند سپیکر صاحب، زمونږه لاء منسټر صاحب ناست دے، ستاسو په وساطت دوئ ته به زه داریکویسټ اوکړم چې زمونږه دې حلقه کښې چې څه پرابلمز دی چې دا وزیر اعلیٰ صاحب سره ډسکس کړی او خپل اثر دې استعمال کړی چې څه نه څه ماله هم انصاف ملاؤ شی۔ زما پی کے 57 د سړ کونو حالت پکښې ډیر زیات خراب دے، هر یونین کونسل کښې سړکونه د کهنډراتو منظر پیش کوی، کوم چې Foreign funded projects دی، څنګه چې JICA ده یا ایشین ډیویلپمنټ بینک دے، پکار ده چې دغې کښې زما حلقې له حصه اوکړی، داسې

Sanitation work دے، آبادئ زیاتې شوې کالونئ زیاتې جوړې شوې، کورونه ډیرجوړ شو، خلق ډیمانډ کوی چې دلته راته Sanitation کار اوکړئ، نو زه به دا هم ستاسو په وساطت لاء منسټر صاحب ته اووایم چې په دې هم غور اوکړی۔ داسې جی ډیر زمونږه یونین کونسلو کښې خاصکر د ګرلز پرائمری او مډل سکولونو کمے دے، آبادی ورځ په ورځه زیاتیږی نو چې څومره دا مې امید دے چې ان شاءاللہ په دې بجټ کښې به پکار دی چې پرائمری او مډل سکولز هم راشی۔ داسې لاءمنسټر صاحب ته دا درخواست دے ستاسو په وساطت چې دلته ګرمیانې بیا رارواني دی، لوډ شیډنګ اوکم وولټیج مسئله په بیا راځی، نو تاسو خپل اثر استعمال کړئ، مرکز کښې هم د پی ټی آئی حکومت دے، دلته هم د صوبائی حکومت دے، چې کوم ځائې کښې د فیډر ضرورت وی، کوم ځائې ګرډ سټیشن ضرورت وی، چې دا مسئله حل شی ځکه چې بیا خلق په سړکونو رااوځی او لاء اینډ آرډر مسئله حکومت ته جوړیږی۔ داسې سر، بی ایچ یوز دی، ډیره آبادی ده، پکار دے چې دا Upgrade شی آر ایچ سیز کښې، نو دا هم زما امید دے، هیلته منسټر صاحب خو نشته۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please; Shakeel Sahib, windup.

<u>جناب شکیل بشیر خان:</u> بس سر، اخیری، اخیری، اخر کښې لاء منسټر صاحب ته به زه اووایم چې ضلع چارسده کښې، څومره اهم او لویه ضلع ده خو لوئې جیل پکښې نیشته، دوه درې بیرکس پکښې اوس جوړ شوی دی خو هغه ډیر کم دی، دلته چې کوم Under trial prisoners دی هغه پکښې صرف وی، چې کوم سزا یافته قیدیان شی نو هغه یا هری پور ته ځی یا پیښور ته راځی، د هغې د وجې نه د هغه کور والا ته، د هغه خپلوانو ته ډیر مشکلات وی نو پکار دی چې په ضلع چارسده کښې یو جیل جوړ شی۔ عزت مند سپیکر صاحب، ستاسو ډیره شکریه او دا مې امید دے چې وزیر اعلیٰ صاحب زمونږه کیپټن دے که هغه اپوزیشن وی که هغه ټریژری بنچز وی او ان شاءاللہ مونږ سره به انصاف کیږی۔ مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ محمد شعیب خان۔

<u>جناب محمد شعیب:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب، د بجټ تجاویز حوالې سره او دا ډیره اهمه موقع ده چې زه د خپلې حلقې حوالې سره خبره اوکړم۔ سپیکر صاحب،

سب تحصیل جنډوله کښې سور غرخسیری چې دا په 2007 کښې Talibanizationدور چالو شوے وو، دا خلق Migrate شوے وو Settled area ته او دا 2246 خاندان دی او جنډوله بازار چې کوم دے هغه 750 دوکانونه دی چې په 2007 کښې وران شوی وو، زه خپل منسټرانوته دا وایم چې په بجټ کښې دوئ له سپیشل پیکیج منظور شی ځکه چې دې خلقو باره تیره سال اوشول، در په در دی، کورونه ئې وران دی او دوئ له دې سپیشل پیکج اناؤنس شی۔ سپیکر صاحب، زما دره آدم خیل، طور سفر ایف آر پشاور کښې په سوؤنو کورنه وران شوی، لهذا هغوی له دې هم سپیشل آئی ډی پیز کښې داکلیئر شی چې هغوی له دا فنډونه ملاؤ شی او دا علاقې دې Financial declare شی۔ سپیکر صاحب، دېکښې 115 حوالې سره زه خبره کول غواړم چې زماحلقه 2021 کښې هم د اوبو نه محرومه ده، دلته چې کوم مونږ ناست ایوان ممبران دی، هغوی چې کوم دے Nestle اوبه ښښکی، زما حلقې کښې ټولې خړې اوبه دی، د اوبو ډیره مسئله ده، زه فنانس منسټر دلته نشته، لاء منسټر اکبر ایوب صاحب ته دا درخواست کوم چې دا سپیشل پیکیج ورکړی زما حلقې ته چې هغلته د اوبو مسئله حل شی او هسپتالونه دی، هغلته ډسپرین ګولئ نیشته، زما دره آدم خیل کښې شنی کلی هسپتال کښې ډسپرین ګولئ هم نیشته، دوه لکهه آبادئ باندې دا سول هسپتال دے ، هغلته ډاکټران هم نشته، سول هسپتال دے ، چوبیس ګهنټې سروس هم نشته، لهذا ته رولنګ ورکړه چې هغلته چوبیس ګهنټې سروس چالو شی، دوه لکهه آبادئ باندې منحصر دره آدم خیل دے ، هغلته د ډاکټرانو هم کمے دے چې ډاکټرانو له سپیشل پیکیج ورشی۔ سپیکر صاحب، دا درې خبرې دی چې سور غر خسیری دوئ له دا 2021 کښې سپیشل فنډ دې منظور شی او چار چار لاکه روپئ حکومت ورکوی، په چار چار لاکه باندې چرته کور جوړیږی، چرته کمرې جوړیږی، لهذا د دوئ دا بجټ دې زیات شی، د چار په ځائې آټه لاکه دې شی چې هغه متاثریونو له پورا پیکیج ملاؤ شی۔ داوبو حوالې سره سپیشل پیکیج ورکړے شی۔ زه ستاسو ډیره شکریه ادا کوم، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ویلسن وزیر صاحب، ویلسن وزیر صاحب، یہ وہ لوگ ہیں جو کبھی نہیں بولے، میں کہتا ہوں ذرا ان کو بھی نمائندگی دے دیں، شعیب کو میں نے تب دیا کہ وہ بیچارے پہلی دفعہ اس نے مجھے چٹ بھیجی ہے، تو اس طرح ویلسن نے بھی، تو میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ، وقار، تم تو چھ دفعہ بولتے ہو، آپ تو درانی صاحب سے بھی زیادہ بولتے ہو۔ جی، ویلسن۔

جناب ویلسن وزیر: تھینک یو، جناب سپیکر، Newly merged tribal districts کے لئے Minority Housing Colonies اور Graveyards ہیں، کمیونٹی ہالز ہیں، Worship places ہیں، وہاں پہ ان دنوں میں Purchase of land ہو رہی ہے تو اس میں Minorities کا بھی کوئی حصہ رکھ دیا جائے، چونکہ بعد میں ہمیں لینڈ لینا وہ مشکل ہو جائے گا، جو Minority کے سٹوڈنٹس ہیں، ان کے لئے جو سکالر شپ ہیں وہ بہت کم ہیں، بیس ہزار پچیس ہزار، جب دور کے ڈسٹرکٹس کے لوگ آتے ہیں تو ان کے لئے Fully funded scholarship سکالرشپ رکھی جائے جس میں ہاسٹل فیس، ٹیوشن فیس اس کی Pocket money، بکس اور سٹیشنری سارا شامل ہو۔ Covid میں ہمارے جو مشنری انسٹی ٹیوشنز ہیں، Like schools ہیں، کالجز ہیں، ہسپتال ہیں وہ بڑے متاثر ہوگئے، ان کے لئے Grant in aid کی مد میں خصوصی رقم رکھی جائے اور یہ حلقے سے متعلق ہے، Shilman Water Supply Scheme کو بجٹ میں شامل کیا جائے، لنڈی کوتل میں گرلز ڈگری کالج قائم کیا جائے، فاٹا یونیورسٹی کو مزید Upgrade کیا جائے، یعنی اس میں دیگر Disciplines شامل کئے جائیں، لنڈی کوتل تا شلمان روڈ جو ہے وہ کوئی پچیس سے تیس کلومیٹر ہے، اس کو اے ڈی پی میں شامل کیا جائے۔ بازار ذخہ خیل کے لئے اعلان کردہ جو پیکیج ہے، اس کو بجٹ کا حصہ بنایا جائے، علی مسجد تا بازار ذخہ خیل بیس تا پچیس کلومیٹر روڈ کو بجٹ اے ڈی پی میں شامل کیا جائے، لنڈی کوتل میں کیڈٹ کالج قائم کیا جائے، بازار ذخہ خیل شلمان اور تیراہ جو ہے وہ بڑی اچھی ویلی ہے، انہیں Tourist point بنایا جائے اور آخر میں میں یہی کہونگا کہ مہنگائی کی روک تھام کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، صلاح الدین خان۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جب مجھے سپیکر تسلیم کرلیں گے تو میں آپ کو ٹائم بھی دے دوں گا۔ جی صلاح الدین مہمند صاحب۔

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب، آپ نے فلور کے اوپر کہا ہے کہ میں آپ کو سپیکر نہیں مانتا تو جب نہیں مانتے ہو تو نہ مانو، جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سپیکر صاحب، ستاسو شکریه ادا کومه۔ Town four consists of PK-70 and 71 and this town four area wise this forty eight percent of district Peshawar او بیا په هغې کښې پی کے 71چې هغې ته د پختونخوا بلوچستان وائی او هغه بد ترینه Neglected area پاتې شوې ده، سر، په هغې کښې نورې ډیرې خبرې نه کوؤ، صرف سیدها سیدها بس یو څو پوائنټس باندې راځمه۔ د ټولو نه مهمه خبره د صحت ده، زما په ټوله حلقه کښې یو کیټیګری ډی هسپتال دے، په متنو کښې او بد قسمتۍ ته ګورئ، هغلته کښې جی بجلی متواتر In continuity electricity نیشته دے، ټرانسفارمرئې خراب دے، څوک ئې پوښتنه نه کوی۔ سر، هغلته کښې تر ننه پورې سولرائزیشن سسټم نشته دے او هغلته د هغې د وجې نه One and half years ago دلته د پولیو یو واقعه شوې وه او یو Misunderstanding develop شوې وو د کوډ چین هغوی نشو Maintain کولې، د نن نه بیا د پولیو مهم شروع شوے دے او هغوی سره سسټم نشته چې خپل کوډ چین Maintainکړی۔ جناب سپیکر صاحب، هم د غسې ما شو ګګر یو U/C دے او د هغه یو لاکھ آبادی ده، په یو لاکھ آبادئ کښې صرف یو بی ایچ یو دې او په هغې کښې سولر سسټم نشته او ټرانسفرمر ئې د یوې میاشتې راهسې خراب دے او هیلته، دلته کښې سپیکرصاحب، ستاسو په ذریعه د منسټرپه ذریعه باندې هیلته آفیشلز څوک ناست دی، هیلته آفیشلز څوک ناست دی؟ بد قسمتۍ نه هغوی نشته دے، هغوی خوارانو ته دومره موقع نه ملاویږی او هغه چې کوم منسټر دے نو منسټر خوار وائی، هغه سره دوه محکمې دی، هغه خپلې چوکۍ پورې اینښتے دے، وائی چې نور هرڅه کیږی په هیلته کښې، که اخوا ځی او که دیخوا ځی خو ما چوکۍ نه مه لرې کوئ۔ سپیکر

صاحب، مخکښې ځو، سلیمان خیل دا یو یو نین کونسل دے، څلویښت زره آبادی ده، ترننه پورې د پاکستان اووه، Seventy three years اوشو او په هغې کښې هلته کښې بی ایچ یو تر ننه پورې جوړ نه شو۔ جناب سپیکر صاحب، هم دغسې-----

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب صلاح الدین: په هیلتھ باندې خبره کوؤ۔

Mr. Speaker: Be brief.

جناب صلاح الدین: په شیرکره کښې جی د هغوی بی ایچ یو مچۍ ورکښې ګرځی، زه وایم کوم دا، دا ټول منسټران چیلنج کوم، راسره ورشئ چې تاسو مچو اونه خوړئ چې د رته پته اولګی، او هغه چې کوم بیوروکریټس دی نو هغوی خو د مونه نازک دی، خپل آفس نه نه اوځی او منسټر صاحب سره ټائم نشته۔ سر، په ایجوکیشن باندې راځمه، ایجوکیشن کښې په ټوله حلقه کښې تر ننه پورې یو ګرلز کالج نشته دے، یو ګرلز کالج نشته دے، شپیته زره آبادئ والا متنو کلے دے، یونین کونسل دے، په هغې کښې تر ننه پورې ګرلز هائی سکول نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، دغسې په شیخ محمدو چې زه کله Electشوم، په شیخ محمدو یونین کونسل کښې Destroyedګرلز سکول دے، تر ننه پورې د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته دا دغه حاصل نه شو چې هغوی هغه Reconstruct کړی۔ هم دغه حال په سلیمان خیلو کښې هم دے او سر----

Mr. Speaker: Please.

جناب صلاح الدین: او سر، واټر سپلائی سکیم، بس سر، Windup کوم، Windup کومه ئې، Windup کومه ئې، صرف یو دوه خبرې کومه۔

جناب سپیکر: تاکہ آپ کے کچھ ساتھیوں کو ٹائم مل جائے۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ سر، Windup کرلیتا ہوں۔ سر، د غلته کښې د مسئلو څه وجه ده، دغلته کښې د عوامی نیشنل پارټئ ممبر ستاسو مخې ته ولاړ دے او هغه تنده ئې ګټلې ده چې نن هغه یو لوئې کور کښې ناست دے، د هغې د وجې نه او دغه ماته مخامخ منسټران، نور هم دی ورکښې خو دا یو Specially د هغه نه ډیر زیات یریږی او زمونږه د ویلج کونسل فنډ هم هغوی ته،

د ګورنر ليول ئې هغوی ته راايسار کړے دے۔ سر، دا ما مخکښې هم وئيلې وو او ډيره ګيله مو ده ترينه او زه چې په مخه راشی نور ټولو ته سلام کوم، زه به نن نه پس ده ته سلام قدرې هم نه کومه، ځکه چې دے ټولو نه يريږی خو چې څومره دے يريږی دومره بل منسټر نه هم يريږی سر، مونږ به دلته خبرې نه کوؤ، چې څوک يريږی نو منسټری دې Resign کړی کنه۔ ډيره ډيره مننه، خوشحاله او آباد اوسئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> کچھ کہنا چاہتے ہیں، اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی وپارلیمانی امور):</u> سپیکر صاحب، جس طرح میں نے پہلے فرمایا، چار پانچ ایم پی ایز نے یہ اپنی لسٹ دی ہے، وہ اپنی بنا کے دے دیں صلاح الدین صاحب بھی اپنے جتنے ڈیمانڈ ہیں وہ بنا کے دیدیں، کچھ میں نے نوٹ بھی کر دیئے ہیں جناب سپیکر، سات بج گئے جناب سپیکر، اور بجٹ کا لمبا اجلاس ہوگا، تجاویز بھی ہوں گی ان شاءاللہ جب تک یہ مطمئن نہیں ہوں گے، ہم ان شاءاللہ بجٹ پاس نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر، اور بھی لوگوں کے کام ہوتے ہیں، آفیسرز بھی بیٹھے ہوئے ہیں تب سے سارے تو، میری ریکویسٹ ہوگی جناب سپیکر، ابھی اجلاس کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Conclude کرتے ہیں۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی وپارلیمانی امور:</u> Conclude کرلیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیونکہ ٹائم بھی آگے نماز کا، جی، میاں نثار گل صاحب، میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دو دو منٹ لے لیں۔

Promise, two minutes each, okay okay, two minutes each.

<u>آوازیں:</u> دو منٹ دیدیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, okay, two minutes each.

<u>میاں نثار گل:</u> سپیکر صاحب، میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، میری تقریر بجٹ کے متعلق نہیں ہوگی، وہ اس لئے سر،۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> قہقہہ۔

میاں نثار گل: ایک منٹ جی، وہ اس لئے کہ پہلے بجٹ میں ہم غیر حاضر تھے، تین ایم پی ایز، میں، ملک ظفر اعظم اور میاں نثار۔ جناب سپیکر، بجٹ میں ہمارے لئے پچھلے بجٹ میں ہمارے لئے دو ارب سات کروڑ روپے Reflect ہوئے تھے، اکبر ایوب صاحب اس بات کے گواہ ہیں، ہم روڈ پہ بیٹھے تھے، پھر ہمیں راتوں رات بلایا گیا جناب سپیکر، بارہ بجے ہمارے سلطان خان، اکبر ایوب صاحب، اللہ اس کو خوش رکھے، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری انوائرونمنٹ اور سیکرٹری انرجی اینڈ پاور، کمشنر کوہاٹ ڈویژن اور ہم تین ایم پی ایز بیٹھے تھے، رات کو بارہ بجے ہمارا ایک معاہدہ ہوا جناب سپیکر، یہ بہت معزز ایوان ہے، اس میں یہ لکھا گیا کہ Area Development Program جو صوبائی اے ڈی پی کا حصہ ہے، یہ جب Reflect ہوگا تو اس میں Scheme will be identified from Parliamentarian of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa. جناب سپیکر، میرے ضلع میں مجھے اکبر ایوب صاحب کے وہ بھی چاہیئے، اس کے بعد اس معاہدے کے مطابق ایک ارب 74 کروڑ روپے چلے گئے، اس ضلعے کے لئے میں سر صوبائی اے ڈی پی سے کچھ مانگنا نہیں چاہتا جناب سپیکر، اس لئے کہ میں جس ضلعے کو اور جس حلقے کو وہ سپورٹ کرتا ہوں، ادھر بیٹھا ہوا ہوں، وہ آپ اٹھائیس تیس ارب روپے اس بجٹ میں دے رہے ہیں جو آپ پیش کریں گے جناب سپیکر، مجھے بہت معذرت سے کہنا پڑتا ہے کہ چھ Pages کا معاہدہ ہوا، تین پارلیمنٹرین کے ساتھ ہوا لیکن ہمیں کوئی سکیم نہیں دی گئی، کیا وجہ تھی، ہمیں کیوں بلایا گیا تھا؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ ادھر ہمیں گرفتار کرتے، جیل میں ڈالتے جناب سپیکر، ابھی بھی آپ کا بجٹ آ رہا ہے، میں اکبر ایوب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ادھر سے اٹھ کے میری میز پہ ادھر آئے، انہوں نے کہا کل ہم نے بھیجنا ہے، اللہ کرے کہ کل ہم بیٹھیں، اافہام و تفہیم سے مسئلہ حل ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: امین۔

میاں نثار گل: ورنہ جناب سپیکر، ایسا نہ ہو کہ ہم آپ کا یہ بجٹ 22-2021 کا پیش ہو اور ہم تینوں ایم پی ایز دوبارہ اسی جگہ پہ، جو ایک سال گزر گیا، دنیا گول ہے، اسی جگہ پہ پھر بیٹھ کے اور آپ سے بھی توقع رکھیں گے کہ پھر جرگہ مت بھیجیں، آپ کم از کم فون کیا کریں، ہماری خیریت معلوم کیا کریں، جو معاہدے ہوتے ہیں اس کی پاسداری کیا کریں تو پھر ہم کہیں گے کہ جناب سپیکر، آپ بھی اچھے ہیں، میں اس لئے دل کی بات کرتا

ہوں کہ جب اتنا بڑا فورم اور اتنے بڑے بیوروکریٹس اور اتنے بڑے منسٹرز، یہ تین پارلیمنٹرین کے ساتھ وعدہ کریں اور اس وعدے کو نہ کو نبھائیں تو میں کیا توقع کروں کہ مجھے سکول چاہیئے اور مجھے پانی کی پائپ لائن چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you.

میاں نثار گل: مجھے سر، صوبائی اے ڈی پی سے کچھ نہیں چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you.

میاں نثار گل: مجھے اپنا حق چاہیئے، اس ضلعے کا حق جو اس۔۔۔

جناب سپیکر: ایک کام کریں، میاں نثار گل صاحب، ایک کام کریں، اکبر ایوب صاحب کے لئے دنبے کا بندوبست کریں، کل آپ کی تجاویز چلی جائیں گی ان شاءاللہ، دنبہ دنبہ۔

میاں نثار گل: سر، میں آپ کو ریکویسٹ کرتا ہوں، اکبر ایوب صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں کچھ بھی اگر ہو لیکن مل بیٹھ کے مسئلے حل ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، رنجیت سنگھ صاحب، رنجیب سنگھ صاحب، کر رہا ہوں آپ نے۔۔۔۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، میں بھاگ بھاگ کے آیا ہوں، چونکہ آج سارے ایم پی ایز Forward پہ لگے ہوئے ہیں، اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تو Fullback ہیں۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، اکبر ایوب صاحب نے جیسے کہا کہ ہمیں لکھ کر دیدیں، میں انہیں لکھ کر دے دوں گا ابھی فوری طور پر اور امید ہے کہ وہ Slip ضائع نہیں ہوگی۔ سپیکر صاحب، میں دو چار باتیں کرتا ہوں اور آپ کے دو منٹ میں ان سب کو Cover بھی کرتا ہوں کہ دیکھیں بات ہے Minorities کی، Minorities کے لئے اے ڈی پی میں سکیمیں ضرور رکھی جاتی ہیں اور وہی گھسی پٹی سکیمیں ہیں جو پچھلے پندرہ سال سے چل رہی ہیں کہ آپ 2700 روپے بیواؤں کو دے رہے ہیں، پانچ ہزار کسی اور مد میں دے رہے ہیں، جناب سپیکر، پچھلے تین سال سے شمشان گھاٹ کے لئے پیسے رکھے ہوئے ہیں جو آج تک نہیں خریدے گئے اور Even کہ میں آپ کو بتاؤں ہمارے ایڈوائزر صاحب بیچارے خود یہاں سے چل کر جاتے ہیں سوات اور وہاں پہ جاکر سیکشن فور لگوانے کے لئے بھی وہاں جاتا ہے، اے ڈی پی کی تیاری ہو رہی

ہے، مجھے نہیں لگتا کہ میرے سمیت، میرے ایڈوائزر سے بھی پوچھا گیا ہوگا کہ آپ کی کوئی سکیم ہے Minority کے لئے یا نہیں ہے؟ میں سر، اب چونکہ یہاں پہ بھی آپ کو بولنا چاہوں گا کہ Minority کے بچے، ہماری جو Minority ہے وہ بہت کمزور ہے، ان کے لئے Specially میں چاہتا ہوں کہ ایک سپیشل پروگرام رکھا جائے جس میں ان کے لئے لیپ ٹاپ سکیم رکھی جائے جو ان کو Provide کریں کیونکہ اس وقت Covid کی وجہ سے بھی Online classes ہو رہی ہیں اور ابھی تو چلے حالات بہتری کی طرف جارہے ہیں لیکن لگتا ہے کہ یہ پھر بھی دوبارہ کچھ عرصے بعد، خدانہ کرے ایسی کوئی وجوہات آئیں، جناب سپیکر، میں ساتھ یہ بھی چاہوں گا کہ Minority کے حوالے سے جتنے مندر، گوردوارے اور چرچز ہیں، پہلے تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہا جائے، آپ ان کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں پھر اس کے لئے فنڈز آپ مہیاں کریں۔ جناب سپیکر، پچھلی اے ڈی پی میں ہمارے لئے ہاؤسنگ سکیم رکھی گئی جس کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں، صرف وہ اعلانات کی حد تک رہی، کچھ اس کے بارے میں ہمیں آگاہی نہیں ہے، اس کے علاوہ ہمیں شمشان گھاٹ نہیں بنا کے دیتے، اکبر ایوب صاحب، Specially آپ کو کہتا ہوں، کم سے کم ہمارے جو موجودہ دو تین شمشان گھاٹ ہیں ان کے روڈز ہی بنا دیں، ہم اس پہ بھی آپ سے خوشی کا اظہار کریں گے اور ان شاءاللہ رنجیب سنگھ کھڑا ہو کر By name آپ سے کہے گا کہ یار آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے شمشان گھاٹ نہیں دیا روڈ دیا، اس پہ بھی شکریہ ادا کروں گا۔ جناب سپیکر، اس مشکل وقت میں خاص طور پہ میں صرف چاہتا ہوں کہ کمیونٹی کے لئے ہر ڈسٹرکٹ میں ہمارے لئے ایک کمیونٹی ہال بنایا جائے اور اس کو ضرور سکیم میں شامل کیا جائے اور اس کے لئے پیسے رکھے جائیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہو گیا جی، تھینک یو۔ دو منٹ، نثار خان۔

<u>جناب رنجیت سنگھ:</u> سپیکر صاحب، ابھی تو میرے دو منٹ بھی پورے نہیں ہوئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> دو منٹ نثار مہمند، پورے ہو گئے، پورے ہو گئے، ابھی اذان کا ٹائم ہونے والا ہے، ہو گیا ناں، آپ لکھ کر دیں اکبر ایوب صاحب کو، اکبر ایوب صاحب کو لکھ کر دیں، اچھا ایک منٹ اور لے لیں۔

<u>جناب نثار احمد:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ اور لے لیں، چلیں۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، بات یہ ہے ہمارا حلقہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ اور لے لیں چلیں۔

جناب رنجیت سنگھ: میں اس میں بھی ٹائم، حلقہ نہیں پورے صوبے کی بات کرنی ہوتی ہے۔ سر، چار لوگ ہیں بیچارے، وہ تو میرے حکومتی بھائی ہیں، وہ تو بولیں گے ہی نہیں، ساری باتیں مجھے کرنی ہیں، ان کا ٹائم آپ مجھے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں ناں، بات کریں، شاباش Quick، ویسے پانچ منٹ میں اذان ہو جائے گی۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، سر، مجھے آپ چھوڑیں گے تو میں بولوں گا ناں، آپ بھی بولتے ہیں، آپ بھی بولتے ہیں، میں بھی خاموش ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: بولیں بولیں، بولیں۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، کمیونٹی کے لئے ہال بنائے جائیں جو ہماری کمیونٹی کے لئے زیر استعمال ہیں اور ایک آخری بات جو بہت ضروری ہے، ہمارے کوہاٹ کی بات کروں گا، کوہاٹ میں ہمارا کے ڈی اے ہاسپٹل ہے جس کے بہت سارے مسائل ہیں، پچھلی حکومت نے بھی وعدے کئے، وہاں پچھلے 2014 سے ہماری کاروان عمل تنظیم وہاں احتجاج پہ رہی، اس کو اے کیٹگری کا درجہ دیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کسی بھی لمحے اذان ہو جائیگی، بس کریں۔

جناب رنجیت سنگھ: اور بھی بہت ہی لمبی فہرست ہے، میں نہیں بول رہا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب رنجیت سنگھ: لیکن میں چاہتا ہوں کہ کے ڈی اے ہاسپٹل کے لئے جو Possible ہو وہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، پہلے ان کو دے دیں۔ جی نثار خان، دو منٹ۔

جناب نثار احمد: شکریه، سپیکر صاحب۔ زه به ډیر تقریر نه کوم صرف پوائنټونه درته مخکښې کوم چې پوائنټس واخلی۔ زه د تعلیم په حواله باندې چې په 1975 کښې زما د یکه غنډ کالج جوړ شوے دے، زمکه ورسره ډیره ده، اوس هغه هم هغسې ډگری کالج دے، پکار دا ده چې هغه پوسټ گریجویټ ته لاړ شی، دا په ټول ضلع کښې دے، دا په ټوله ضلع مهمند کښې یو کالج دے او دغسې د جینکو یو کالج

دے چې هغه پکار ده چې پوسټ ګریجویټ ته لاړ شي۔ غوښتنه به مې دا وي چې هر سب تحصیل کښې مونږ ته هائرسیکنډری سکولونه راکړی ځکه چې پینځه پنځوس لکهه زمونږ د ټول فاټا آبادی ده او په ټول فاټا یویشت هائر سیکنډری سکولونه دی۔ د صحت په حواله باندې زما په ټوله ضلع کښې ډی ټائپ هسپتال نشته، غلنئ هیډ کوارټر دے، اے ټائپ هسپتال ورکړی، لوئر سب ډویژن کښې په یکه غونډ کښې پکار ده چې ډی ټائپ هسپتال راکړئ چې د خلقو مسائل حل شی۔ دغسې جی مونږه د معدنیاتو ټول ملک ته اویا فیصده مونږه خپله ریونیو ورکوؤ، پینځه اویا فیصده ریونیو زمونږه د مهمندو نه روانه ده، څنګه چې کرک ته دس پرسنټ رائیلټی ملاویږی، پکار دا ده، په ټوبیکو سیس ملاویږی، پکار دا ده چې زمونږه ضلع مهمندو ته په هغې کښې دغه ملاؤ شی، خپل Right ملاؤ شی او دغسې دې سره جی زمونږه روډونه په دې وجه باندې خراب دی، مین روډ په دې خراب دے چې لوډډ ګاډی پرې راځی، مهربانی اوکړئ یو سائیډ روډ باید چې کنکریټ شی چې هغه معدنیات پرې راروان وی۔ دغسې جی لینډ مائنز د پاره څه پیسې کیښودل پکار دی چې هغه صفا شی، هر وخت زمونږه ماشومان په لینډ مائنز او څاروی په هغې باندې الوزوی۔ بل جی زمونږه په هر سب ډویژن کښې مونږ ته د بجلئ د یو ګرډ ضرورت دے چې زمونږه ورسره هلته خپل روزګار روان شی او د خلقو مسائل هلته حل شی۔ دغسې جی زمونږه په غسړئ او ناوا پاس چې کهلاؤ شی نو د روزګار، زمونږه به معیشت مضبوط شی، زمونږه به روزګار روان شی، دغې باندې ترجیح پکار ده او دغسې جی دې سره په معدنیاتو کښې یو بل څیز Add کول غواړم چې مونږ‌ته Skill راکړئ، مونږه د دنیا معدنیات لرو، هر کور کښې یو وړه کارخانه لګیدے شی، نو په دې تجویزو دې حکومت سوچ اوکړی او دا خلقو ته‌Skill ورکړی او دغه اوکړی۔ دغسې جی مونږه ته دصفا اوبو ضرورت دے، صفا اوبه پکار دی چې ملاؤ شی۔ دغسې جی په هر سب تحصیل کښې پکار دا ده چې یو یو 1122، ځکه چې زمونږه ډیره پسمانده علاقه ده، دغسې یو مرکز کهلاؤ شی چې خلق، هلته هغوی وائی چې کوم راغلی دی ډیره ښه ډیوټی کوی، ډیر ښه د هغوی رپورټ دے او د هغوی ښه کار دے خو چونکه د هغوی تعداد کم دے-----

Mr. Speaker: Thank you very much, Nisar Khan.

جناب نثار احمد: زه په اخر کښې جي يو پوائنټ، يو پوائنټ ، Justيو پوائنټ سر۔

جناب سپیکر: چلیں لے لیں، لے لیں۔

جناب نثار احمد: سر، زما جي زما په يکه غونډ تحصيل، يکه غونډ کښې جي او په غلنئ کښې جي آپټيکل فائبر کيبل خور شوے دے، مهرباني اوکړئ د سټوډنټس په خاطر باندې چې هغوی ته هغه چالو کړی، کهلاؤ شی نو هلته به فور جي، تهری جي تيز شی او لوکل کار به روان شی، د سټوډنټس مسئلې به حل شی۔ مننه، تهينک يو۔

جناب وقار احمد خان: شکريه جناب سپيکر صاحب، زه به زيات ټائم نه اخلمه سپيکر صاحب۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب، مجھے کچھ ٹائم دیدیں۔

جناب سپیکر: جناب وقار خان، معزز ممبر ذرا بھی انتظار نہیں کرتا اپنے نمبر کا، پہلی بات، معزز ممبر یہ چاہتا ہے کہ جو سردار یوسف صاحب کو ٹائم ملتا ہے اتنا مجھے بھی ملے، جس طرح اکرم درانی صاحب کو ملتا ہے اتنا مجھے بھی ملے، معزز ممبر یہ چاہتا ہے کہ یہ جو ڈپٹی پارلیمنٹری لیڈر ہیں، یہ مجھے ہونا چاہیئے تھا لیکن دونوں آپ بن چکے ہیں، معزز ممبر اپنے لئے لیٹر لے کر آیا اپنی پارٹی سے کہ میں اس پارٹی کا Spoke person ہوں اور اس حساب سے انہوں نے کہا کہ Spoke person کو آپ زیادہ ٹائم دیں گے، میں نے کہا کہ Spoke person ہماری اسمیں نہیں ہے، آپ ایک ممبر ہیں، آنریبل ممبر ہیں ہمارے لئے اور میں آپ کو ٹائم دے رہا ہوں۔ ابھی دیکھیں ان کے ساتھ والے لوگوں کا ابھی نمبر آیا ہے، میں ان کو بھی ٹائم دیتا، میں ان کو بھی ٹائم دیتا لیکن وہ کھڑے ہو کر پھر کہتے ہیں، جو ان کے منہ میں آیا انہوں نے بولا اور پھر انہوں نے کہا میں سپیکر کو بھی نہیں مانتا اور یہاں کہہ کر گیا کہ یہ سب بکواس ہے، تو پہلے جب مجھے سپیکر مانے گا تو اس کو ٹائم دوں گا ورنہ نہیں دوں گا (تالیاں) وقار خان، پلیز۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، آپ انہیں ٹائم دیں تاکہ وہ اپنی بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، دیتا ہوں، وہ کہیں جی کہ میں آپ کو سپیکر مانتا ہوں تو پھر میں ٹائم دیتا ہوں۔ اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی و پارلیمانی امور: (ہندکو) (ہندکو وچ بھی اساں دی قرار داد پاس ہو گئی اے، گل کرنے دی اجازت ہے)؟ بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: (ہندکو) (ھالے نہیں پاس ہوئی)، ابھی نہیں پاس ہوئی۔

وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی و پارلیمانی امور: سردار صاحب، پاس نہیں ہوئی لیکن سردار صاحب ہندکو (تھوڑی بہت انوں وی تمیز سکھاؤ چونکہ سپیکر صاحب دے منہ وچ پیا کاغذ سٹدا اے، ای کوئی طریقہ کار نہ ہوا، He is the Custodian of the House (تالیاں) اور میرے خیال میں جتنا ٹائم دیا گیا ہے، یہ تو پچھلے دور میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر گواہی چاہیئے تو نثار مہمند سے لے لیں، نثار مہمند ان کے پڑوس میں ہے، ان سے گواہی لے لیں۔

وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے، وہ نئے نئے ممبر بنے ہیں، بہت جوش میں ہیں، ہم سب پہلے بہت جوش میں ہوتے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: سردار محمد یوسف صاحب، سردار یوسف صاحب، جی سردار صاحب

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، چونکہ وہ نئے ممبر منتخب ہوئے ہیں، اب وہ سیکھ رہے ہیں، بہت ساری چیزوں کا شاید انہیں اتنا علم بھی نہیں ہوگا اور باقی تو تجربہ کار آپ ماشاءاللہ تین چار دفعہ منتخب ہوئے ہیں اور آپ کی چیئر کی قدر تو سارے ہی کرتے ہیں، سارے ممبران کریں گے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو سردار صاحب، کہہ رہا ہوں کہ میں آتا ہوں آپ کی طرف، ٹائم دیتا ہوں۔

سردار محمد یوسف زمان: جی جی۔

جناب سپیکر: لیکن اب یہ میرے پاس پرچیاں ہیں، میں کسی نمبر پہ چلوں گا۔

سرادر محمد یوسف زمان: ٹھیک ہے، آپ کا حق ہے، سب ممبروں کا حق ہے۔

جناب سپیکر: سب ممبروں کا۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن اگر ایسی کوئی بات یعنی جو انہوں نے سمجھا کہ ہمیں Ignore کیا جارہا ہے، ہمیں ٹائم نہیں دیا جارہا۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سردار محمد یوسف زمان: تو اس وجہ سے انہوں نے یہ بات کی ہوگی۔

جناب سپیکر: آپ نے آتے ہی ہاتھ اوپر کیا، میں نے آپ کی Respect کی کہ آپ پارلیمنٹری لیڈر رہیں اور پارلیمنٹری لیڈر کو فوراً موقع دینا چاہیئے، باقی ممبرز کو کاٹ کر میں نے آپ کو ٹائم دے دیا۔

سردار محمد یوسف زمان: جی میں مشکور ہوں، مجھے پتہ ہے، آپ نے دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں ان کو بھی، وہ بھی میرے لئے آنریبل ہیں، جو گفتگو آج انہوں نے کی ہے ناں، وہ کسی ایم پی اے کو زیب نہیں دیتی۔

سردار محمد یوسف زمان: اگر کوئی غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے اس کو در گزر کریں، بہر حال ماحول اچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی روی، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ روی جی، روی کمار۔ (شور اور قہقہہ) آپ روی کمار تو نہیں ہیں ناں، آپ وقار خان ہیں۔

جناب روی کمار: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں تین سالوں سے اس اسمبلی کا ایک Keen observer رہا ہوں اور آج جو آپ پہ یہ الزام لگتے رہتے ہیں لیکن آج بڑی بدتمیزی سے ہمارے اس ممبر نے الزام لگایا، آپ پہ Discrimination کا اور بہت ہی زیادہ بدتمیزی کی ہے سر، مطلب یہ ہم اس ایوان کے ممبر ہیں اور ہم یہ بالکل قطعی برداشت نہیں کر سکتے، سب سے زیادہ ٹائم آپ نے ہمیشہ ان کو دیا ہے اور یہ ہماری ساری اسمبلی آپ سے شکایت کرتی رہی ہے، جو ٹریژری بنچز کے جو ہمارے نمائندے ہیں، تو آج جو اختیار ولی صاحب نے جو بدتمیزی کی ہے، پہلے وہ معافی مانگیں، اس کے بعد وہ جتنا ٹائم بھی لینا چاہتے ہیں لیں لیکن پہلے وہ معافی مانگیں گے، اس کے بعد آپ اس کو ٹائم دیں گے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: وقار خان، اس کے بعد آپ لے لیں جی۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ زه به ستاسو ډیر تا ئم نه اخلم خو زما دا ریکویسټ دے، تحصیل کبل دهشتګردئ هم واهلے او سیلاب هم واهلے دے، مونږ له په تیر کال اے ډی پی کښې وزیر اعلیٰ صاحب روډونه راکړی وو،

هغه روډونه اوس سر ته لا نه دی رسیدلی او هغې کښې هلته لوکل مداخلت کیږی۔ زما دا خواست دے چې هلته دې لوکل مداخلت په هغه کښې ختم کړے شی او هغه روډونه ئې سر ته اورسی۔ زمونږ یو مین روډ دے جناب سپیکر، لانګن ټو کړه او ارشالئی او یو په هغکښې باچه کلے روډ دے جناب سپیکر صاحب، هغه هم پاتې دے، زمونږه نور روډونه هم دی، د روډونو په مد کښې مونږ له نور روډونه هم پکار دی، زما په حلقه کښې د ټورازم ډیر غټ پوټینشل دے، پکار دے چې هغه ټورازم طرف ته توجه اوکړے شی۔ زما په حلقه کښې جناب سپیکر صاحب، په دوه یونین کونسلو کښې د جینکو لسم سکول نشته، په ټال یونین کونسل، په شاه ډهیرئ یونین کونسل کښې د اوبو غټې مسئلې دی جناب سپیکر صاحب، د دې نه علاوه د ټولو نه غټه مسئله جناب سپیکر صاحب، په تحصیل کبل کښې د رابطه پلونو ده چې په 2018 کښې منظور شوی دی، لا تر اوسه پورې په هغې کار نه دے شوے او وزیر اعلیٰ صاحب ته د هغې پته ده، پکار ده چې زمونږ دا منسټران صاحبان د سوات ناست دی جی په هغه طرف باندې خلقو ته تکلیف وی، په څلور ګهنټې کښې خلق چې دے اسلام آباد ته رسیدے شی جناب سپیکر صاحب، خو هلته مینګورې ته نشی رسیدے، نو چې هغه پلونو باندې کار شروع شی۔ بل زما د جینکو یو ډګری کالج دے جناب سپیکر، په دغه (قطع کلامی) د جینکو ډګری کالج کښې د اوبو مسئله ده، اوبه پکښې نیشه، نورې ډیرې مسئلې دی د هیلته، یونین کونسلې دی، په هغې کښې اوبه نشته دے جناب سپیکر، پکار ده چې دا ټول کارونه په دې دغه کښې Reflect شی، زما په دې موجوده راروان بجټ کښې۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بس اذان ہونے کے قریب ہے، تھینک یو۔ سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ سپیکر صاحب، په حلقه پی کے 3 سوات چې دے، په هغې کښې زمونږه ډګری کالج میل چې دے هغه په کرائے بلډنګ کښې دے، د هغې د پاره هائر ایجوکیشن پلاننګ والا افسر کمیټی وزټ کړے وو خو هغوی چې کوم ځائے ته تلی دی، نشاندهی ئے کړې ده نو د راروان وخت د پاره په چوکونو د هجوم ټریفک په وجه د ماشومانو تګ راتګ هلته نه مشکل نه دے، لهذا چې کومه پراپر آبادی ده، هغې سره منسلک چې دے دا

ډګری کالج د پاره د زمکې نشاندهی اوشی او هغوی چمتلئی ورکړې ده، هغه د شانګله بارډر سره منسلک ده، نو دوباره ما آنریبل منسټر صاحب کامران صاحب ته هم وینا کړې ده چې هغه دې دوباره وزټ اوکړی۔ بل جی زمونږه په ټوررازم په Spots باندې مالم جبه میاں دم ډیر سیر او د تفریح ټورسټس علاقې دی، تیر سابقه وخت کښې مونږه ډیر زیات درخواستونه سی ایم صاحب ته هم وئیلی وو خو هغې کښې هغه نظر انداز شو، ملاکنډ ټوررازم راروان اے ډی پی کښې چې هغه ټوررازم روډونه هغه واچوی، میاں دم، مالم جبه، ټوپ سین، کروړئ ډیر اهم ځایونه دی، د ټورسټو به اضافه هم اوشی، د خلقو به روزګار جوړ شی۔ دویمه جی په سوات باندې فلډ راغلے وو په دې تیر جولائی کښې، په هغې کښې ایریګیشن نهرونه چې دی، مونږ بار بار د ایریګیشن والا سره رابطه کوؤ، د هغې هغه بندونه چې دی هغه فلډ ختم کړی دی، هغه دوباره بحال کولو د پاره آساله نهر، اله آباد نهر، دا مونږ سره مقامی نهرونه دی، بله جی مونږ سره لنک روډونه دی، هغه مکمل طور تباه دی، ستاسو په وساطت باندې مونږه دا آواز اوچتوؤ چې کم از کم په هغې کښې دوباره د هغې بحالئ کار اوشی۔ بل زمونږه د ایجوکیشن په سطح باندې چې سکولونه چې دی هغه کشوره مالم جبه کشوره سکول دے، مډل دے، هغه بائیس کلو میټر راځی، سفر کوی، د هغې ما فنانس ته هغه لیټر راوړے دے جی، نان ډیویلپمنټ چې هغه مډل ټو هائی شی، ګرلز هائی سکول دے جی۔ دویم چې دے هغه نوے کلے دے او ویلج کونسل بارګین چې دے، د هغې دس هزار آبادی ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہادر خان صاحب، بالکل اذان ہونے والی ہے۔

<u>جناب سردار خان:</u> دس هزار آبادی، په هغې کښې ګرلز سکول نشته، د هغې د پاره مونږه دې ایوان کښې درخواست کوؤ چې په هغې کښې زمونږه پروګرام اوشی د اوبو، د بورنګ، مونږ له دې ریلیف راکړی، زمونږه عوامو ته د اوبه نیشته۔

<u>جناب سپیکر:</u> *تھینک یو۔ باقی جو چیزیں ہیں لکھ کرا کبر ایوب صاحب کو دیدیں، باقی لکھ کرا کبر ایوب صاحب کو دیدیں۔ جی خوشدل خان صاحب، باقی کوئی رہتے ہیں دوست توان کو لکھ کے دیدیں، جو چیزیں ہیں، ابھی نہ میڈیا ہے نہ اوپر کیمرہ ہے، کچھ بھی نہیں رہا ہے ادھر، خوشدل خان صاحب۔*

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بس سر، میں ایک بات کر لیتا ہوں، بہادر خان صاحب۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چلو سر، ان کو دیدیں، میں نہیں کرتا، یہ میرا بڑا ہے، میں نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کوئی ایک لے لیں، ٹائم نہیں ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: څه ته اوکړه، زه دوئ له خپل ټائم ورکوم، ته اوکړه بهادر خان، حاجی بهادر خان۔ یہ مائیک کھول دیں۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، یو خو مې دا ریکویسټ دے سر، زه خو به ډیر زر دا خپلې خبرې ختمې کړمه، د خپل ملګری له به ټائم زیات بچت کړمه، دا درخواست کومه چې مونږه کوئسچنې جمع کړی دی په 2018 کښې، تر دې وخته پورې کوئسچن نه راځی، توجه دلاؤ نوټس نه راځی، زه په دې حیران یمه چې خبرې له هم داسې ټائم راکړئ چې هغه یو منټ وی، په هغې کښې هم زر زر لګیا یو، هغه ټولې رانه ګډې وډې شی، کوئسچن نه راځی، بل څه نه راځی۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: اپنے پوائنٹس بتائیں، جناب بہادر خان صاحب، پوائنٹس دیں۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب، زمونږ په حلقه کښې د 2013-14 نه هائی سیکنډری سکولونه جوړ شوی دی او ما دا خو ځل په دې اسمبلئ کښې اووئیل تر اوسه پورې سټاف نه ورکوی، دا شپږ اته، لس کاله اوشو، هغه بیرته را وران شو، درخواست کوؤ چې په دې بجټ کښې د زړو سکولونو چې کوم تیار شوی دی لس دولس کاله شوی دی، هغې د پاره باقاعده سینکشن هم ورکړئ او بجټ ورله اوباسئ۔ دغه شان زاړه روډونه دی د 2016/ 2015، هغه ټې وران کړی دی او په هغه زړو روډونو کښې یو نیم کروړ روپۍ په هغې کښې تلې وې، هغه هم نه دی ورکړی، په درې کالو کښې پکښې ځلور آنې نه دی لګیدلې، دې زړو روډونو له ترجیح ورکړئ، په دې بجټ کښې د دې هغه Closing اوشی۔ ورسره دغه شان د بلامټ ایریګیشن یو چینل دے، غټ نهر دے، د 2004 د اے ډی پی سکیم دے، اوس په هغې کښې پیسې نشته، مهربانی اوکړئ هغه

وزیر اعلیٰ صاحب مہربانی کړې د ه په نان اے ډی پی کښې ئې شامل کړے دے چې په دې اے ډی پی کښې ورله کافی بجټ اوباسئ چې هغه اوشی، خلقو ته د زراعت فائده اوشی، یو لس زره ایکړه زمکه، گیاره هزار ایکړه په لاندې کیږی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بہادر خان، اذان ہو گئی ہے۔

جناب بہادر خان: دا سې پبلک هیلتھ کښې، یو یو منټ سر، په پبلک هیلتھ کښې۔

جناب سپیکر: کوئی فائدہ نہیں، آپ جو بول رہے ہیں، کوئی اس کا بجٹ میں بولیں گے تو اس کا فائدہ ہوگا، میں سب کو کہہ چکا ہوں۔ جی، لیاقت خان، (قطع کلامی) بی بی، کوئی فائدہ نہیں ہے، بولنے کا Conclude کرتے ہیں۔

جناب لیاقت علی خان: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، آپ میری بہنیں ہیں لکھ کر دے دیں۔ اکبر ایوب صاحب کو In writing ابھی آپ تین ہیں، چار وہ ہیں۔ جی لیاقت خان۔

جناب لیاقت علی خان: سپیکر صاحب، زه د خپل علاقې یوه ډیره اهمه مسئله ستا سو مخې ته کومه۔ پرون زه د ډی ایچ او سره په هسپتال په حوالې سره ناست ووم چې د ډی ایچ او صاحب سره مې د هسپتال په حواله څه میټنگ کولو، په هغې کښې ما ته۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سیکر صاحب، زما خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لکھ کر دیں ابھی، ابھی لکھ کر دیدیں۔ لیاقت، جلدی کریں۔

جناب لیاقت علی خان: صحیح ہے، علاقے میں، اگر کوئی چھوڑیں گے بات کرنے کے لئے، یہ لوگ بولتے ہیں اور ہم چپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنا ٹائم وہ لے لیتے ہیں، اب دوسروں کو چھوڑتے ہی نہیں ہیں، میں کیا کروں؟

جناب لیاقت علی خان: سپیکر صاحب، زما په علاقه کښې پرون د دوه فریقو په مینځ کښې جهګړه شوې وه، ما ته ټیلیفون راغے نو ما ورته اووئیل، وائی پولیس ئے اوړی، ما وئیل چې پولیس خو به خامخا چې جهګړه شوې وی اوړی به ئے، نو

هغه فریق وائی چې جهګړه مونږه دا نه وایو چې نه دی اوړی خو په سرکاری ګاډی کښې نه او په پرائیویټ ګاډی کښې دوه پولیس راغلی دی او هغه بل قام په لاره کښې ناست دے، هسې نه چې ډیره غټه جهګړه جوړه شی او مرګونه پکښې اوشی۔ ما ورته وئیل چې ته پولیس والا له ټیلیفون ورکړه، هغوی Refuse کړه، خبرې ئے نه کولې، بیا ما وئیل حوالدار له ئے ورکړه، وئیل ئے چې هغه جماعت کښې دے، جماعت ته مې ورپسې ټیلیفون اولیږو، هغه غریب Refuse، زما سره ئے خبرې نه کولې، بیا مې ایس ایچ او صاحب ته ټیلیفون اوکړه چې جناب ایس ایچ او صاحب، تا دوه پولیس لیږلی دی او په پرائیویټ ګاډی کښې دی، هغه قامونه ورته ناست دی، هسې نه چې مرګ ژوبله پکښې اوشی، ایس ایچ او صاحب وئیل دا د پولیس ذمه داری ده، زه د هغې نه وروستو بې فکره شوم چې ما خپل ذمه داری سر ته اورسوله، خو هغه پولیس نه موبائل ګاډے اولیږو، نه ئے نوره سیکورټی اولیږله، هغه دوه پولیسو سره چې کوم کس راتلو، هغه نور ورته په لار کښې ناست وو، لس منټه بعد ما ته ټیلیفون راغے چې راشه په هسپتال کښې اوس زخمیان حسابوه، دنیا خلق پکښې زخمی شوی دی، نو زه دا وایمه چې دغه پولیس زما د تحفظ د پاره دی، هر یو کس سره زیادتی کیږی، که پولیس زمونږ د تحفظ د پاره نه وی، زمونږ د مرګونو د پاره وی، زمونږ د قامونو د جنګولو د پاره وی نو دغه پولیس ما ته نه دی پکار، دغه ایس ایچ او دغه پولیس او هغه ډی ایس پی ته چې ما په موقع اووئیل، هغه زما په خبره هیڅ عمل نه دے کړے، دا دې فوری Suspend کړے شی، یا دې هغوی له کمیټی جوړه شی، که نه وی نو ګورئ زه د حکومت سړے یم خو زه سبا له دغه ځائې احتجاج ته ناست یم، دا ځلور کسان دی، فوری طور، فوری د دغه ځائې نه لرې کړے شی، زما قام ئے جنګولے دے، زما دواړه یو شان قامونه دی، ما ته پکښې نزدے او لرے نشته، دغه ټول زما یو شان خلق دی او پولیس جنګولی دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اکبر ایوب صاحب، یہ جو بات انہوں نے کی، اس کا نوٹس لیں اور اس کے بارے میں معلومات کریں اور جو بھی کارروائی بنتی ہے، کریں، یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی، ہر ایم پی اے کے ساتھ یہ سلوک ہو۔

"In exercise of the power conferred on me by Clause 3 of Article 54, read with Article 127 of Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mushtaq Ahmad Ghani, Speaker,

Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa shall stand prorogued on Monday, the 7th June, 2021, on completion of its business fixed for the day till such date, as may hereafter be fixed. Thank you very much."

(اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)